سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2016

منگل،23۔اگست2016

(یوم الثلاثہ،19۔ذیقعد1437ھ)

سولھویں اسمبلی: تئیسواں اجلاس

جلد 23: شمارہ 2

83

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ23۔اگست2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری اور آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

(مسودات قانون)

1. The Punjab Consumer Protection (Amendment) Bill 2016.

SHEIKH ALA-UD-DIN:	to move that leave be granted to introduce the Punjab Consumer Protection (Amendment) Bill 2016.
SHEIKH ALA-UD-DIN:	to introduce the Punjab Consumer Protection (Amendment) Bill 2016.

2. The Prisons (Amendment) Bill 2016.

MISS HINA PERVAIZ BUTT:	To move that leave be granted to introduce the Prisons (Amendment) Bill 2016.
MISS HINA PERVAIZ BUTT:	to introduce the Prisons (Amendment) Bill 2016.

84

قراردادیں

(مفادِ عامہ سے متعلق)

1۔ محترمہ گلناز شہزادی: اس ایوان کی رائے ہے کہ پرائیویٹ ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز آرڈیننس 1984 میں اضافہ شدہ دفعہ 7A کی ذیلی دفعہ (10) پر عملدرآمد کو یقینی بناتے ہوئے والدین کو کسی مخصوص دکان سے کتابیں، یونیفارم وغیرہ خریدنے پر مجبور نہ کیا جائے۔

2۔ محترمہ حنا پرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام سرکاری، نیم سرکاری دفاتر، ہسپتال، پارکس اور public places پر سگریٹ نوشی پر پابندی کے حوالے سے قانون سازی کر کے اس پر سختی سے عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے۔

3۔ ملک تیمور مسعود: یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ پنجاب بھر میں بجلی کی ہائی وولٹیج بوسیدہ، ننگی اور ٹوٹی تاروں کو تبدیل کیا جائے اور ان کی جگہ فور کوائل تار ڈالی جائے اور نئے پول لگائے جائیں۔

4۔ محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: اس ایوان کی رائے ہے کہ گردوں، کینسر، ہیپاٹائٹس اور دیگر امراض کی ادویات کی قیمتوں میں اضافہ کو فی الفور واپس لیا جائے۔

5۔ شیخ علاؤالدین: یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ درآمد اور برآمد میں 22۔ارب ڈالر کے خوفناک خسارہ کے مدنظر فوری طور پر درآمدی پالیسی کو ملکی مفاد میں تشکیل دیا جائے اور تمام لگژری اور غیر ضروری Items کو Negative List میں لایا جائے۔

85

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

منگل، 23۔اگست 2016

(یوم الثلاثہ، 19۔ ذیقعد 1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت

جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِىْ جَهَنَّمَ

مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ

وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۶۹﴾

سورة العنكبوت آیات 68 تا 69

اور اس سے ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے یا جب حق بات اُس کے پاس آئے تو اس کی تکذیب کرے۔ کیا کافروں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے؟(68) اور جن لوگوں نے ہمارے لئے کوشش کی ہم اُن کو ضرور اپنے رستے دکھادیں گے اور اللہ تو نیکوکاروں کے ساتھ ہے(69)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

سلطان کرم قرب کا زینہ مجھے دیدو
مدفن کے لئے خاک مدینہ مجھے دیدو
خوشبو سے مہک جائے میرا گھر میرے آقا
خیرات میں اک بوند پسینہ مجھے دیدو
تڑپوں تو تڑپنے کی خبر جائے مدینے
کچھ ایسا تڑپنے کا قرینہ مجھے دیدو

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ جنگلات اور جنگلی حیات وماہی پروری اور آبپاشی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائدِ حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پریس گیلری کے تمام صحافی حضرات ایوان کی کارروائی کا بائیکاٹ کر کے باہر چلے گئے ہیں میری رائے ہے کہ کچھ وزراء صاحبان اور اپوزیشن کے ممبران بھی باہر جائیں اور انہیں منا کر لائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ کل جو کراچی میں واقعہ ہوا ہے وہ پاکستان کی تاریخ کا بدترین واقعہ ہے کہ کسی سیاسی راہنما نے باقاعدہ میٹنگ بلا کر وہاں پر لوگوں کو اشتعال دلایا اور پاکستان کے خلاف بھی ہرزہ سرائی کی اور انتہائی ناپاک غلط الفاظ استعمال کئے اور وہاں پر ورکرز کو کہا کہ اب تک یہ چینل کیوں چل رہے ہیں، تم نے انہیں توڑا کیوں نہیں؟ جس پر تمھارے قائد کی تصویر اور تقریر نہ آئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کل بہت زیادتی ہوئی جس میں ایک فرد قتل ہوا درجنوں لوگ زخمی ہوئے اور میڈیا ہاؤسز میں جس بے دردی کے ساتھ توڑ پھوڑ کی گئی ہے اس کی مثال حالیہ تاریخ کے اندر نہیں ملتی۔ میں نے بھی ایک قرارداد ایوان میں جمع کروائی ہے جب قراردادوں کا وقت ہو تو اُس قرارداد پر بھی ہم بات کریں اور اب ایوان اس واقعہ کی مذمت بھی کرے اور ہم جا کر میڈیا کے دوستوں کو منا کر واپس لے کر آئیں کہ اس پر ہم ایوان میں بات کریں گے صحافی بھائی کارروائی کا بائیکاٹ نہ کریں اور ایوان میں واپس آ کر کارروائی کو cover کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے کہ جس طرح کل میڈیا ہاؤسز کو ٹارگٹ کیا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: صرف میڈیا کو ٹارگٹ کیا گیا ہے یا ساری سٹیٹ کو ٹارگٹ کیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! بالکل جس طرح پاکستان کے خلاف نازیبا نعرے لگائے گئے کسی صورت قابل قبول نہیں اور جو ہمارے میڈیا ہاؤسز پر جس میں ARY, SAMAA اور کچھ اور صحافیوں کو بھی ٹارگٹ کیا گیا یہ کسی صورت قابل معافی نہیں ہے اس پر جس

طرح وزیر اعظم پاکستان کی direction جاری ہوئی، جس طرح رینجرز نے کارروائی کی اور قانون حرکت میں آیا ہم ان صحافیوں کو مکمل طور پر تعاون کی یقین دہانی کرواتے ہیں اور ہم بطور فیڈرل گورنمنٹ اور پنجاب گورنمنٹ ہر لحاظ سے اُن کے ساتھ ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! جو قائد حزب اختلاف نے بات کی ہے میں مکمل طور پر اُس کی تائید کرتا ہوں اور صرف میڈیا ہاؤسز نہیں یہ ریاست پر حملہ کرنے کے مترادف ہے۔ میں نے چند سال پہلے کہا تھا اور آج وہ بات واقعی ثابت ہو گئی ہے کہ ایم کیو ایم کا جو ترجمہ بنتا ہے وہ مستقل قومی مصیبت۔۔۔

جناب سپیکر: آپ یہ بات چھوڑ دیں ایسی بات نہیں کرنی۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! جب وہ پاکستان کے خلاف بات کر رہے ہیں تو اُن کے لئے کوئی ہمدردی نہیں ہونی چاہئے باقی جہاں تک میڈیا کی بات ہے وہ قابل مذمت ہے میاں محمود الرشید کی بات صحیح ہے۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل قابل مذمت ہے آپ کی بات ٹھیک ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ صرف قابل مذمت نہیں بلکہ قابل مرمت بھی ہے اور لاء منسٹر صاحب آتے ہیں تو اس پر بیٹھ کر جس طرح مناسب ہو۔۔۔

جناب سپیکر: اپوزیشن اور حکومتی بنچز سے معزز ممبران میں ایک ایک معزز خاتون ممبر بھی جائیں۔ جی، حکومتی بنچز کی طرف سے وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور جناب خلیل طاہر سندھو اور محترمہ زیب النساً اعوان اور اپوزیشن کی طرف سے جناب محمد سبطین خان اور محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں جائیں اور صحافی بھائیوں کو منا کر لائیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں بھی جاؤں؟

جناب سپیکر: آپ بھی جائیں آپ خواتین میں شامل نہیں ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران صحافیوں کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ہمیں سب کو کالی پٹیاں باندھنی چاہئیں۔

جناب سپیکر: میں نے تو گاؤن پہنا ہوا ہے اس کے اوپر آپ اگر کالی پٹی باندھنا چاہتے ہیں تو آپ کی مرضی مجھے اعتراض نہیں ہے۔ محترمہ راحیلہ انور نے بھی کالا دوپٹہ لیا ہوا ہے اور میں نے بھی کالا گاؤن پہنا ہوا ہے۔

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری اور آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ پہلا سوال نمبر 3998 قاضی احمد سعید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران آ جائیں تو پھر ان کا سوال take up کر لیا جائے گا، ان کا سوال اُس وقت تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4399 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: محکمہ جنگلات کی اراضی لیز پر دینے کی تفصیلات

*4399: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ جنگلات کا کتنا رقبہ کہاں کہاں واقع ہے، کتنی اراضی پر جنگلات ہیں اور کتنی خالی پڑی ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) محکمہ جنگلات کا اراضی لیز پر دینے کا کیا طریق کار ہے؟

(ج) محکمہ جنگلات نے کتنی اراضی لیز پر کس کس کو دی ہے، تفصیلات سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (میاں فدا حسین):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ جنگلات صوبائی گورنمنٹ کے تحت کمالیہ میں 10866 ایکڑ اور بھاگٹ ریزروائر پلانٹیشن میں 715 ایکڑ پر کنٹرول ہے اس میں 3500 ایکڑ پر جنگلات موجود ہے اور 8081 ایکڑ رقبہ خالی ہے۔

(ب) محکمہ جنگلات کی اراضی لیز پر نہیں دی جاتی کیونکہ فارسٹ ایکٹ 1927اب 21۔اکتوبر 2010 سے amend ہو چکا ہے جس میں لیز وغیرہ پر مکمل ban ہے۔

(ج) محکمہ جنگلات کا کوئی رقبہ بھی لیز پر نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ جنگلات کا کتنا رقبہ کہاں کہاں واقع ہے، کتنی اراضی پر جنگلات ہیں اور کتنی خالی پڑی ہے، تفصیل بتائی جائے؟ اس میں جو تفصیل بتائی ہے اس کے مطابق 10866 ایکڑ رقبہ ہے، 3500 ایکڑ پر جنگلات موجود ہیں اور 8081 ایکڑ رقبہ خالی ہے یعنی دو تہائی سے زائد رقبہ جنگلات کا خالی پڑا ہوا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں کہ 70 سال گزر جانے کے بعد یہ one third cover کر سکے ہیں اور two third رقبہ ابھی خالی ہے، اس کا کون ذمہ دار ہے کہ ابھی تک اس رقبہ پر جنگلات نہیں لگائے گئے؟

جناب سپیکر: میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جس دن جس محکمہ کے سوالات ہوں اُس دن وزراء صاحبان ضرور تشریف لایا کریں بے شک جواب پارلیمانی سیکرٹری دیں لیکن ان کی موجودگی انتہائی ضروری ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! منسٹر صاحب لاہور میں موجود نہیں ہیں وہ لاہور سے باہر گئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ سوال کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! ان کا سوال 2014 تک تھا اور اب جو موجودہ صورتحال ہے اس کے مطابق 3500 ایکڑ رقبہ نہیں بلکہ 3121 ایکڑ رقبہ خالی ہے، باقی پر الحمدللہ کام ہو رہا ہے اور وہاں پر شجرکاری شروع ہو چکی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے ترقی کرنے کی بجائے تنزلی کر لی ہے اور انہوں نے مزید 400 ایکڑ رقبہ کم کر دیا ہے۔ یہاں تو ہم 3500 کو ہی رو رہے ہیں کہ یہ صرف 3500 ایکڑ پر ہی جنگلات ہیں باقی 8000 ایکڑ رقبہ کیوں خالی ہے؟ اب یہ فرما رہے ہیں کہ یہ 3100 ایکڑ رقبہ رہ گیا ہے یعنی 400 ایکڑ رقبہ مزید کم ہو گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! 400 ایکڑ رقبہ پر شجر کاری ہو گئی ہے اب خالی صرف 3100 ایکڑ رقبہ رہ گیا ہے پہلے 3500 ایکڑ رقبہ تھا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! خالی تو 8081 ایکڑ رقبہ ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ان کی بات کو ذرا غور سے سنیں اور ان کو اچھے طریقے سے سمجھائیں۔ آپ نے پہلے 8081 ایکڑ رقبے کا کہا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! 8081 ایکڑ رقبہ تھا اس میں سے 3121 پر شجر کاری ہو گئی ہے اور جو رقبہ بچ گیا ہے اس پر بھی کام ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہی کہہ رہا ہوں کہ یہاں پر یہ بتایا گیا ہے کہ 3500 ایکڑ رقبہ پر شجر کاری ہے اب یہ 3100 ایکڑ رقبہ کی بات کر رہے ہیں اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے مزید۔۔۔

جناب سپیکر: وہ فرما رہے ہیں کہ 8081 ایکڑ رقبہ میں سے 3500 ایکڑ رقبے کو ہم نے آباد کر لیا ہے۔ اب آپ یہ بات نہیں سمجھتے ہم آپ کو کیسے سمجھائیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں لیکن 10866 ایکڑ رقبہ کی جو تقسیم ہے وہ 3500 اور 8000 ہے۔ انہوں نے تین سال میں 3500 میں سے یہ کام کیا ہے کہ انہوں نے 400 ایکڑ رقبہ مزید کم کر دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! ہم نے کم نہیں کیا بلکہ ہماری گزارش یہ ہے کہ ان کا سوال 2014 تک کا تھا۔ اس کی جو مزید معلومات درکار ہیں وہ ہم ان کو دے دیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! Latest صورتحال کا بتادیں، latest صورتحال کے مطابق یہ کہہ رہے ہیں کہ 3100 ایکڑ رقبے پر شجر کاری ہوئی ہے ان کا یہی جواب ہے ناں؟

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے 8081 ایکڑ رقبہ میں سے 3100 ایکڑ رقبہ کو بھی آباد کر دیا ہے۔ اس میں کیا بات سمجھ نہیں آرہی ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پھر کل رقبہ کتنا ہو گیا؟

جناب سپیکر: آپ اس کو add کر لیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! کل رقبہ 10866 ایکڑ ہے اس میں سے کتنا کاشت ہے، کتنے پر جنگلات ہیں اور کتنا خالی ہے؟ یہ اس طرح بتادیں۔ یہ مجھے 10866 ایکڑ رقبہ پورا کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! ان کو جو مزید معلومات درکار ہیں تو ہم ان کو وضاحت کے ساتھ دے دیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہی پوچھ رہا ہوں کہ یہ 10866 ایکڑ کی تقسیم بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! ان کا سوال 2014 تک کا تھا ہم نے اس کے متعلق جواب دے دیا ہے اور بقیہ دو سال کی معلومات جو ان کو درکار ہیں وہ ان کو دے دی جائیں گی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! چلیں، یہ بتادیں کہ جو 8000 ایکڑ رقبہ 2014 تک خالی پڑا تھا اس کے خالی رہنے کی وجہ کیا تھی؟ یہ محکمہ بنے ہوئے 70 سال ہو گئے ہیں اس کا دو تہائی حصہ خالی پڑا ہے، انہوں نے کیا اس سال بھی شجر کاری کی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! 8466 ایکڑ رقبہ پر جنگل لگ چکا ہے، 3121 ایکڑ رقبہ خالی ہے اس پر بھی کام ہو رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ان دو سالوں کی وضاحت بھی آپ کو دیں گے تاکہ پتا چلے کہ کتنا خالی رہ گیا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ ایوان میں statement دے رہے ہیں کہ 8100 ایکڑ رقبہ پر جنگلات لگ چکے ہیں۔ میں ان سے دوبارہ پوچھتا ہوں کہ کیا یہ اس کو ensure کرتے ہیں کہ 8100 ایکڑ رقبہ پر جنگلات لگ چکے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(میاں فدا حسین):جناب سپیکر! انہوں نے2014تک کی تفصیل مانگی تھی وہ ہم نے دے دی ہے اور بقایا دو سالوں کی بھی وضاحت دے دیں گے۔

جناب امجد علی جاوید:جناب سپیکر!میںensureکروانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر:بس ٹھیک ہے انہوں نے آپ کو جواب دے دیا ہے۔

جناب امجد علی جاوید:جناب سپیکر!ٹھیک ہے جو انہوں نے کہا ہے میں اس کا تحریری طور پر لے آؤں گا۔

جناب سپیکر:ٹھیک ہے۔

جناب امجد علی جاوید:جناب سپیکر!میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جز(ب)میں فرمایا ہے کہ محکمہ جنگلات کی اراضی لیز پر نہیں دی جاتی کیونکہ فارسٹ ایکٹ1927اب21۔اکتوبر2010سے amendہو چکا ہے جس میں لیز وغیرہ پر مکملbanہے۔اس کا مطلب ہے کہ محکمہ جنگلات کا رقبہ کسی اور کام کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔کیا یہ درست ہے اور آج کی صورتحال کے مطابق ایسا ہی ہے؟

جناب سپیکر:جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(میاں فدا حسین):جناب سپیکر!اس ایکٹ کے مطابقbanلگا ہوا ہے اور ہم کوئی رقبہ لیز پر نہیں دے رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید:جناب سپیکر!اس ایوان نے اس کے بعد ایک اور ترمیم پاس کی ہے اور اس کے مطابق صورتحال یہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر:یہ آپ کے ضلع کی بات کر رہے ہیں اور باقی کی بات نہیں کر رہے۔جناب امجد علی جاوید! آپ نے جو سوال کیا ہے اس کی حد تک رہیں۔

جناب امجد علی جاوید:جناب سپیکر!میں اس کی حد تک ہی بات کر رہا ہوں۔ان کا جواب درست نہیں ہے۔

جناب سپیکر:چلیں، ٹھیک ہے۔پھر آپ درست جواب لے لیں اور کوئی طریقہ بھی بتائیں کہ آپ کا کیا طریقہ ہے؟انہوں نے تو جواب دے دیا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس قانون میں 2010 کے بعد کیا کوئی ترمیم نہیں آئی؟ یہ اس طرح بتادیں اگر دوسرے لفظوں میں سمجھ نہیں آتی۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! ہمارے پاس یہی 2010 کی ترمیم آئی ہے اور اس پر ہی عملدرآمد ہو رہا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ٹھیک ہے میں اس کے بارے میں پھر لے آؤں گا۔

جناب سپیکر: مہربانی، جب آپ لائیں گے پھر دیکھیں گے، اللہ خیر رکھے۔ اگلا سوال لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان کا ہے۔

(اس مرحلہ پر میاں محمد اسلم اقبال نے جناب سپیکر کے بازو پر کالی پٹی باندھی)

مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے بے شک آپ سب ممبران کے بازو پر باندھیں آپ کو اجازت ہے۔ جی، سردار محمد ایوب خان!

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 5684 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رجانہ میں وائلڈ لائف کی بریڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

*5684: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رجانہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں وائلڈ لائف بریڈنگ پارک جب سے بنا ہے اس میں اب تک کتنے جانوروں کا اضافہ کیا گیا اور کون کون سے نئے جانور لائے گئے ہیں؟

(ب) بریڈنگ پارک میں کتنے شیڈ بنائے گئے ہیں؟

(ج) کیا بریڈنگ پارک کی چار دیواری مکمل بنا دی گئی ہے اگر نہیں تو محکمہ اس طرف توجہ کیوں نہیں دے رہا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (میاں فدا حسین):

(الف) رجانہ وائلڈلائف پارک ٹوبہ ٹیک سنگھ 89-1987 میں بنایا گیا تھا اور اس میں بنائے گئے شیڈز میں گنجائش کے مطابق جانور اور پرندے رکھے گئے ہیں۔ سال 2006 میں ایک جوڑا مفلان شیپ کا اضافہ کیا گیا ہے۔

(ب) بریڈنگ پارک میں آٹھ شیڈ بنائے گئے تھے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ ایوری ایک عدد

2۔ بندر گھر ایک عدد

3۔ برڈ کیجز چھ عدد

(ج) پارک کی چار دیواری 89-1987 میں چین لنک سے بنائی گئی تھی جو اپنی میعاد پوری کر چکی ہے۔ محکمہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 16-2015 سے چار دیواری کی بحالی کا ارادہ رکھتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 1987 میں یہ breeding wildlife park بنا تھا۔ 1987 سے اب تک کتنے جانوروں کی breeding کروائی گئی ہے یا یہ breeding purpose کے لئے استعمال ہی نہیں ہوا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! اس میں مختلف sheep کا اضافہ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کس کا اضافہ کیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! مختلف sheep کا اضافہ کیا گیا ہے جو کہ بھیڑ کی طرح ہوتی ہیں۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! میرا سوال مختلف تھا لیکن جواب اور آیا ہے۔ میں نے کہا ہے کہ وائلڈلائف پارک جو کہ 1987 میں بنا تھا اور breeding purpose کے لئے بنایا گیا تھا۔ اس کا نام بھی رجانہ بھاگٹ وائلڈلائف بریڈنگ پارک ہے تو اس میں 1987 سے لے کر

اب تک کتنے جانوروں کی بریڈنگ کروائی گئی ہے؟ یاbreeding purposeکے لئے یہ استعمال ہی نہیں کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! اسی میں صرف یہی اضافہ ہوا ہے۔ باقی اس کی وضاحت ابھی تک محکمہ کی طرف سے نہیں آئی ہے کہ اس میں بریڈنگ کے حوالے سے کیا مؤقف ہے۔

جناب سپیکر: جی، پھر اس سوال کوpendingکر دیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! جی، اس سوال کوpendingفرمادیں۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کوpendingکیا جاتا ہے۔ جی، اگلا سوال نمبر6005 باؤ اختر علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔till he comesاس سوال کوpendingکیا جاتا ہے اگر وہ ٹائم پر آ گئے تو اس سوال کوtake upکر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر6903 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تکpendingکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر4477 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تکpendingکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر7481 چودھری اشرف علی انصاری کا ہے۔ ان کی درخواست ہے لہٰذا اس سوال کو اگلے اجلاس تک کے لئے pendingکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر6253ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اس سوال کو بھیpendingکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر7515 چودھری اشرف علی انصاری کا ہے اس سوال کو بھی pendingکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر6667 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے اس سوال کو بھیtill next session pendingکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر7764 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: جنگلات سے متعلقہ تفصیلات

*7764: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ کے زیر کنٹرول جنگلات لگائے گئے ہیں اور ان جنگلات کا رقبہ کتنا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو یہ جنگلات کہاں کہاں واقع ہیں اور ان کی دیکھ بھال پر کتنا عملہ متعین ہے اس کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ج) ضلعی حکومت کے زیر کنٹرول جنگلات کے رقبہ میں سال 2012 سے سال 2015 تک کتنی تعداد اور مالیت کے درخت لگائے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (میاں فدا حسین):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ جنگلات کے زیر کنٹرول جنگلات کے رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

صوبائی گورنمنٹ	ضلعی گورنمنٹ
11581ایکڑ	2724.25ایکڑ

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جنگلات کے رقبہ وتعینات عملہ کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	تفصیل پلانٹیشن	کل رقبہ	متعین عملہ	کیفیت
1	کمالیہ پلانٹیشن	10866ایکڑ	SDFO = 1, Forester = 4 & Forest Guard = 15	زیرانتظام صوبائی گورنمنٹ
2	بھاگٹ ریزروائر	715ایکڑ	Forester = 1 & Forest Guard = 02	زیرانتظام صوبائی گورنمنٹ
3	بھاگٹ پلانٹیشن	619.25ایکڑ	Forester = 1 & Forest Guard = 01	زیرانتظام ضلعی گورنمنٹ
4	چک نمبر150گ ب	76ایکڑ	Forest Guard = 01	زیرانتظام ضلعی گورنمنٹ
5	چک نمبر160گ ب	187ایکڑ	Forest Guard = 01	زیرانتظام ضلعی گورنمنٹ
6	چک نمبر324ج ب	351 ایکڑ	Forest Guard = 01	زیرانتظام ضلعی گورنمنٹ
7	چک نمبر300گ ب	1491ایکڑ	Forester = 1 & Forest Guard = 01	زیرانتظام ضلعی گورنمنٹ

(ج) ضلعی حکومت کے زیر کنٹرول جنگلات کے رقبہ میں سال 2012 سے 2015 تک لگائے گئے پوداجات واخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	تعداد پوداجات	مالیت
2012-11	3630عدد	-/2,16,135روپے
2013-12	------	-------
2014-13	------	------
2015-14	------	------

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز(الف) میں دو طرح کی تفصیلات دی گئی ہیں، صوبائی حکومت کے پاس 11581 ایکڑ رقبہ ہے جبکہ ضلعی حکومت کے پاس جنگلات کے لئے 24 ایکڑ رقبہ ہے۔ یہ دو الگ الگ حکومتوں کے پاس رقبے ہیں تو ان کے جنگلات رقبہ میں فرق کیا ہے؟ اس کی وضاحت فرمادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! جو جنگلات ڈسٹرکٹ کونسل کے پاس ہوتے ہیں تو اس کو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کنٹرول کرتی ہے اور جو صوبائی گورنمنٹ کے پاس ہوتے ہیں اس کو صوبائی گورنمنٹ کنٹرول کرتی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز(ب) میں نمبر 7 پر ٹیبل ہے اس میں چک نمبر 300 گ ب میں 1491 ایکڑ رقبہ ہے اور اس میں کبھی جنگل ہوا کرتا تھا تو معزز پارلیمانی سیکرٹری بتادیں کہ آج 1491 ایکڑ میں کتنے رقبے پر جنگلات ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر دیا جائے کیونکہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی طرف سے وضاحت نہیں آئی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری جواب دیئے بغیر بیٹھ گئے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ اس سوال کو pending کر دیا جائے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! آپ پھر اس سوال کو pending فرما دیں کیونکہ وضاحت بھی آجائے گی۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسے نہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے ان سے پہلے وضاحت کیوں نہیں لی؟ یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ میں اس سوال کو کس بات پر pending کروں، کیا آپ نے سوال پڑھا نہیں ہے اور اس کا جواب محکمہ سے لیا نہیں ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرے لئے کیا حکم ہے؟

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ جی، میرے خیال میں اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 6709 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: منظور شدہ واٹر الاؤنس سے متعلقہ تفصیلات

*6709: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جھنگ برانچ کا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے منظور شدہ واٹر الاؤنس کتنا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ برانچ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کو منظور شدہ واٹر الاؤنس کے مطابق پانی نہیں دیا جا رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے جن دیہات کی زمینوں کو یہ نہر سیراب کرتی ہے ان کا زیر زمین پانی قابل استعمال نہ ہے؟

(د) سال 15-2014 کے دوران جھنگ برانچ میں کتنے کیوسک پانی چھوڑا جاتا رہا ہے اگر اس کا ریکارڈ محکمہ کے پاس موجود ہے تو اس کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ہ) کیا محکمہ نہر جھنگ برانچ میں ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے منظور شدہ پانی کی فراہمی کے لئے تیار ہے اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ):

(الف) جھنگ برانچ سے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے علاقہ کے لئے منظور شدہ واٹر الاؤنس 2.84 کیوسک فی 1000 ایکڑ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے علاقہ کو منظور شدہ واٹر الاؤنس کے مطابق ہی پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔

(ج) جی، ہاں! یہ درست ہے۔

(د) سال 15-2014 کے دوران جھنگ برانچ میں اوسطاً 1240 کیوسک پانی مہیا کیا جاتا رہا ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ٹوبہ ٹیک سنگھ کو منظور شدہ پانی فراہم کیا جا رہا ہے تاہم اگر جھنگ برانچ میں پانی کی کمی کا سامنا ہو تو نہروں کو منظور شدہ وارابندی کے مطابق چلایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (الف) میں میرا سوال ہے کہ جھنگ برانچ کا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے منظور شدہ واٹر الاؤنس کتنا ہے یعنی کل کتنے کیوسک پانی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ جھنگ برانچ کے لئے منظور ہے؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ جھنگ برانچ سے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے علاقہ کے لئے منظور شدہ واٹر الاؤنس 2.84 کیوسک فی 1000 ایکڑ ہے۔ میں نے تو پورے ضلع کا پوچھا ہے لہٰذا مجھے محکمہ بتا دے کہ کتنا پانی منظور ہے؟ کیونکہ یہ تو انہوں نے ایکڑ کا بتا دیا ہے لیکن میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ پورے ضلع کے لئے کتنا کیوسک پانی منظور ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری موصوف!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! جھنگ برانچ کا منظور شدہ پانی 1517.71 کیوسک ہے جو کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے منظور شدہ پانی ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات! آپ بھی ایوان میں تشریف لے آئیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (ب) میں میرا سوال ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ جھنگ برانچ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کو منظور شدہ واٹر الاؤنس کے مطابق پانی نہیں دیا جا رہا ہے؟ تو محکمہ یہ فرما رہا ہے کہ یہ درست نہ ہے۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے علاقہ کو منظور شدہ واٹر الاؤنس کے مطابق ہی پانی مہیا کیا جا رہا ہے لیکن پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے ابھی فرمایا ہے کہ 1522 کیوسک منظور شدہ پانی ہے۔ ایک ٹیبل فراہم کیا گیا ہے اس ٹیبل میں جو average بنے گی تو میرے خیال میں ہزار کیوسک تک آ جائے گی۔

جناب سپیکر! میں نومبر 2014 کی ٹیبل پڑھ دیتا ہوں، 1106 کیوسک ہے، 1145 کیوسک، پھر 1145 کیوسک، پھر 1145 کیوسک اور 1312 کیوسک ہے۔ یہ محکمہ کا اپنا جواب ہے اور دوسری

طرف معزز پارلیمانی سیکرٹری کہہ رہے ہیں کہ 1522 کیوسک پورا پانی دے رہے ہیں تو ان میں سے کون سی بات درست ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! جب معزز ممبر نے سوال پوچھا تھا تو اس وقت 15-2014 میں اوسطاً 1240 کیوسک پانی دیا گیا تھا۔ اب یہ نہر 2015-06-30 کو rehabilitate ہوئی ہے۔ اس کے بعد indents کے مطابق اس نہر کا پانی 1517 کیوسک ہے۔ مئی، جون، جولائی، جولائی میں یہ 1522 کیوسک تک چلتی رہی ہے۔ اس نہر کے جو متعلقہ افسران ہیں انہوں نے اس کا 1518 indent مانگا تھا۔ اب اس میں تقریباً 50 یا 100 کیوسک کے قریب کمی ہے اور rehabilitation کے بعد overall پنجاب میں ارسا کی تقسیم کے بعد جو پانی distribute کرتے ہیں، نہر rehabilitation ہو گئی ہے، اب الحمد للہ اس نہر کی صورتحال بہتر ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ تین مہینوں کا معزز پارلیمانی سیکرٹری نے بتادیا جب پانی بہت وافر ہوتا ہے۔ باقی نو مہینوں میں جو ہمارے ساتھ سلوک کرتے ہیں وہ بھی ذرا بتادیں۔

جناب سپیکر: جی، اس کو بھی دیکھ لیں، ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا کریں، بُرا سلوک نہ کیا کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! میں نے یہی عرض کی ہے کہ نہر rehabilitated ہو گئی ہے۔ اس میں پہلے پانی چھوڑا ہی نہیں جا سکتا تھا۔ ان کو 1240 کیوسک average دی ہے۔ اب الحمد للہ یہ indent میرے پاس نیا ہے۔ میں نے عرض کی ہے کہ اب نہر کی صورتحال بہتر ہے اور Indent کے مطابق ان کو پانی دیا جا رہا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اب دیا جاتا رہے گا۔ یہ ensure کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! جی، انشاء اللہ دیا جاتا رہے گا۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ اس کو 222 پڑھا جائے کہ 22 پڑھا جائے 4 کے بعد۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! 222 تو آپ محبت میں کہتے ہیں۔ اس کا نمبر 7422 ہے۔

جناب سپیکر: جی، اچھا، اچھا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جنگلات کے پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو بلا لیں۔ سوال والے آ گئے ہیں۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پانی چوری کے نئے ایکٹ سے متعلقہ تفصیلات

*7422: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے پانی چوری کا ترمیم شدہ نیا پانی چوری ایکٹ 2016 کا نفاذ کیا ہے جس میں سخت سزائیں تجویز کی گئی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پانی چوری کو روکنے کی ذمہ داری محکمہ آبپاشی کے فیلڈ سٹاف کی ہے اگر ہے تو وہ کون سا سٹاف ہے جو اس کے لئے کام کرتا ہے مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ بالا قانون کے مطابق پانی چوری کو روکنے کے لئے محکمہ کے فیلڈ سٹاف کو مزید متحرک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ):

(الف) یہ درست ہے۔ پانی چوری کے تدارک کے لئے مندرجہ ذیل قانون موجود ہیں۔

دفعہ 70 کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ 1873 کے تحت سب ڈویژنل کینال آفیسر کو مجسٹریٹ درجہ دوئم کے اختیارات حاصل ہیں جو پانی چوری کرنے والوں کے خلاف استعمال ہوتا ہے جس کے تحت سب ڈویژنل کینال آفیسر جرم کی شدت کی مناسبت سے بذریعہ سمری ٹرائل 15000/- روپے تک جرمانہ یا ایک سال قید یا دونوں سزائیں بیک وقت بھی دے سکتا ہے۔ اس قانون میں مزید ترمیم دفعہ 73-A کے تحت کی گئی جس کے تحت پانی چوری کے جرم کو ناقابل ضمانت اور قابل دست اندازی پولیس بنا دیا گیا ہے۔ اس قانون میں مزید ترمیم دفعہ 32-A کے تحت کی گئی ہے جس کے تحت اگر کوئی شخص دفعہ 31,33,34,36 یا 45 کے تحت جرمانہ ادا نہیں کرتا تو اس کا نام وارابندی سے کاٹ دیا جائے گا۔

(ب) پانی چوری کی روک تھام کے لئے محکمہ انہار کا عملہ بشمول ایکسیئن، ایس ڈی او، بیلدار پانی چوری کی روک تھام کے لئے مصروف عمل ہے اس کے علاوہ ہر سال محکمہ انہار اور پولیس کی مشترکہ چھاپہ مار ٹیمیں تشکیل دی جاتی ہیں جو کہ پانی چوری کی روک تھام کے لئے مؤثر ثابت ہو رہی ہیں۔ مزید برآں محکمہ انہار نے صوبہ پنجاب میں نہری پانی کی چوری روکنے کے لئے اپنے شعبہ پروگرام مانیٹرنگ اینڈ ایمپلی منٹیشن یونٹ(PMIU) کی وساطت سے جدید نظام متعارف کروایا ہے جو کہ پانی چوری کی روک تھام کے لئے اقدامات کر رہا ہے۔ اس نظام کے تحت PMIU کا نمائندہ اچانک موگا جات چیک کرتا ہے اور محکمہ انہار کا جو ملازم پانی چوری میں ملوث پایا جاتا ہے اس کے خلاف قانون کے مطابق محکمانہ کارروائی کی سفارش کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ محکمے نے کسانوں کی رہنمائی کے لئے شکایت سیل قائم کیا ہے جس میں کسانوں کی ٹال فری نمبر 0800-11333 پر شکایات وصول کی جاتی ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب اور چیف سیکرٹری پنجاب کی طرف سے محکمانہ / نہری نظام سے متعلق شکایات بھی وصول کی جاتی ہیں اور وصول کردہ شکایات کو جلد از جلد کمپیوٹرائزڈ نمبر لگا کر متعلقہ افسران کو فوری کارروائی کے لئے بذریعہ ای میل / فیکس / ڈاک بھجوایا جاتا ہے۔

(ج) جی ہاں! محکمہ اس سلسلے میں پہلے ہی کارروائی کر رہا ہے جس کی تفصیل جز(ب) میں دی جا چکی ہے۔ اس کے علاوہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری سے زیادہ پانی چوری کے علاقوں میں پولیس کی نفری کو محکمہ انہار کے ساتھ پابند کیا گیا ہے جو کہ دن رات پانی چوروں کے خلاف مؤثر انداز سے کام کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال کے جز(الف) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے پانی چوری کا ترمیم شدہ نیا ایکٹ 2016 کا نفاذ کیا ہے جس میں سخت سزائیں تجویز کی گئی ہیں اور میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پنجاب میں اس میں کیا کارروائی کی گئی ہے اور خصوصی طور پر ساہیوال میں کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے وہ ذرا بتا دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چوہدری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر: یہ overall section 70 کے تحت ترمیم کے بعد تقریباً 3660850 روپے fine کیا گیا ہے۔ اب جو عادی مجرم تھے وہ 52 کے

قریب پنجاب میں arrest ہوئے اور تقریباً 785 کیس initiate ہوئے، 3735 آدمی اس میں involve ہیں اور یہ موقع پر ہی fine کیا گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے اس لئے ان کو یہ پوچھنے کی زحمت دی ہے کہ پورے پنجاب میں کتنا بڑا نہری نظام ہے اور صرف 52 کیسز پر انہوں نے کیا arrest ہے جبکہ 2016 کا جو ایکٹ ہے جس میں انہوں نے خود لکھا ہے کہ کینال آفیسر کو مجسٹریٹ درجہ دوم کے اختیارات حاصل ہیں اور وہ پندرہ ہزار روپے جرمانہ یا دونوں سزائیں بیک وقت دے سکتا ہے۔اب قانون بھی میں نے پڑھ لیا اور سارا کچھ ہو گیا، کیا یہ ڈیپارٹمنٹ مطمئن ہے کہ پورے پنجاب میں 52 کے قریب مجرم arrest ہوئے ہیں پیسوں کا issue نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے گارنٹی سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک نہر کے 50 یا 100 سے زیادہ پانی چوری کے معاملات ہیں، پورے پنجاب میں نہریں کتنی ہیں، کتنا بڑا علاقہ ہے اور یہ صرف 52 کیس بتا رہے ہیں پھر جس طرح میں نے ساہیوال کے بارے میں گزارش کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی زمین کتنی ہے، کدھر ہے وہ ہمیں بتا دیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں پنجاب کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ پنجاب کی بات نہیں، میں آپ کی بات کر رہا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ساہیوال کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: میں آپ کی ذات کی بات کر رہا ہوں۔ میں آپ سے پوچھ رہا ہوں۔ آپ ہمیں اپنا تو بتا دیں۔ کسی نے جرم کیا ہو گا، آپ اکساتے ہیں کہ لوگ جرم کیوں نہیں کرتے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نہیں۔

جناب سپیکر: اگر وہ جرم کرتے ہیں تو وہ پکڑے جاتے ہیں، یہ کوئی بات نہیں۔ اگر آپ کے نوٹس میں کوئی بات ہے تو وہ پوچھ لیتے ہیں، ایسے نہیں ہے۔ سارے جہان کو آپ اس میں ملوث نہ کریں ناں۔ جس نے جرم کیا ہو گا وہ پکڑا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ساہیوال میں کیا کارروائی کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، یہاں پر ساہیوال یا اوکاڑہ کی بات نہیں چل رہی، آپ اپنی والی زمین بتادیں میں پوچھ لیتا ہوں کہ اس پر کوئی پرچہ ہوا ہے یا نہیں؟ آپ کا کون سا موگا ہے، مجھے بتادیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر: ابھی آٹھ کیسز پولیس کو بھیجے گئے ہیں اس میں LBDC ساہیوال رجسٹرڈ نہیں، ساہیوال کی میرے پاس مخصوص detail نہیں ہے، وہ میں ان کو بتادوں گا۔

جناب سپیکر: وہ آپ نے ایوان کو بتانا ہے، ان کو نہیں بتانا، ان کو بتانے کا کیا فائدہ؟ یہ تو ابھی ہم کو یہ بھی نہیں بتا رہے کہ ان کے پاس کتنی زمین ہے اور کون سا موگا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر: میں ان کو ساہیوال کا بتا دیتا ہوں۔ خریف 2016 ساہیوال کینال سب ڈویژن میں جو outlets case ہوئے ہیں وہ tampered 43 کیس ہیں، 74 others ہیں اور ٹوٹل 117 ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں، میں آپ کو خود گزارش کر دیتا ہوں کہ میرا موگا کدھر ہے۔ سیکرٹری صاحب بھی یہاں پر موجود ہیں، محکمہ اریگیشن کے افسران بھی بیٹھے ہیں، میرے ایم پی اے ہوتے ہوئے آپ کو یہ شکایت نہیں آئے گی کہ آپ کا یہ ممبر کسی پانی چوری میں یا کسی جگہ پر irrelevant پانی کے معاملہ میں ملوث ہے۔ میرے موگے کا نمبر اللہ کے فضل سے محکمہ اریگیشن والوں کو بھی نہیں پتا، اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے ایوان کے تقدس کو بحال رکھنا ہے، ہم نے پانی چوری میں ملوث نہیں ہونا ہے۔ یہ ہماری ڈیوٹی میں شامل ہے۔ اللہ کا فضل ہے کہ میری بھی LBDC میں زمین ہے لیکن ایسا نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر: چلیں، بس ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اب یہ گزارش ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے ٹوٹل 117 کیسز بتادیئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں، ٹھیک ہے اگر آپ اس سے مطمئن ہیں تو میں اس کے اگلے جز پر چلا جاتا ہوں کہ انہوں نے جز (ب) میں بتایا ہے کہ پانی چوری کی روک تھام کے لئے محکمہ انہار کا عملہ، ایکسیئن، ایس ڈی او، بیلدار ہر وقت مصروف عمل ہیں۔ پولیس اور محکمہ انہار کی مشترکہ ٹیمیں چھاپے مار رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے in the best interest of the department یہ گزارش کر رہا ہوں کہ دو دن پہلے ہفتہ والے دن میں ڈی پی او ساہیوال کے پاس بیٹھا تھا تو وہاں پر ہمارے ساہیوال کے جو ایکسیئن اریگیشن ہیں وہ ڈی پی او کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ پولیس والے تو ہمارے پرچے ہی نہیں دے رہے، یہ جو لفاظی ہے اس سے ہٹ کر میں آپ کو بتانا چاہ رہا ہوں کہ وہاں پر ایکسیئن نے کہا کہ پولیس والے کہہ رہے ہیں کہ ہمارا کرائمز ریٹ بڑھ جائے گا۔ آپ یقین کریں کہ پانی چوری کے اتنے کیسز ہیں کہ وہ رپورٹ ہی نہیں ہو رہے۔

جناب سپیکر! میں نے بھی ڈی پی او کو گزارش کی کہ پانی چوری کے جو مقدمات ہیں یہ فوری درج کریں تاکہ اس سے جو پانی چور ہے اس کا قلع قمع کیا جا سکے۔ میرا اور زیادہ اس سوال میں کچھ نہیں ہے۔ صرف میری یہی اس میں ادب سے گزارش ہے کہ آپ ایک direction دے دیں، میں point out نہیں کرنا چاہتا اور جہاں جہاں بھی پانی چوری ہو رہی ہے وہ ہمارے علم میں ہے۔

جناب سپیکر: آپ point out کریں گے تو میں direction دوں گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ ہو رہا ہے اور اس پر کیا عمل ہو رہا ہے آپ دیکھیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی مہربانی۔ قانون موجود ہے، قانون آپ نے بنایا ہے۔ ایسا جو کام کرتا ہے اس کے لئے قانون موجود ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر: اس کے لئے وزیر اعلیٰ نے ایک کمیٹی تشکیل دی ہوئی ہے جس کے کنوینر منسٹر اریگیشن ہیں، چودھری محمود چیمہ ممبر ہیں، ممبر بورڈ آف ریونیو ہیں nominated by SMBR سیکرٹری اریگیشن ہیں، سپیشل سیکرٹری (ہوم) ہیں اور ڈی آئی جی ہیں۔ ڈیپارٹمنٹ تو صرف رپورٹ بھیجتا ہے اور میرے بھائی معزز ممبر جو کہہ رہے ہیں کہ ایف آئی آرز کا اندراج نہیں ہوتا، یہ specially اس کے لئے کمیٹی بنائی گئی ہے، اس کی تقریباً ہر ماہ میٹنگ ہوتی ہے اور یہ آئی جی صاحب کو لیٹر لکھتے ہیں کہ ہم نے اتنی complaints تھانوں میں بھجوائی ہیں جن پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات اور ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر: آپ نے حکم کیا تھا، ہمارے میڈیا persons نے جو مظاہرہ کیا تھا، ہم سب گئے ہیں، ہمارے ساتھ اپوزیشن کے ممبرز بھی

تھے، ان کی مہربانی ہے، ان کے جو تحفظات ہیں ہم ان کے ساتھ ہیں۔ میری گزارش ہوگی کہ ایک مشترکہ قرارداد جو یہ میڈیا ہاؤسز پر حملہ ہوا ہے ان کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے out of turn لائی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ بشمول میڈیا اور سٹیٹ مشترکہ قرارداد بنالیں اور اسے وقفہ سوالات کے بعد take up کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ پچھلے تین سال سے اکبر مائنز میں پانی نہیں آ رہا، R 5 میں پانی نہیں آ رہا، گوگیرہ ڈسٹری بیوٹری پر پانی نہیں آ رہا، 1M, اور 9L پر پانی چوری ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس کے لئے نیا سوال کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چوہدری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! انہوں نے سوال تو کیا تھا پانی چوری کا لیکن اب یہ کہہ رہے ہیں کہ فلاں فلاں نہر میں پانی نہیں آ رہا اس کا تو ابھی میرے پاس جواب نہیں ہے۔ یہ نیا سوال کریں تو جواب دے دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، اچھا طریقہ یہ تھا کہ آپ اس پر ضمنی سوال کر لیتے لیکن آپ جو اکبر مائنز کا فرما رہے ہیں اس کا اس میں کہیں بھی ذکر نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) جناب سپیکر! یہ پنجاب کا سوال ہے اور اکبر مائنز اسی میں ہے۔

جناب سپیکر: سارے پنجاب کا جواب تو ان کے پاس نہیں ہوگا۔ آپ جو پوچھ رہے ہیں وہ اس وقت اس طرح مناسب نہیں ہے۔ آپ نیا سوال کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے نیا سوال کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آپ مہربانی کرکے اسی میں ان سے جواب لے لیں۔ یہ آپ کو بتادیں، آج نہیں تو اگلے ہفتے بتادیں۔

جناب سپیکر: آج تو شاید ان کے پاس اس کا جواب نہ ہو۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! تین سال سے ہمارے علاقے میں پانی نہیں آ رہا۔ یہ پانی کہاں جا رہا ہے میں آپ کو facts بتا رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ اس کے لئے کوئی تحریک التوائے کار لائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! معزز ممبر سوال پانی چوری کا کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آرام سے بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! اور بیچ میں اکبر مائنر لے آئے ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اکبر مائنر کا پتا کر کے ان کو بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے میں بتا دوں گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ان کے پاس قلمدان ہے، یہ جذباتی بھی ہیں مگر پانی نہیں آرہا اور ہمارے زمیندار بھوکے پیاسے مر رہے ہیں ان کی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے آپ کی بات سن لی ہے، اس پر عمل کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ آپ اس پر رپورٹ منگوا لیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! معزز ممبر نے جن دو باتوں کا ذکر کیا ہے ان کا خیال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ اس پر رپورٹ منگوا لیں بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: ایسے کس طرح رپورٹ منگوائیں؟ آپ تحریک التوائے کار دیں گے تو میں پوچھنے والا بنوں گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کا حکم ہے تو میں اس بارے تحریک التوائے کار دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ہم دیکھ لیں گے۔ ملک صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 7424 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ آبپاشی میں پانی چوری کے نئے نظام سے متعلقہ تفصیلات

*7424:جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ حکومت نے محکمہ آبپاشی میں PFO(President Farmer Organization) تشکیل دی جس کا مقصد نہروں کے نظام کو مؤثر بنا کر عوامی نمائندگی دینا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پانی چوری کی رپورٹ متعلقہ PFO کے پاس جاتی ہے جو اس پر اپنی recommendation دیتا ہے پھر اس پر کارروائی ہوتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پانی چوری کو روکنے کے لئے محکمہ آبپاشی کے میٹ جو کہ باوردی ہوتے ہیں متعلقہ نہر پر گشت کرتے ہیں تاکہ پانی چوری کو روکا جاسکے کیا عملدرآمد ہو رہا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ farmers کا نظام کو جو کہ سیاسی افراد پر مشتمل ہے جس کی وجہ سے پانی چوری کو روکنے میں مؤثر اقدامات نہیں ہو رہے ہیں؟

(ہ) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس فارمرز نظام کی جگہ نیا نظام لانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(و) ساہیوال پی پی۔222 میں پانی چوری اور نہروں پر پیٹرولنگ کے لئے تعینات ملازمین کے نام عہدہ اور ان کے فرائض کی مکمل تفصیلات سے بھی ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ):

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے تقریباً صدی پرانے نہری نظام کے انتظامی امور اور طریقہ ہائے کو کسانوں کی شمولیت سے بہتر انتظامی کارکردگی۔شفافیت اور کم لاگت، تعمیر و مرمت اور آپس کے پانی کی تقسیم کے مسائل کو اپنے طور پر حل کے لئے پیڈا ایکٹ 1997 منظور کیا۔اس ایکٹ کے مطابق پنجاب اریگیشن اینڈ ڈرینج اتھارٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔پیڈا ایکٹ کے مطابق نہری پانی کی منصفانہ تقسیم، نہروں کی مرمت و دیکھ بھال، آبیانہ کی وصولی، پانی چوری کا خاتمہ اور تنازعات کے حل کے لئے نہری انتظام و انصرام میں کسانوں کی شمولیت کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔کسان تنظیم (FO) کی تشکیل میں کسانوں کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ انہیں نہری نظام میں شامل کرنے کا مقصد نہری نظام کو مؤثر بنا کر عوامی نمائندگی دینا ہے۔ موگا کی سطح پر کھال پنچایت اور راجباہ کی سطح پر کسان

تنظیموں کی تشکیل کی جاتی ہے تاکہ نہری نظام میں کسانوں کی شمولیت ہو سکے۔کسان تنظیم صدر(PFO)کی سربراہی میں اپنے تمام امور سرانجام دیتی ہے جو بذریعہ الیکشن منتخب ہوتا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ 1873 کی دفعات 33 اور 34 کے تحت کسان تنظیم کو محصول خاص (تاوان) تیار کرنے کا اختیار حاصل ہے۔پانی چوری کی روک تھام میں کسان تنظیم کی انتظامیہ کمیٹی کا اہم کردار ہے۔پانی چوری کے واقعات کی روشنی میں انتظامی کمیٹی خطاکاروں اور مجرموں پر محصول خاص عائد کرنے کے لئے تحقیقات اور ضروری کارروائی بلاتوقف کرتی ہے جن رقبوں پر ناجائز آبپاشی کی جارہی ہو ان کی پڑتال متعلقہ موگا کارکن کھال پنچایت کرتا ہے پانی چوری کے واقعات کی روشنی میں انتظامی کمیٹی یا صدر ایف او پولیس ڈیپارٹمنٹ کو اندراج پرچہ کے لئے تحریر ارسال کرتا ہے اور مکمل تحقیقات اور عملہ فیلڈ سے رپورٹ حاصل کر کے خطاکاروں اور مجرموں کے خلاف محصول خاص عائد کرنے کے لئے اپنی سفارشات دیتا ہے اور مجاز اتھارٹی ڈویژنل کینال آفیسر (DCO) کو برائے فیصلہ کیس ارسال کر دیتا ہے۔مجاز اتھارٹی خطاکاروں کو شنوائی کا مناسب موقع فراہم کرتے ہوئے نوٹس سماعت جاری کرتی ہے اور مقررہ تاریخ سماعت پر فیصلہ سنایا جاتا ہے۔کسان تنظیم مجاز اتھارٹی کے فیصلہ سنایا جانے کے سات دن کے اندر عائد شدہ محصول خاص کا بل تقسیم کرتی ہے اور ایک ماہ کے اندر محصول خاص کی رقم کی وصولی کرتی ہے اگر مقررہ میعاد کے اندر رقم جمع نہ کرائی جائے تو کسان تنظیم کو مزید 10 فیصد سرچارج عائد کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

(ج) ہاں! یہ درست ہے کہ پانی چوری روکنے کے لئے محکمہ آبپاشی کے میٹ باوردی / پگڑی مع متعلقہ بیلداران نہروں پر گشت کرتے ہیں تاکہ پانی چوری کو روکا جا سکے جس پر باقاعدگی سے عمل ہو رہا ہے۔کسان تنظیم پانی چوری کی رپورٹ موصول ہونے پر ابتدائی تحقیقات کر کے پولیس کو خطاکاروں کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کے لئے رپورٹ / تحریر ارسال کرتی ہے

(د) کسان تنظیم کے عہدہ داران کا انتخاب مقامی سطح پر کسانوں میں سے بذریعہ الیکشن کیا جاتا ہے جن کے سیاسی تعلق کے بارے میں محکمہ کو علم نہ ہوتا ہے اور نہ ہی سیاسی بنیاد پر الیکشن ہوتے ہیں البتہ الیکشن میں دھڑے بندی کے امکان کو رد نہ کیا جا سکتا ہے مزید یہ کہ بعض

کسان تنظیمیں پانی چوری روکنے میں مؤثر کردار ادا نہ کر پا رہی ہیں۔ اس بنیاد پر ان کے خلاف رولز 14&13 کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ہ) کسان تنظیموں کا نظام پیڈا ایکٹ 1997 کے تحت پنجاب کے مختلف علاقوں میں تجرباتی طور پر شروع کیا گیا ہے۔ مختلف ادوار میں کسان تنظیموں کی کارکردگی بڑھانے کے لئے اقدامات کئے گئے ہیں جس کے تحت رول / ریگولیشن میں ترامیم عمل میں لائی گئی ہیں اور آخری کوشش 2014 کے ریگولیشن کے تحت مواخذہ، شفافیت، فنانشل اور لیگل ڈسپلن کو بہتر کرنے کے لئے ریگولیشن میں مناسب ترامیم کی گئی تھیں لیکن کسان تنظیموں نے چند مفاد پرست عناصر کی ایماء پر عدالت عالیہ سے stay حاصل کیا ہوا ہے۔ اب انکی مجموعی کارکردگی جس میں پانی چوری کو روکنے میں ناکامی، قانون کی مناسب عملداری نہ ہونے دینا کو بنیاد بنا کر محکمہ اریگیشن نے پیڈا کی evolution کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کی رپورٹ چند دنوں میں موصول ہونے والی ہے۔ مزید سٹینڈنگ کمیٹی آف ایگریکلچر اور Betterment of Irrigation کمیٹی کی سفارشات کو مدنظر رکھتے ہوئے کسان تنظیموں میں بہتری لانے کی تجویز گورنمنٹ کو بھجوائی جا رہی ہے جس کی منظوری کے بعد عملدرآمد کیا جائے گا۔

(و) ساہیوال پی پی-222 کے حلقہ میں 2 میٹ اور 18 بیلدار ہیں جن کے فرائض درج ذیل ہیں اور فہرست عملہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

1۔ راجباہ کی دیکھ بھال۔
2۔ نہری پانی کے بہاؤ میں رکاوٹوں کو دور کرنا۔
3۔ پانی چوری کے واقعات کی فوری رپورٹ کرنا۔
4۔ راجباہ پر موجود Hydraulic Structure کی حفاظت کرنا۔
5۔ نہری پانی کی ٹیل تک آب رسانی کو یقینی بنانا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں یہ پوچھنے کی جسارت کی ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ سابقہ حکومت نے محکمہ آبپاشی میں President Farmer Organization تشکیل دی جس کا مقصد نہروں کے نظام کو مؤثر بنا کر عوامی نمائندگی دینا تھا۔ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس پر عملدرآمد ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! President Farmer Organization کے بارے میں بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب نے betterment of canal کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی ہوئی ہے جس کے چیئرمین چودھری اسدالرحمٰن ایم این اے ہیں، co-convener وزیر آبپاشی ہیں اور ممبران میں جناب سعید احمد منیس، ایم این اے، راؤ محمد اجمل خان ایم این اے، جناب طارق باجوہ، ایم پی اے میں بھی اس کا ممبر ہوں اور اس میں سابق سیکرٹری صاحبان اریگیشن ہیں۔ یہ under discussion ہے اور اس میں گورنمنٹ پنجاب بھی satisfied نہیں ہے اور پنجاب کی سٹینڈنگ کمیٹی ایگریکلچر نے recommend کیا ہے کہ اس President Farmer Organization نظام کو ختم کر دیا جائے۔ اس کے لئے وزیر اعلیٰ نے جو اریگیشن کے متعلقہ کمیٹی بنائی ہے اس میں ایک سب کمیٹی بھی ہے انہوں نے تین چار میٹنگز کی ہیں اور انہوں نے سمری کے لئے سیکرٹری اریگیشن کو لکھا ہے کہ اس نظام کو ختم کیا جائے یا اس میں ترامیم کی جائیں۔ جیسے ہی اس کمیٹی کی سفارشات کی سمری وزیر اعلیٰ کے پاس جائے گی تو وہ اس پر فیصلہ کریں گے کہ اس نظام کو ختم کرنا ہے یا اس میں کوئی قانونی ترامیم کرنی ہیں۔ شکریہ

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں specific بات کرتا ہوں کہ جب سے President Farmer Organization کا نظام آیا ہے اس کے تحت یہ ساہیوال میں کیا بہتری لائے ہیں، انہوں نے اس میں کتنی recovery کی ہے، کس کس سیکشن میں recovery ہوئی ہے اور یہ پریذیڈنٹ صاحبان اس میں کیا بہتری لائے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ یہ الیکشن ہوتا تھا اور اس میں کافی ساری تنظیموں نے اپنی میعاد کے بعد کورٹ سے رجوع کر لیا۔ ساہیوال کی بھی یہی صورتحال ہے کہ میرے بھائی نے وہاں جو شکایت کی تھی تو FO کے صدر کے خلاف action لیا ہوا ہے اور اس میں محکمہ انہار کے ملازمین بھی ملوث تھے انہیں بھی suspend کیا ہوا ہے۔ جب معاملہ عدالت میں چلا جاتا ہے تو آپ بہتر سمجھتے ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں وہ practicing lawyer ہیں آپ ایسی بات نہ کریں ان کو پتا ہے کہ جب کیس عدالت میں ہو تو کیا ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ):جناب سپیکر! وہ stay میں چلے گئے ہوئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! آپ کی مہربانی، اللہ کا کرم ہے کہ میں practicing lawyer ہوں ۔ میں بتاتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ نے کیا کیا ہے؟ بننے والے سیکشن میں ایک President Farmer Organization خود پانی چوری کرواتا ہے اس نے سارا کام خود کرایا ہے اور وہ prove ہو گیا ہے۔ایس ای نے اسے dismiss کر دیا۔

MR SPEAKER: The matter which is pending in the court.

آپ اس پر comment نہ کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! میری بات تو سن لیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):جناب سپیکر! یار! آپ وکیل ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):رانا صاحب! آپ بھی lawyer ہیں۔ میں عرض کر رہا تھا کہ جب وہ عدالت میں گیا تو محکمے نے اس کا جواب ہی نہیں دیا اور اس نے ex-parte stay لے لیا اور یہ بات on the record ہے یہ محکمے کی غفلت ہے۔

جناب سپیکر:آپ بھی اور محکمہ بھی اسے context کرے۔آپ کی بڑی مہربانی۔اب اس پر بات نہیں ہو گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! جز (ج) میں جواب دیا گیا ہے ۔ آپ بھی زمیندار ہیں۔

جناب سپیکر:میں زمیندار نہیں ہوں، میں ایک کاشتکار ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! جز (ج) کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ ہاں یہ درست ہے کہ پانی چوری روکنے کے لئے محکمہ آبپاشی کے میٹ باوردی مع پگڑی متعلقہ بیلداران گشت کرتے ہیں۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری on the floor of the House بتادیں کہ کیا یہ ہو رہا ہے ؟ اگر آپ یہ جواب درست مانتے ہیں تو میں اس سے آگے کوئی ضمنی سوال نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر: وہ ملازم ہیں، لیتے ہوں گے۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! ایسا نہیں ہو رہا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! جو بچے ہوئے ہیں اور جتنے ہیں وہ گشت کرتے ہیں، ڈیپارٹمنٹ ان کو پگڑی مہیا کرتا ہے وہ پہنیں یا نہ پہنیں وہ الگ بات ہے۔ میں اس پر معزز ایوان کو یہ ensure نہیں کرتا کہ وہ پگڑی پہن کر گشت کرتے ہیں۔ چونکہ ملازمتوں پر ban لگا ہوا تھا اب درجہ چہارم کی بھرتیاں ہو جائیں گی لیکن جتنے بھی بیلدار بچے ہوئے ہیں کم از کم وہ نہروں پر گشت کرتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے جز (د) سے متعلق ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔ جواب میں بتایا گیا ہے کہ حلقہ میں میٹ اور بیلداروں کے فرائض میں راجباہ پر موجود Hydraulic Structure کی حفاظت کرنا بھی شامل ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کس کس راجباہ پر یہ Hydraulic Structure موجود ہے؟ ساہیوال میں محکمہ اریگیشن کی اتنی بدتر حالت ہے کہ XEN خود بتا رہا تھا کہ ہم موگا بناتے ہیں تو وہاں کے مقامی لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے اس کو ابھی توڑ دینا ہے بلکہ وہ ان کے سامنے ہی توڑ دیتے ہیں یعنی وہاں پر بہت زیادہ lawlessness ہے اور یہاں پر پارلیمانی سیکرٹری ہمیں stereotype جواب دے کر مطمئن کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ گھر کی لڑائیاں اسمبلی میں بیٹھ کر نہ لڑا کریں۔ مہربانی کر کے ذرا اچھے طریقے سے بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ اس بارے میں کوئی direction دے دیں یا پھر اس سوال کو pending فرما دیں کیونکہ یہ پورے پنجاب سے متعلقہ بہت اہم سوال ہے۔

جناب سپیکر: اس بارے میں direction دینے کی ضرورت نہیں کیونکہ جو ملازم بھرتی ہوتا ہے اسے اپنے فرائض کا علم ہوتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ میٹ اور بیلدار تو افسران کے گھروں میں کام کر رہے ہیں اور نہروں پر تو یہ نظر ہی نہیں آتے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری اس بارے میں ضرور ایکشن لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ اس بارے میں کوئی direction دے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں direction نہیں دے سکتا بلکہ محکمہ اپنا کام خود کرے اور اگر نہیں کرتا تو آپ اس بارے میں کوئی تحریک لے کر آئیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر آپ direction نہیں دیتے تو اگلے اجلاس میں اس کا تفصیلی جواب ہی منگوا لیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! محکمہ نے اس بارے میں جو کمیٹی تشکیل دی ہے اس میں ایم این اے صاحبان کو ممبر بنایا گیا ہے ہمیں تو پتا ہی نہیں کہ یہ کمیٹی کیا کر رہی ہے؟

جناب سپیکر: آپ اس حوالے سے اپنی پارلیمانی پارٹی میٹنگ میں بات کریں۔ یہ بات مجھ سے متعلقہ نہیں ہے۔ میرے خیال میں اس کمیٹی میں ایم پی اے صاحبان بھی شامل ہیں کیونکہ ابھی پارلیمانی سیکرٹری بتا رہے تھے کہ وہ بھی اس کے ممبر ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے اس کے ممبران پر کوئی اعتراض نہیں۔ میری بڑے ادب سے گزارش ہے کہ یہ بہت اہم سوال ہے کیونکہ لوگوں کو پانی نہیں مل رہا۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! ایوان میں سب اہم سوالات ہی آتے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ PFO صاحبان خود پانی چوری کروا رہے ہیں جس سے ہمارے چھوٹے کسانوں کا استحصال ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ اگلا سوال خواجہ محمد نظام المحمود کا ہے۔

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: آپ سوال کا نمبر بولیں۔

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 7427 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے خواجہ محمد نظام المحمود کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈیرہ غازی خان CRBC نہر سے متعلقہ تفصیلات

*7427: خواجہ محمد نظام المحمود: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ڈی جی خان سے CRBC نہر گزرتی ہے یہ نہر کس کس علاقہ سے گزرتی ہے؟

(ب) اس نہر سے تحصیل تونسہ شریف کو کتنا پانی کس کس سیزن میں فراہم کیا جاتا ہے؟

(ج) سال 2015 میں تحصیل تونسہ شریف میں پانی چوری کے کتنے مقدمات درج ہوئے اور ان مقدمات کی موجودہ صورتحال کے بارے میں بھی آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چوہدری خالد محمود ججہ):

(الف) یہ درست ہے کہ یہ نہر ضلع ڈیرہ غازی خان کی تحصیل تونسہ شریف سے گزرتی ہے۔ بستی ترمن، کھڈ بزدار، کاٹھ گڑھ، ٹبہ امام، ٹبی قیصرانی، ریتڑہ، جت والہ، ناڑی جنوبی، ناڑی شمالی، کوٹ موڑ، تونسہ شریف، بوہڑ، چوکی والا، کریم والا، سخر سیدان، بستی احمدانی کے علاقوں سے گزرتی ہے۔

(ب) پنجاب میں چشمہ رائٹ بنک کینال کی برجی نمبری 000+513 سے چشمہ رائٹ بنک کینال ڈویژن تونسہ شریف شروع ہوتی ہے جو کہ واپڈا کے پاس ہے اور چھوٹی نہروں کی وارابندی بھی واپڈا کرتا ہے پنجاب میں چشمہ رائٹ بنک کینال کی برجی نمبری 000+513 سے 700+848 (ٹیل) تک ڈاؤن سٹریم پانی کا حق واٹر کارڈ کے مطابق اوسطاً حصہ خریف میں 1800 کیوسک ہے اور ربیع میں اس کا اوسطاً حصہ 1000 کیوسک ہے۔ تحصیل تونسہ شریف کو اوسطاً (ربیع + خریف) میں 800 کیوسک سے 1000 کیوسک پانی دیا جاتا ہے۔ چشمہ رائٹ بنک کینال ڈویژن پانی کی کمی کی وجہ سے مشکلات کا شکار ہے جس کی وجہ خیبر پختونخوا میں نہر کے کنارے کمزور ہونا ہے۔ اس پر واپڈا کو بار بار مراسلے بھیجے جا رہے ہیں مگر ابھی تک کوئی پیشرفت نہ ہو سکی ہے۔

(ج) سال 2015 تحصیل تونسہ شریف میں پانی چوری کے 1955 وقوعہ جات ہوئے اور ان وقوعہ جات کی روبکار ہائے تھانہ وہوا، تھانہ ریتڑہ، تھانہ سٹی تونسہ شریف، تھانہ صدر اور تھانہ کالا کوار سال کر دی گئی ہیں ان میں سے 110 وقوعہ جات کی ایف آئی آر کی نقول

موصول ہوئی ہیں باقی 1845 روبکار ہائے پر متعلقہ تھانہ جات میں کارروائی ہونی باقی ہے جن کی ایف آئی آر کے لئے پیروی کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ پنجاب میں چشمہ رائٹ بنک کینال کی بر جی نمبر 000+513 سے 700+848 (ٹیل) تک ڈاؤن سٹریم پانی کا حق water accord کے مطابق اوسطاً حصہ خریف میں 1800 کیوسک اور ربیع میں اس کا اوسطاً حصہ 1000 کیوسک ہے۔ تحصیل تونسہ شریف کو اوسطاً 800 سے 1000 کیوسک پانی دیا جاتا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایک طویل عرصہ سے یہ CRBC چل رہی ہے لیکن ابھی تک خیبر پختونخوا سے ہمارا پورا حصہ کیوں نہیں لیا جا سکا اور کیا اس سلسلے میں اب تک کوئی سنجیدہ کوشش کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: معزز ممبر کہہ رہے ہیں کہ ہمیں ہمارے حصے کا پورا پانی نہیں ملتا تو کیا اس کے لئے کوئی کاوش ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! چشمہ بیراج کے دائیں کنارے سے یہ نہر نکلتی ہے، اس کی capacity تقریباً 4879 کیوسک ہے، اس کی لمبائی 170 میل ہے اور اس کا 106 میل کا حصہ خیبر پختونخوا میں ہے جبکہ باقی 64 میل یہ نہر پنجاب میں واقع ہے۔ اس کی head regulatory واپڈا کے پاس ہے۔ اس نہر کا جو حصہ خیبر پختونخوا میں fall کرتا ہے وہاں پر flood channels ہیں اور پہاڑی علاقوں سے پانی آتا ہے۔ سال 2010 اور 2014 میں سیلابی ریلے کی وجہ سے یہ نہر breach کر گئی۔ چونکہ اس نہر کی head regulatory واپڈا کے پاس ہے اور ہم نے اس بارے میں ارسا کو بار بار لکھا ہے۔ 22-اپریل 2006 کو چشمہ بیراج کے بارے میں ایک میٹنگ ہوئی تھی اور اس میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ اس کی مرمت کے لئے پنجاب اور خیبر پختونخوا یعنی دو صوبے بیس بیس ملین روپے کی فوری طور پر payment کریں تاکہ اس کی بحالی ہو سکے۔ اس ضمن میں صوبہ پنجاب نے واپڈا سے اخراجات کی تفصیل طلب کی ہے۔ اس نہر سے پنجاب میں جو چھوٹی نہریں نکلتی ہیں ان کی head regulatory بھی واپڈا کے پاس ہے۔ صوبہ پنجاب نے 02-08-2016 کو اس کے اخراجات کی تفصیل کے لئے واپڈا کو خط لکھا ہے کہ یہ ساری تفصیلات مہیا کی جائیں تو اس کے بعد پنجاب اپنے حصے کی payment کر دے گا۔ اس خط میں یہ بھی درخواست کی گئی ہے کہ پنجاب میں جو نہر

fall کرتی ہے اس کے heads کی regulatory بھی پنجاب اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کو دی جائے۔ نہر کی بحالی سے انشاء اللہ اس کا پانی پورا ہو جائے گا۔

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! سال 2010 کو گزرے ہوئے چھ سال ہو چکے ہیں۔ میرے حلقہ ڈیرہ غازی خان تحصیل میں اس کی D-52 اور D-53 دو برانچیں ہیں۔ برانچ D-52 میں تو پانی بالکل نہیں آتا۔ جب بارشیں ہوتی ہیں اور پانی وافر ہوتا ہے پھر اس میں پانی چھوڑ دیا جاتا ہے جس سے راجباہ ٹوٹ جاتا ہے اور زمینیں خراب ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! میرے حلقہ میں غیر آباد علاقے ہیں، چھوٹے زمیندار ہیں اور پانی نہ پہنچنے کے باوجود ان سے محکمہ آبیانہ وصول کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: جب پانی نہیں پہنچ رہا تو پھر آبیانہ کس بات کا وصول کیا جا رہا ہے؟ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس بات کی تحقیق کروائی جائے کہ جب پانی نہیں پہنچتا تو پھر آبیانہ کیوں وصول کیا جاتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! جی، بہتر ہے۔ سیکرٹری آبپاشی گیلری میں تشریف رکھتے ہیں۔ محکمہ نے خود admit کیا ہے کہ ان کو ان کے حصے کا پورا پانی نہیں دیا جا رہا۔ اس پر اگر آبیانہ لگ رہا ہے تو میں معزز ممبر کے ساتھ بیٹھ کر محکمہ سے اس معاملہ کو take up کرواتا ہوں۔

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آپ اس بابت کوئی direction جاری کریں۔ بیس سال ہو چکے ہیں لیکن اب بھی اس کا کنٹرول واپڈا کے پاس ہے۔ اسے صوبہ پنجاب کو handover کیا جائے۔ صرف لیٹر لکھنے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا بلکہ اس بارے میں کوئی serious efforts کی جائیں۔

جناب سپیکر: جاوید اختر صاحب! اس کے لئے تو ایک طریق کار اختیار کیا جانا ضروری ہے۔ ایسے ہی اُٹھا کر تو اسے handover نہیں کر سکتے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! معزز ممبر کو اس بارے میں پوری طرح سے satisfy کریں اور اس معاملہ کو حل کروایا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! میں نے پہلے ہی عرض کر دیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ معزز ممبر کو مطمئن کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال جناب شوکت حیات خان بوسن کا ہے۔

ملک محمد علی کھوکھر: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، آپ سوال کا نمبر بولیں۔

ملک محمد علی کھوکھر: جناب سپیکر! سوال نمبر 7673 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب شوکت حیات خان بوسن کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ملتان:۔ ہیڈ محمد والا کے پل کو Extend کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***7673: جناب شوکت حیات خان بوسن:** کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2013 میں سیلاب کے پانی کو گزارنے کے لئے ہیڈ محمد والا ملتان کے بند میں شگاف ڈالا گیا؟

(ب) کیا حکومت ہیڈ محمد والا کے پل کو extend کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ سیلابی پانی کو گزارنے کے لئے اس میں بار بار شگاف نہ ڈالنا پڑے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ):

(الف) یہ درست نہیں ہے۔ سال 2013 میں ہیڈ محمد والا ملتان کے بند میں شگاف نہیں ڈالا گیا بلکہ سال 2014 میں سیلاب کے پانی کو گزارنے کے لئے Breaching Section کو Operate کیا گیا اور یہ فیصلہ ملتان شہر کی حفاظت کو مد نظر رکھتے ہوئے Breaching Section Committee نے کیا۔

(ب) ہیڈ محمد والا پُل نیشنل ہائی وے اتھارٹی (NHA) سے متعلقہ ہے۔ اس سلسلے میں پہلے ہی محکمہ متعلقہ محکمے سے رابطے میں ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ملک محمد علی کھوکھر: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں Breaching Section کا ذکر کیا گیا ہے۔ دو breaches ہوئے تھے ایک ہیڈ محمد والا پر اور دوسرا ہیڈ شیر شاہ پر کچھ گھنٹوں میں فیصلہ کیا گیا، یہ علاقے سیلاب سے آگاہ نہ تھے، use to نہ تھے اور اس شگاف کے بعد وہاں پر بہت زیادہ تباہی ہوئی۔ کیا اس سیلاب کی forecast نہیں ہو سکتی تھی؟ پانی کا build up pressure تھا یعنی شگاف کیا گیا تو پانی آگے بہت زیادہ pressure سے نکلا اور اس نے بہت زیادہ تباہی مچا دی۔ کیا ان کے پاس اس سیلاب کی forecast نہیں تھی، کیا ان کو حفاظتی اقدامات پہلے نہیں کرنے چاہئیں تھے اور کیا آئندہ کے لئے انہوں نے اپنے Breaching Sections کے اُوپر rely کرنا شروع کر دیا ہے؟ یہ وہ علاقے ہیں کہ جہاں پر بیس بیس سال پہلے سیلاب آیا کرتے تھے اور موجودہ نسل تو بھول گئی تھی کہ سیلاب ہوتا کیا ہے؟ اس سے بچاؤ کے لئے حکومت یا محکمہ نے کیا measures لئے ہیں؟ ہیڈ محمد والا برج عجلت میں کسی کی زمینوں کی value enhance کرنے کے لئے بنایا گیا۔ اُس وقت اس میں سے پیسا کھایا گیا اور اس برج کو ill design کیا گیا جس کی وجہ سے ملتان میں تباہی آئی تھی کیا اُس کے لئے کوئی measures لئے گئے ہیں، ابھی تک اُس کے redesign کے حوالے سے کچھ ہوا ہے، اس بات کو آج دو سال گزر گئے ہیں تو محکمہ کیا کر رہا ہے اور انہوں نے کیا measures لئے ہیں یا یہ آئندہ کے لئے بھی breaches کو operate کرتے رہیں گے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! اُس پُل کی باقاعدہ feasibility study کی گئی تھی اور معزز ممبر جو فرما رہے ہیں اُس حوالے سے عرض یہ ہے کہ محکمہ کے پاس کوئی ایسے instruments نہیں ہیں کہ اُنہیں پہلے assess ہو جاتا کہ اتنا سیلاب آنا تھا تو 2014 میں جو سیلابی آفت آئی اُس سے ملتان شہر کو بچانے کے لئے Breaching Operating Committee میں ڈی سی او، نمائندہ نیشنل ہائی وے اتھارٹی، ایگزیکٹو انجنیئر اور آرمی کے ایک کرنل صاحب نے یہ فیصلہ کیا تھا۔

ملک محمد علی کھوکھر: جناب سپیکر! ہیڈ مرالہ سے جو اتنا بڑا flood چل رہا ہے اور دریائے چناب کے دائیں بائیں تباہی مچاتا آ رہا ہے اور اُس flood نے سارے اضلاع کو اُڑا کر رکھ دیا ہے تو سب کو پتا چل رہا ہے کہ یہ flood آ رہا ہے تو آپ اُس کو timely breach کریں تاکہ اُس کا build up pressure نہ ہو اور آپ وہاں کے لوگوں کو inform کریں۔ اس حوالے سے کچھ بھی نہیں کیا گیا تھا تو جب یہ breach ہوا

ہے تو لوگ اس آفت کا مقابلہ کرنے کے لئے آگے سے preparedہی نہیں تھے۔ میرا سوال یہ ہے کہ آئندہ کے لئے یہ کیاmeasuresلے رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر!breachکرنے سے پہلے وہاں پر لوگوں کو سپیکروں پر اعلان کر کے مطلع کیا گیا تھا، اُنہیں کشتیاں بھی دی گئی تھیں اور اُنہیں وہاں سے نکالا بھی گیا تھا۔

جناب سپیکر! اب محکمہ آبپاشیNHAسے رابطے میں ہے کہ اس کوextendکرنا ہے یا نہیں کرنا کیونکہ اُس پُل کو NHA نے extend کرنا ہے اور اگر NHA اُس پُل کو extend کرے گا تو محکمہ آبپاشی اپنے انجنیئرز اور کنسلٹینٹس ضرور اُن کو دے گا۔

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ جہاں سے دو سال پہلےbreachکیا گیا تھا آپ ابھی جا کر دیکھ لیں کہ وہاں دونوںsidesپر بہت بڑے بڑے باغات ہیں جو اس وقت بھی پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں تو کیا محکمہ آبپاشی نے اُن باغات کو بچانے کے لئے کوئی تجویز تیار کی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! ابھی تک وہاں پر الحمدللہ سیلاب کی کوئی صورتحال نہیں ہے لہٰذا اُن باغات کو بچانے کے لئے محکمہ نے ابھی تک تو کوئی ایسے measuresنہیں لئے۔

جناب سپیکر: جی، جو معزز ممبران آ گئے ہیں اُن میں باؤ اختر علی اور چودھری اشرف علی انصاری ہیں ان دونوں معزز ممبران کے سوالاتpendingکئے جائیں۔ محترمہ عالیہ آفتاب کا سوال تھا لیکن ٹائم ختم ہو گیا تو اس سوال کوdispose ofکیا جاتا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (چودھری خالد محمود ججہ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

رحیم یار خان: لکڑی چوری سے متعلقہ تفصیلات

*3998: قاضی احمد سعید: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں سال 2007 سے 2010 تک لکڑی چوری کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ب) ان مقدمات میں محکمہ ہذا کے کتنے اور کون کون سے ملازمین ملوث پائے گئے اور ان ملوث ملازمین کے خلاف کیا کارروائی کی، تفصیلات سے معزز ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں دوران سال 2010-2007 لکڑی چوری کے درج ذیل مقدمات درج کروائے گئے۔ (ایف آئی آر)

سال	تعداد مقدمات	مالیت
2007	20	-/6770660روپے
2008	26	-/2356340روپے
2009	49	-/5726420روپے
2010	89	-/6764490روپے
کل تعداد	184	-/21617910روپے

(ب)

(i) ان مقدمات میں محکمہ ہذا کا کوئی ملازم ملوث نہ تھا۔ تاہم عدم پیروی مقدمات خارج ہونے کی وجہ سے درج ذیل ملازمین کو ریکوری ڈالی گئی۔

نام ملازم	مقدمہ نمبر	مالیت روپے	حکمنامہ نمبری و تاریخ
1۔مسٹر توقیر احمد	85/09،	-/128250	132/RFD
فارسٹ گارڈ	50/08		مورخہ 12-03-16
2۔مسٹر شہزاد افضل	53/09،	-/50200	133/RFD
فارسٹ گارڈ	750/08		مورخہ 12-03-16
3۔مسٹر افتخار حسین	455/09،	-/113300	134/RFD
فارسٹ گارڈ	427/09		مورخہ 12-03-16

4۔مسٹر فیض رسول فارسٹ گارڈ	27/09	51960/-	135/RFD مورخہ16-03-12
5۔مسٹر محمد شاہد فارسٹ گارڈ	21/09	39400/-	136/RFD مورخہ16-03-12
6۔مسٹر رحیم گل فارسٹر	399/08	33200/-	137/RFD مورخہ16-03-12
7۔مسٹر محمد اقبال، فارسٹ گارڈ	456/08،30/09، 145/09،147/09	438800/-	138/RFD مورخہ16-03-12
8۔مسٹر محمد سلیم پتانی فارسٹ گارڈ	86/09،458/09	120400/-	139/RFD مورخہ16-03-12
9۔مسٹر محمد اقبال ولد یار محمد فارسٹ گارڈ	122/07،134/07، 324/08،341/08	689000/-	140/RFD مورخہ16-03-12
	کل19	1664450/-روپے	

(ii) سرکاری ملازمین جو درخت / لکڑی چوری میں ملوث پائے گئے ان کے خلاف پیڈا ایکٹ2006 کے تحت کارروائی کرتے ہوئے ان کو جو سزائیں دی گئیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

گجرات: جنگلات سے لکڑی چوری کے مقدمات کے اندراج سے متعلقہ تفصیلات

*6903: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گجرات میں سال2013 تا2015 محکمہ جنگلات میں لکڑی چوری کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ب) ان مقدمات میں محکمہ کے کون کون سے ملازمین ملوث پائے گئے اور ان کے خلاف کارروائی کی تفصیلات سے معزز ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) ضلع گجرات میں سال2013 تا2015 درج ذیل لکڑی چوری کے کیس / مقدمات درج ہوئے:

نمبر شمار	ایف آئی آر نمبر	تاریخ	نام تھانہ	نقصان جنگل	مالیت (روپے)
1	94/15	03-03-15	ڈنگہ	10درخت	28,220/-
2	133/15	21-03-15	ڈنگہ	12درخت	39,370/-

(ب) ان مقدمات میں محکمہ کا کوئی ملازم ملوث نہ تھا بلکہ یہ درخت پرائیویٹ لوگوں نے چوری کئے اوران کے خلاف یہ مقدمات درج کروائے گئے۔

ارسا میں پنجاب کی نمائندگی سے متعلقہ تفصیلات

*4477: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیاوزیرآبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ارسا میں پنجاب کی نمائندگی کون کرتاہےاوران کی نامزدگی کون کس قاعدہ قانون کے مطابق کرتاہے؟

(ب) اس نمائندہ نے یکم جنوری2012 سے آج تک ارسا کی کتنی میٹنگز attend کی ہیں یہ میٹنگز کس کس تاریخ کو کہاں کہاں منعقد ہوئیں؟

(ج) ان میٹنگز میں اس نمائندے نے پنجاب میں نہری پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے کس کس میٹنگ میں پوائنٹ اٹھائے اور کیا کیااقدامات اس نے ان میٹنگ میں پیش کئے؟

(د) کیاحکومت ارسا میں پنجاب میں نہری پانی کی کمی کا پوائنٹ دوبارہ سے اٹھانے اور پنجاب میں ضرورت کے مطابق پانی لینے کاارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تواس کی وجوہات کیاہیں؟

وزیرآبپاشی (میاں یاورزمان):

(الف) ارسا میں پنجاب کی نمائندگی پنجاب کانامزد کردہ نمائندہ کرتاہے جس کی نامزدگی ارسا ایکٹ کی شق نمبر4(1) کے تحت وزیراعلیٰ پنجاب کی منظوری سے کی جاتی ہے۔ارسا ایکٹ کی شق نمبر 4(1) کی نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب کے نامزد نمائندہ نے2012 سے لے کر آج تک ارسا کی مندرجہ ذیل میٹنگز میں شمولیت کی ہے:

	میٹنگ	تعداد	جگہ
i۔	ارسا میٹنگز	42	اسلام آباد
ii۔	ارسا ایڈوائزری میٹنگز	10	اسلام آباد
iii۔	ارسا ریگولیشن میٹنگز	689	اسلام آباد

مندرجہ بالاتمام میٹنگز کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) ان تمام میٹنگز میں اس نمائندے نے واٹرایکارڈ میں پنجاب کے مختص کردہ پانی کے حصے کے تناسب سے ہر سال پنجاب کے نہری پانی کاپوراحصہ یقینی بنایا۔نہری پانی کی کمی دور کرنے کے

لئے پنجاب کے نمائندے نے نئے ڈیم بنانے پر پورا زور دیا، نہ صرف ارسا بلکہ پاکستان کے دوسرے اداروں یعنی سینٹ اور قومی اسمبلی کی واٹر اینڈ پاور کی سٹینڈنگ کمیٹی اور نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی میں پاکستان میں پانی کی کمی کی وجوہات اوراس کو دور کرنے کے لئے نئے ڈیم بنانے کی ضرورت پر مفصّل روشنی ڈالی۔

(د) حکومت پنجاب ارسا کی ہر میٹنگ میں اپنے نمائندہ کے ذریعے پنجاب میں نہری پانی کی کمی کا مسئلہ ہمیشہ اٹھاتی ہے اور پنجاب کو ضرورت کے مطابق پانی دینے پر اصرار کرتی ہے۔

لاہور شہر کی نہر میں گندا پانی ڈالنے سے متعلقہ تفصیلات

*7752: ڈاکٹر عالیہ آفتاب: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر سے گزرنے والی نہر میں متعدد مقامات پر سیوریج کا گندا پانی ڈالا جاتا ہے؟

(ب) اگر جواب درست ہے تو کیا یہ گندا پانی قانونی طور پر یا غیر قانونی طور پر ڈالا جا رہا ہے؟

(ج) اگر غیر قانونی طور پر گندا پانی نہر میں ڈالا جاتا ہے تو محکمہ / حکومت ایسا کرنے والوں کے خلاف کیا کارروائی کرتا ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) غیر قانونی طور پر ڈالا جا رہا ہے۔

(ج) اس سلسلہ میں سپریم کورٹ آف پاکستان نے Suo Moto ایکشن لیا ہوا ہے اور WASA کو ہدایت کی گئی ہے کہ نہر میں گرنے والے سیوریج پائپوں کے لئے کوئی متبادل بندوبست کیا جائے کیونکہ جب ان کو بند کیا جاتا ہے تو سڑکوں اور گلیوں میں پانی بھر جاتا ہے اور کینال روڈ پر بھی پانی آ جاتا ہے۔ WASA والے سپریم کورٹ کی ہدایت کی روشنی میں اس پر کام کر رہے ہیں جس کی تفصیل WASA سے متعلقہ ہے بہر حال محکمہ انہار لاہور برانچ کو صاف رکھنے کے لئے کام کر رہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں اگر WASA ان پائپوں کو بند کر دے تو اس سے نہر کا پانی کافی حد تک آلودگی سے پاک ہو جائے گا۔

میانوالی: مہاجر برانچ نہر کے کناروں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*8049: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مہاجر برانچ نہر میانوالی 32ہزار برجی سے لے کر 47ہزار برجی تک کے کنارے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کناروں کے ٹوٹنے کی وجہ سے پانی کے اوور فلو کی وجہ سے مقامی لوگوں کی زمین سیم و تھور کا شکار ہو رہی ہے؟

(ج) کیا حکومت مہاجر برانچ نہر میانوالی کے کناروں کی تعمیر نئے سرے سے کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ مہاجر برانچ برجی نمبر 32ہزار سے لے کر 47ہزار تک کے کنارے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ مہاجر برانچ 0تا87 برجی تک پختہ (concrete lined) ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ مہاجر برانچ برجی نمبر 32ہزار سے لے کر 47ہزار تک اوور فلو ہوتی ہے۔ مذکورہ بالا جگہ سے نہر اوور فلو نہ ہوتی ہے۔

(ج) مہاجر برانچ تھل کینال سسٹم کا حصہ ہے اور تھل کینال سسٹم کی rehabilitation کی فزیبلٹی سٹڈی PIAIP منصوبے کے تحت ہو چکی ہے جو نہی فنڈز دستیاب ہوں گے مہاجر برانچ کی rehabilitation تھل کینال سسٹم کے ساتھ ہو جائے گی۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ بھر میں جنگلات کے رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

660: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر میں تمام جنگلات کتنے رقبہ پر مشتمل ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) کتنے رقبے پر کون کون سے درخت موجود ہیں اور کتنا رقبہ خالی پڑا ہے؟

(ج) ان پر سالانہ کتنے اخراجات آتے ہیں اور آمدن کتنی ہوتی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(جناب محمد آصف ملک):

(الف) صوبہ پنجاب میں1.639 ملین ایکڑ رقبہ پر جنگلات موجود ہیں جن کی علاقہ وار تفصیل درج ذیل ہے:

پہاڑی جنگلات 0.171 ملین ایکڑ (بمقام مری کہوٹہ ضلع راولپنڈی کے پہاڑی جنگلات)، نیم پہاڑی جنگلات / جھاڑی دار جنگلات 0.635 ملین ایکڑ (بمقام راولپنڈی، اٹک، چکوال، جہلم، خوشاب اور ڈی جی خان کے پہاڑوں کے نچلی سطح کے جنگلات)آبپاری ذخیرہ جات / جنگلات 0.371 ملین ایکڑ(صوبہ بھر کے میدانی سیرابی علاقہ جات)دریائی جنگلات / بیلہ جات 0.144 ملین ایکڑ (دریائے راوی جہلم ، سندھ،اورچناب کے کنارہ جات کے جنگلات)رینج لینڈ / چراگاہیں0.138 ملین ایکڑ(تھل چولستان، بہاولپور، بہاولنگر اور رحیم یار خان، بھکر، لیہ)

علاوہ ازیں صوبہ بھر میں قطاروں میں جنگلات نہروں کے کنارے 32640 کلو میٹر، سڑکات کے کنارے 11680 کلو میٹر ،ریلوے لائنوں کے کنارے 2987 کلو میٹر پر پائے جاتے ہیں ان جنگلات کی شرح کا تناسب کل رقبہ کا تقریباً 3.1 فیصد ہے۔

(ب)

نمبر شمار	رقبہ ملین ایکڑ	قسم جنگلات / درخت
1	0.171ملین	پہاڑی جنگلات (چیڑ، کیل، دیودار)
2	0.635ملین	نیم پہاڑی / جھاڑی دار جنگلات (پھلاہی، کہو، سنتھا)
3	0.371ملین	آبپاری ذخیرہ جات / جنگلات (شیشم، سیمل، کیکر، توت، سفیدہ)
4	0.144ملین	دریائی جنگلات / بیلہ (شیشم، کیکر، سفیدہ)
5	0.318ملین	رینج لینڈ / چراگاہیں (پھلاہی، جھنڈ، فراش، پیلو، کریر، دھمن، بیر اور گھاس وغیرہ)
	کل رقبہ	1.639 ملین ایکڑ

قطاروں میں جنگلات

I	32640کلو میٹر	نہروں کے کناروں
II	11680کلو میٹر	سڑکات کے کنارے
III	2987کلو میٹر	ریلوے لائن کے کنارے
کل	47307کلو میٹر	

اور 0.960 ملین ایکڑ رقبہ خالی ہے جس میں 0.294 ملین ایکڑ رقبہ پر شجر کاری کی جا سکتی ہے اور 0.646 ملین ایکڑ رقبہ پر شجر کاری نہیں کی جا سکتی۔

(ج) محکمہ نے سالانہ شجر کاری کی مد میں171.624 ملین روپے خرچ کئے اور1332.300 ملین روپے آمدن ہوئی۔

فیصل آباد ڈویژن میں جنگلات سے متعلقہ تفصیلات

667:جناب احسن ریاض فتیانہ :کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد ڈویژن میں جنگلات کے لئے کتنا رقبہ کہاں کہاں موجود ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) یہاں کون کون سی قسم کے درخت موجود ہیں نیز سالانہ کتنا خرچ ہے اور آمدن کتنی ہے؟

(ج) 2010 سے اب تک فیصل آباد ڈویژن میں کتنی لکڑی چوری ہوئی، کتنے لوگوں کے خلاف مقدمات کا اندارج ہوا؟

(د) اب تک چوری شدہ لکڑی کی کتنی ریکوری ہوئی نیز ملزمان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، تفصیل مہیا کی جائے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) فیصل آباد ڈویژن میں مندرجہ ذیل جنگلات موجود ہیں:

1۔ گٹ والا(131)ایکڑ 2۔ چکور ریزروائر(940)ایکڑ

3۔ کپی پلانٹیشن(902)ایکڑ 4۔ کمالیہ پلانٹیشن(10866)ایکڑ

5۔ بھاگٹ ریزروائر پلانٹیشن(715)ایکڑ پر جنگل موجود ہے۔

اس کے علاوہ روڈ سائیڈ447.70 کلو میٹر کینال سائیڈ2919.65 کلو میٹر ریل سائیڈ325 کلو میٹر محکمہ جنگلات فیصل آباد فارسٹ ڈویژن کے زیر کنٹرول ہے۔

(ب) فیصل آباد فارسٹ ڈویژن میں شیشم، کیکر، سفیدہ، سنبل وغیرہ کے درخت موجود ہیں۔ سال15-2014 میں اپریل2015 تک -/46824126 روپے آمدن ہوئی ہے اور سال 15-2014 کا سالانہ خرچہ19793329 روپے ہے۔

(ج) 2010 سے لے کر اب تک فیصل آباد فارسٹ ڈویژن میں موجود جنگلات کی چوری کرنے والوں کے خلاف مندرجہ ذیل کارروائی کی گئی ہے:

کل ایف سی کیسز	2729	درخت	34454	مالیت -/146479281روپے
کمپاؤنڈ کیسز	545	درخت	2333	مالیت -/10541731روپے
پراسیکیوشن کیسز	525	درخت	9411	مالیت -/42108353روپے
ایف آئی آرز	530	درخت	13316	مالیت -/37621187روپے
ریکوری FC کیسز جو ملازمین کو ڈالی گئی	1129	درخت	9394	مالیت -/56208010روپے

سال وار تفصیل FC کیسز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید ملازمین جو ناجائز کٹائی درختان میں ملوث تھے یا جن کی نااہلی کی وجہ سے نقصان درختان سرزد ہوا تھا ان کے خلاف محکمانہ قوانین کے تحت تادیبی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے 51102 درختان مالیتی -/206313500 روپے ریکوری ڈالی گئی اور نوکری سے برخاستگی، تنزلی، تنخواہ کی کمی، سالانہ ترقیوں کی بندش اور دیگر سزائیں بھی دی گئیں۔ مزید یہ کہ اس بارے میں CMIT نے ایک مفصل رپورٹ تیار کی ہے جو کہ فیلڈ چیکنگ و ریکارڈ وغیرہ تفصیلی چیکنگ کے بعد مرتب ہوئی ہے۔ اس میں بھی ملازمین کے خلاف چارج شیٹ جاری کر کے انکوائری کا حکم جناب وزیراعلیٰ پنجاب پہلے ہی دے چکے ہیں۔

(د) سال 2010 سے اب تک -/28456932 روپے چوری شدہ لکڑی کی ریکوری ہوئی ہے۔ اور جو ٹمبر مافیا کے لوگ ناجائز کٹائی میں ملوث تھے ان کے خلاف محکمانہ اور تعزیرات پاکستان کے تحت کارروائی عمل میں لائی گئی اور بھاری جرمانے اور پرچہ پولیس ہائے بھی درج کروائے گئے۔

فیصل آباد: جنگلات کے رقبہ اور شجرکاری سے متعلقہ تفصیل

816: میاں طاہر: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 15-2014 میں محکمہ جنگلات، فیصل آباد نے کتنی رقم سے شجرکاری کی اور یہ شجرکاری کس کس جگہ کی گئی ہے، ہر جگہ کتنے پودے کون کون سے لگائے گئے ہیں، ان پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ جنگلات کا رقبہ کتنا ہے اور کس کس جگہ ہے، دریائے راوی کے ساتھ کس کس جگہ جنگل ہے اور کتنے رقبہ پر ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) سال 15-2014 کے دوران ضلع فیصل آباد میں کوئی شجرکاری نہ کی گئی ہے تاہم محکمہ جنگلات، فیصل آباد فارسٹ ڈویژن کے زیر انتظام کمالیہ پلانٹیشن ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مبلغ -/5,41,77,000 روپے سے کمالیہ پلانٹیشن میں 1260 ایکڑ رقبہ پر شجرکاری کی جا رہی ہے۔اس شجرکاری میں شیشم اور سفیدہ کے پودے لگائے جا رہے ہیں۔

(ب) فیصل آباد فارسٹ ڈویژن (ضلع فیصل آباد) میں مندرجہ ذیل جنگلات موجود ہیں:

گٹ والا (Gatwala)	131 ایکڑ
کپی پلانٹیشن (Kuppi Plantation)	902 ایکڑ
چکو ریزروائر (Chakku Reservoir)	940 ایکڑ
روڈ سائیڈ پلانٹیشن (Roadside Plantation)	272.65 کلومیٹر
کینال سائیڈ پلانٹیشن (Canal side Plantation)	1967.63 کلومیٹر
ریل سائیڈ پلانٹیشن (Rail side Plantation)	145 کلومیٹر

دریائے راوی کے ساتھ ضلع فیصل آباد میں کوئی سرکاری جنگل موجود نہ ہے۔

صوبہ میں جنگلات کے رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

840: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ پنجاب میں جنگلات کا کل کتنا رقبہ ہے؟

(ب) صوبہ پنجاب میں سال 14-2013 کے دوران کل کتنے پودے لگائے گئے؟

(ج) صوبہ پنجاب میں جنگلات کن کن اضلاع میں پائے جاتے ہیں نیز ان جنگلات کی حفاظت کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) پنجاب بھر میں 1.639 ملین ایکڑ رقبہ پر جنگلات موجود ہیں۔

(ب) سال 14-2013 کے دوران 28.76 ملین پودے لگائے گئے۔

(ج) صوبہ پنجاب میں 1.639 ملین ایکڑ رقبہ پر جنگلات موجود ہیں جن کی علاقہ وار تفصیل درج ذیل ہے:

پہاڑی جنگلات 0.171 ملین ایکڑ (بمقام: مری کہوٹہ ضلع راولپنڈی کے پہاڑی جنگلات)، نیم پہاڑی جنگلات / جھاڑی دار جنگلات 0.635 ملین ایکڑ (بمقام: راولپنڈی، اٹک، چکوال، جہلم،

خوشاب اور ڈی جی خان کے پہاڑوں کے نچلی سطح کے جنگلات)، آبپاری ذخیرہ جات / جنگلات 0.371 ملین ایکڑ (صوبہ بھر کے میدانی سیرابی علاقہ جات)، دریائی جنگلات / بیلہ جات 0.144 ملین ایکڑ (دریائے راوی، جہلم، سندھ اور چناب کے کنارہ جات کے جنگلات)، رینج لینڈ / چراگاہیں 0.138 ملین ایکڑ (تھل، لیہ، بھکر، چولستان، بہاولپور، بہاولنگر اور رحیم یار خان)

علاوہ ازیں صوبہ بھر میں قطاروں میں جنگلات نہروں کے کنارے 32640 کلو میٹر، سڑکات کے کنارے 11680 کلو میٹر، ریلوے لائنوں کے کنارے 2987 کلو میٹر پر پائے جاتے ہیں۔ان جنگلات کی شرح کا تناسب کل رقبہ کا تقریباً 3.1 فیصد ہے۔

محکمہ جنگلات نے درختوں کی حفاظت کے لئے فارسٹر اور فارسٹ گارڈ تعینات کئے ہوئے ہیں جو کہ درختوں کی حفاظت کے لئے روزانہ اپنے اپنے ایریا میں گشت کرتے ہیں۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: شجرکاری سے متعلقہ تفصیلات

892: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی نہروں، راجباہوں کے کناروں سے تمام پرانے درخت کاٹ لئے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی نہروں، راجباہوں اور سیم نالوں کے کناروں پر شجرکاری کی وسیع گنجائش موجود ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ ان جگہوں پر شجرکاری کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک شجرکاری کر دی جائے گی؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) کافی حد تک درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی نہروں اور راجباہوں کے کناروں سے تمام پرانے درخت کاٹ لئے گئے ہیں کیونکہ شیشم ڈائی بیک بیماری کی وجہ سے شیشم کی فصل کو بہت زیادہ نقصان ہوا تھا جس کی وجہ سے درخت خشک ہو گئے لہٰذا ان کو نیلام کر دیا گیا اور ریونیو گورنمنٹ کے خزانے میں جمع کروا دیا گیا اور جو درختان بڑے سائز کے چوری ہوئے ان کی بابت قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی جس میں ایف آئی آرز کا اندراج فارسٹ ایکٹ

1927 کے مطابق کارروائی عمل میں لاتے ہوئے کیس عدالتوں میں پراسیکیوشن کے لئے بھیجے گئے ہیں اور جرمانے عائد کئے گئے ہیں اور جو ملازمین ملوث پائے گئے ہیں ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی نہروں راجباہوں کے کناروں پر شجرکاری کی وسیع گنجائش موجود ہے۔

(ج) نہروں اور راجباہوں کا علیحدہ فارسٹری ونگ بنایا جارہا ہے جو کہ محکمہ انہار کے ماتحت کام کرے گا جس کے لئے تمام ضروری کارروائی مکمل کی جارہی ہے۔ فارسٹری ونگ کی تشکیل کے بعد ان انہار پر شجرکاری کے لئے عملی اقدامات اٹھائے جائیں گے۔

ضلع ملتان میں محکمہ جنگلات کی زمین اور اس پر ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

899: **ملک محمد علی کھوکھر**: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ملتان میں محکمہ جنگلات اور اس کے تحت دیگر اداروں کا کتنا رقبہ کس کس جگہ پر ہے، کتنا رقبہ محکمہ کے پاس ہے اور کتنے رقبہ پر مختلف لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے؟

(ب) محکمہ جنگلات کی اراضی کس کس مقصد کے لئے استعمال کی جارہی ہے؟

(ج) سال 14۔2013 اور 15۔2014 کے دوران کتنی رقم محکمہ جنگلات نے شجرکاری پر خرچ کی اور کہاں کہاں پودے کس کس قسم کے لگائے؟

(د) موضع سندھیلہ (ملتان) میں محکمہ کا کتنا رقبہ ہے، کتنے رقبہ پر جنگلات ہے اور کتنا رقبہ بنجر اور غیر آباد ہے، کتنے رقبہ پر کون کون کب سے ناجائز قابض ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس ضلع کا جو رقبہ ناجائز قابضین کے پاس ہے وہ واگزار کروا کر اس پر شجرکاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(و) اس ضلع سے محکمہ کو سال 14۔2013 اور 15۔2014 کے دوران کتنی آمدن کس کس مد سے ہوئی ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) صوبائی محکمہ جنگلات کے پاس ضلع ملتان میں اگرچہ اپنا کوئی رقبہ نہ ہے تاہم نہروں کے ساتھ سرکاری خالی رقبہ شجر کاری کے لئے محکمہ جنگلات کو دیا گیا ہے جس پر کوئی قابل ذکر ناجائز تجاوزات نہ ہے۔

(ب) صوبائی محکمہ جنگلات کی اراضی صرف شجر کاری کے لئے استعمال کی جارہی ہے۔

(ج) صوبائی محکمہ جنگلات ضلع ملتان میں سال 14-2013 میں ضلع ملتان میں انہار کے کنارے شجر کاری کی گئی ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔تاہم سال 15-2014 میں کوئی شجر کاری نہ کی گئی ہے۔

سال	نام نہر	برجی نمبر	تعداد پودہ جات	قسم	کل خرچہ
2013-14	شجاع آباد برانچ	163-95/R	8000	کیکر	505200/-روپے

(د) موضع سندھیلہ میں محکمہ جنگلات کا رقبہ نہ ہے۔

(ہ) محکمہ جنگلات کا ضلع ملتان میں رقبہ نہ ہے۔

(و) صوبائی محکمہ جنگلات ضلع ملتان کو سال 14-2013 اور 15-2014 کے دوران جو آمدن ہوئی ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	نیلامی درختان	وصولی جرمانہ	کل آمدن
2013-14	9457828/-روپے	1167530/-روپے	10625358/-روپے
2014-15	16078728/-روپے	1577172/-روپے	17655900/-روپے

ڈیرہ غازی خان اور دیگر اضلاع میں محکمہ جنگلات کے رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

900: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مظفر گڑھ، لیہ اور ڈیرہ غازی خان میں محکمہ جنگلات کا رقبہ کتنا ہے اور کس کس جگہ ہے، کتنے رقبے پر جنگل ہے اور کتنا رقبہ غیر آباد کہاں کہاں ہے، کتنے رقبہ پر خودرو جڑی بوٹیاں ہیں؟

(ب) اس ضلع میں سال 14۔2013 اور سال 15۔2014 کے دوران کتنی رقم شجر کاری پر خرچ کی گئی اور کس کس جگہ ان سالوں میں کتنے درخت یا پودے لگائے گئے؟

(ج) ان اضلاع میں ان دو سالوں کے دوران کتنی آمدن محکمہ جنگلات کو کس کس مد سے ہوئی؟

(د) ان دو سالوں کے دوران ان اضلاع سے کتنی لکڑی فروخت کی گئی؟

(ہ) ان دو سالوں کے دوران کتنی لکڑی چوری ہوئی؟

(و) ان اضلاع میں کتنے سرکاری ملازم تعینات ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) ڈیرہ غازی خان، مظفر گڑھ اور لیہ فارسٹ ڈویژن کے رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام فارسٹ ڈویژن	کل رقبہ (ایکڑ)	جس جس جگہ واقع ہے	غیر آباد رقبہ، جڑی بوٹیاں (ایکڑ)	رقبہ پر جنگل موجود ہے (ایکڑ)
1	مظفر گڑھ	96011	مظفر گڑھ، علی پور، جتوئی اور کوٹ ادو رینج	87080	8931
2	لیہ	27145	لیہ، ماچھو، عنائت، راجن شاہ شلٹر بیلٹ، فتح پور رینج	19215	7930
3	ڈیرہ غازی خان	18454	ڈیرہ غازی خان و تونسہ میں واقع ہیں۔	14790	3664
	کل میزان	141610		121085	20525

(ب) دوران سال 14-2013 اور 15-2014 میں شجرکاری پر خرچ و پودا جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام فارسٹ ڈویژن	سال 14-2013 خرچ شدہ رقم (روپے)	سال 15-2014 (خرچ شدہ رقم) (روپے)
1	مظفر گڑھ	4869000	1360000
2	لیہ	8286000	1264600
3	ڈیرہ غازی خان	728633	1264650
	کل میزان	13883633	3889250

ii) جن جنگلوں میں پودے لگائے گئے:

		2013-14		2014-15	
	نام ڈویژن	نام جنگل	پودے (تعداد)	نام جنگل	پودے (تعداد)
1	مظفر گڑھ	خان پور، بیٹ میر ہزار خان، سونی،	201102	چھینہ ملانہ	58080
2	لیہ	ماچھو، عنائت، راجن شاہ	257004	راجن شاہ	54450
3	ڈیرہ غازی خان	پتی میر میرانی	21780	رکھ ترمن	54450
	کل میزان		479886		166980

(ج) دوران سال 2013-14 اور 2014-15 میں ہونے والی آمدنی کی مد کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ڈویژن	2013-14 کل آمدن روپے	2013-14 آمدن نیلام درختان (روپے)	2013-14 آمدن ودیگر ذرائع روپے	2014-15 کل آمدن روپے	2014-15 آمدن نیلام درختان روپے	2014-15 آمدن دیگر ذرائع روپے
	مظفر گڑھ	12239920	9171107	3068813	4688853	41678827	5209756
	لیہ	198696308	193141025	5555283	57650673	52613701	5036972
	ڈیرغازی خان	6944091	5475912	1468179	3342467	1615576	1726891
	کل میزان	217880319	207788044	10092275	107881723	95908104	11973619

(د) دوران سال 2013-14 اور 2014-15 میں لکڑی فروخت کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ڈویژن	2013-14 تعداد درختان فروخت شدہ: درخت	2013-14 تعداد درختان فروخت شدہ: شیشم یونٹ	2014-15 تعداد درختان فروخت شدہ: درخت	2014-15 تعداد درختان فروخت شدہ: شیشم یونٹ
1	مظفر گڑھ	598	225663	2903	90656
2	لیہ	11948	381056	4367	101767
3	ڈیرہ غازی خان	602	17651	63	1536
کل میزان		13148	624370	7333	193959

(ہ) دوران سال 2013-14 اور 2014-15 میں چوری ہونے والی لکڑی کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ڈویژن	2013-14 تعداد درختان	2014-15 تعداد درختان
1	مظفر گڑھ	1081	1441
2	لیہ	964	657
3	ڈیرہ غازی خان	194	20
	کل میزان	2239	2118

(و) تعداد ملازمین حاضر سروس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام ڈویژن	تعداد ملازمین حاضر سروس
مظفر گڑھ	157
لیہ	113
ڈیرہ غازی خان	89
کل میزان	359

راولپنڈی میں جنگلات سے چوری ہونے والی لکڑی کی تفصیلات

993: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال14-2013 میں ضلع راولپنڈی میں واقع جنگلات سے کتنی مالیت کی لکڑی چوری ہوئی، تفصیلات فراہم کریں؟

(ب) سال14-2013 ضلع راولپنڈی میں لکڑی کی چوری کے کتنے مقدمات درج ہوئے، تفصیلات فراہم کریں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) ضلع راولپنڈی میں دوران سال13-2012اور دوران سال14-2013 میں لکڑی چوری کے جو واقعات رونما ہوئے ہیں جملہ ملزمان سے فارسٹ ایکٹ کے مطابق عوضانہ اور قیمت مال وصول کیا گیا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	تعداد واقعات لکڑی چوری	مالیت (وصولی عوضانہ وقیمت مال بابت نقصان جنگل)
2012-13	937	5796705/-
2013-14	1053	6402925/-
میزان	1990	12199630/-

(ب) مروجہ قوانین جنگلات کے تحت اگر نقصان جنگل کا کوئی واقع رونما ہوتا ہے تو ملزم سے جرمانہ / قیمت مال کی ادائیگی کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ ادائیگی جرمانہ وقیمت مال کی صورت میں کیس compound کر کے فائل کیا جاتا ہے۔ ملزمان کی انکاری کی صورت میں ملزمان کے خلاف قانونی کارروائی کے لئے مقدمات (ایف آئی آرز) درج کروائی جاتی ہے۔ دوران سال 13-2012 تعدادی 11 عدد اور دوران سال14-2013 تعدادی8 عدد کل19 عدد مقدمات (ایف آئی آرز) مختلف ملزمان کے خلاف درج کروائی گئی ہیں جو کہ مختلف عدالتوں / تھانوں میں زیر سماعت ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	تعداد ایف آئی آرز	مالیت قیمت مال
2012-13	11	2066175/-
2013-14	08	985490/-
میزان	19	3051665/-

لاہور: نہروں، راجباہوں کے کناروں پر شجر کاری مہم سے متعلقہ تفصیلات

1049: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں نہروں، راجباہوں (مائنز) اور سیم نالوں کے کناروں پر شجر کاری کی وسیع گنجائش موجود ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان جگہوں پر شجر کاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع لاہور کی نہروں، راجباہوں (مائنز) کے کناروں پر شجر کاری کی وسیع گنجائش موجود ہے۔

(ب) نہروں اور راجباہوں کا علیٰحدہ فارسٹری ونگ بنایا جا رہا ہے۔ جو کہ محکمہ انہار کے ماتحت کام کرے گا جس کے لئے تمام ضروری کارروائی مکمل کی جا رہی ہے۔ فارسٹری ونگ کی تشکیل کے بعد ان انہار پر شجر کاری کے لئے عملی اقدامات اٹھائے جائیں گے۔

ضلع لاہور میں محکمہ جنگلات کے پارک سے متعلقہ تفصیلات

1050: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ جنگلات کے کتنے پارک ہیں؟

(ب) ان پارکوں کی دیکھ بھال پر مامور ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) کیا یہ ملازمین محکمہ کے مستقل ملازم ہیں یا عارضی بنیاد پر بھرتی کئے گئے ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ جنگلات کا ایک ہی پارک ہے جس کا نام جلو فارسٹ پارک ہے۔

(ب) جلو فارسٹ پارک کی دیکھ بھال کے لئے ملازمین کی تعداد 33 ہے۔

(ج) ان ملازمین میں سے 33 مستقل ہیں۔اور پارک کی صفائی ستھرائی، لان موئینگ اور دیگر کاموں کے لئے روزانہ کی بنیاد (Daily Wages) پر 55-45 ملازمین ضرورت کے مطابق رکھے جاتے ہیں۔

لاہور میں لکڑی چوری کے مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

1051: ڈاکٹر مراد راس: کیاوزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں سال2013تا2015 محکمہ جنگلات میں لکڑی چوری کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ب) ان مقدمات میں محکمہ کے کون کون سے ملازمین ملوث پائے گئے اوران کے خلاف کارروائی کی تفصیلات سے معززایوان کوآگاہ کیا جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(جناب محمد آصف ملک):

(الف) ضلع لاہور میں سال2013تا2015 میں لکڑی چوری کے مقدمات نہ ہیں تاہم محکمانہ عوضانہ جو13 ملزمان سے مبلغ -/1,18,200 روپے کی رقم وصول کی گئی ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں لکڑی چوری کے مقدمات میں کوئی ملازم ملوث نہ ہے۔

گجرات: محکمہ جنگلات کے پارک سے متعلقہ تفصیلات

1087: محترمہ خدیجہ عمر: کیاوزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ جنگلات کے کتنے پارک کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان پارکوں کی دیکھ بھال پر مامور ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) کیا یہ ملازمین محکمہ کے مستقل ملازم ہیں یا عارضی بنیاد پر بھرتی کئے گئے ہیں، تفصیلات فراہم کریں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ جنگلات رینج مینجمنٹ ڈویژن چکوال کا صرف ایک پارک واقع ہے جو کہ جی ٹی روڈ کھاریاں (سرائے عالمگیر) سے تقریباً 2 کلو میٹر دائیں جانب سرکاری جنگل پبی میں واقع ہے۔

(ب) اس پارک کی دیکھ بھال کے لئے روزانہ کی اجرت پر ایک آدمی مامور ہے۔

(ج) اس پارک کی دیکھ بھال کے لئے مستقل / عارضی ملازم نہ ہے جبکہ روزانہ کی اجرت کی بنیاد پر ایک آدمی مامور ہے۔

ڈسکہ میں محکمہ جنگلات کی طرف سے لگائے پودوں کی تفصیلات

1154: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

حلقہ پی پی-130 ڈسکہ میں محکمہ جنگلات نے سال 14-2013 اور 15-2014 میں کل کتنے پودے لگائے گئے ہیں، مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

محکمہ جنگلات سیالکوٹ فارسٹ ڈویژن نے حلقہ پی پی-130 ڈسکہ میں درج ذیل پودہ جات لگائے ہیں:

سال 14-2013

1۔ نانو کی جنگل میں 3630 پودہ جات پانچ ایکڑ میں لگائے ہیں جس میں سفیدہ کونو اور جامن شامل ہیں اور شرح کامیابی 100 فیصد ہے۔

2۔ گوجرانوالہ، سیالکوٹ روڈ 30 ایونیو میل کلو میٹر نمبر 30 تا 37 ہر دو جانب پر 15000 پودہ جات لگائے گئے ہیں جس میں سفیدہ کونو اور جامن شامل ہیں اور شرح کامیابی 80 تا 90 فیصد ہے۔

سال 15-2014

3۔ نانو کی میں سید مدثر حسین شاہ ولد محمد طفیل سکنہ اوٹھیاں کے رقبہ پر ایک ایکڑ میں 435 پودہ جات لگائے گئے ہیں جس میں سفیدہ کونو اور جامن شامل ہیں اور شرح کامیابی 100 فیصد ہے۔

4۔ اوٹھیاں میں عمر فاروق ولد محمد اشرف سکنہ نانو کی کے رقبہ 5 ایکڑ پر 2175 پودہ جات لگائے گئے ہیں جس میں سفیدہ کونو اور جامن شامل ہیں اور شرح کامیابی 100 فیصد ہے۔

نارووال: جنگلات کے رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

1171: جناب منان خان: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع نارووال میں محکمہ جنگلات کا رقبہ کتنا ہے اور کہاں کہاں واقع ہے؟

(ب) بارڈر ایریا میں جو درخت خود بخود یا موسمی اثرات کی وجہ سے گر جاتے ہیں اس کی مندرجہ ذیل کیٹیگری میں کیا حکمت عملی وضع کی گئی ہے؟

(i) سرکاری رقبہ میں گرنے والے درخت۔

(ii) نجی مالک کی زمین میں گرنے والے درخت۔

(iii) رینجرز کی مداخلت کی پالیسی بیان کی جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) محکمہ جنگلات کا ضلع نارووال میں کل رقبہ 12448 ایکڑ ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

I۔ محکمہ جنگلات کے رقبہ جات میں درختان گرنے کی صورت میں ان کی لسٹ مرتب کرنے کے بعد بارڈر ملٹری فورس سے این او سی حاصل کرنے کے بعد ان کو سرکاری طور پر نیلام عام کے تحت فروخت کر دیا جاتا ہے۔

II۔ نجی مالکان کی زمین میں گرنے والے درختان مالکان بارڈر ملٹری فورس سے این او سی حاصل کرنے کے بعد فروخت کر دیتے ہیں۔

III۔ آٹھ کلومیٹر بارڈر کی حدود کے اندر درختان کے کاٹنے سے قبل بارڈر ملٹری فورس اور ریگولر فورس سے اجازت لینا ضروری ہے۔

نہر اپر جہلم کے کناروں کو پختہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1249: میاں طارق محمود: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نہر اپر جہلم کے کھوکھرہ سے کنجاہ ضلع گجرات تک کے کنارے پختہ کرنے کی ضرورت ہے کیا محکمہ آبپاشی نے اس نہر کے کناروں کو پختہ کرنے کی سکیم تیار کی ہے جس سے نہر کی بہتری ہو سکے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس نہر کے ریسٹ ہاؤس(1) کراڑیوالہ، ریسٹ ہاؤس دھوپ سڑی اور ریسٹ ہاؤس پوڑانوالہ میں محکمہ کا عملہ رہتا ہے اگر نہیں تو کیا حکومت ان ریسٹ ہاؤسز اور ملازمین کے رہائشی کوارٹروں کو درست کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) نہر اپر جہلم کھوکھرہ سے نُنجاہ ضلع گجرات جہلم ڈویژن یو جے سی جہلم میں ہے۔ نہر اپر جہلم کو پختہ کرنے کے لئے Feasibility for Remodeling of Upper Jhelum Canal پر کنسلٹنٹ میسرز برقاب نے تجاویز دینے اور PC-I تیار کرنے کے لئے کام شروع کر دیا ہے۔ Feasibility Study مکمل ہونے بعد جونہی باضابطہ منظوری ہوئی تو کام شروع کر دیا جائے گا۔ تاہم کمزور کناروں کو مضبوط کر دیا جائے گا جس کی لاگت 4.1 ملین ہے اور جون 2016 تک کام مکمل ہو جائے گا۔

(ب) کراڑیوالہ ریسٹ ہاؤس کی بلڈنگ قابل مرمت ہے اور فنڈز کی کمی کی وجہ سے مرمت نہیں ہو سکا۔ کوارٹروں کی حالت بھی قابل مرمت ہے۔ ریسٹ ہاؤس کو اس سال سالانہ مرمت کروانے کا ارادہ ہے۔ پوڑانوالہ ریسٹ ہاؤس کی بلڈنگ کی حالت خستہ حال ہے اور کوارٹرز بھی گرے ہوئے ہیں۔ ریماڈلنگ کے وقت اِس ریسٹ ہاؤس کو مکمل بحال کرنے کا ارادہ ہے۔ دھوپ سڑی نام کا کوئی ریسٹ ہاؤس نہ ہے۔ تاہم اس علاقہ میں چکوڑی ریسٹ ہاؤس ہے جو کہ خستہ حال ہے قابلِ مرمت نہ ہے۔

گجرات: بھاؤڈرین ڈنگہ کی سٹون پیچنگ سے متعلقہ تفصیلات

1253: میاں طارق محمود: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات پی پی۔113 بھاؤڈرین ڈنگہ شہر کی سٹون پیچنگ کا کام کب شروع ہوا اور کب تک مکمل ہو جائے گا اس کام پر کتنی لاگت آچکی ہے؟

(ب) کیا اس پر کام جاری ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں اس کا کام کب تک مکمل ہو گا؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) بھاؤ ڈرین کی سٹون پیچنگ کا کام مالی سال15۔2014 میں شروع ہوا۔اس کام کے ٹینڈر مورخہ 10.03.2015 کو ہوئے acceptance مورخہ 24.03.2015 کو جاری ہوئی۔ دوران سال15۔2014 میں10.958 ملین روپے خرچ ہوئے جس سے 29 فیصد کام مکمل ہوا۔اب اس سال ماہ اپریل میں26.863 ملین روپے فنڈز مختص کر دیئے گئے ہیں بقایا کام اسی مالی سال میں مکمل کر دیا جائے گا۔

(ب) کام موقع پر جاری ہے اور موجودہ مالی سال میں مکمل کر دیا جائے گا۔

گجرات:۔ڈویلپمنٹ سکیم 8۔آر سے متعلقہ تفصیلات

1254: میاں طارق محمود: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈویلپمنٹ سکیم 8آر حلقہ پی پی۔113 گجرات پر کام کب شروع ہوا کب مکمل ہوگا اس پر کتنی لاگت آئے گی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس منصوبہ پر کام معیاری نہیں ہو رہا ہے اگر ہاں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(ج) کام جو مقررمدت میں مکمل نہیں ہوا کیا حکومت اس کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے اور کام کو مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) اس سکیم کے کام کا آغاز رواں ماہ مئی2016 میں شروع ہو کر دسمبر 2016 تک مکمل ہو جائے گا اس کا تخمینہ لاگت 27.436 ملین ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔کیونکہ پہلے ٹھیکیدار کو 2015۔07۔04 کو کام الاٹ کیا گیا ٹھیکیدار نے 500 فٹ لمبائی میں مٹی کا کچھ کام کیا تھا لیکن کنکریٹ لائننگ (پختہ کام) کو ابھی شروع نہیں کیا تھا۔ کام نہ ہونے کی وجہ ٹھیکیدار کی بدنیتی ہے دوبارہ ٹینڈر کر کے موجودہ ٹھیکیدار کو 2016-06-02 کو کام الاٹ کیا گیا ہے جو کہ ابھی ابتدائی مراحل میں ہے۔ نہر کی تعمیر کا کام NESPAK Consultants کی زیر نگرانی ہو رہا ہے۔

(ج) کام نہ شروع کرنے پر محکمہ کے مجاز افسر ایکسیئن گجرات کی طرف سے ٹھیکیدار کو 16.02.2016 کو فائنل نوٹس دیا گیا جس کے بعد مورخہ 09.04.2016 کو ٹھیکیدار کی زر ضمانت ضبط کر کے ٹھیکہ منسوخ کر دیا گیا ہے۔ دوبارہ ٹینڈر مورخہ 11.05.2016 کو ہو چکے ہیں۔ یہ کام دسمبر 2016 تک مکمل ہو جائے گا۔

ضلع ننکانہ میں لکڑی چوری کے مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

1289: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں سال 15-2014 میں لکڑی چوری کے کتنے مقدمات درج ہوئے۔

(ب) ان مقدمات میں محکمہ ہذا کے کتنے اور کون کون سے ملازمین ملوث پائے گئے اور ان ملازمین کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

(ج) لکڑی چوری کی جو ایف آئی آر 15-2014 میں درج ہوئی ان لکڑی چوروں سے کتنی مالیت کی ریکوری کی گئی؟

(د) ضلع ننکانہ میں محکمہ جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری کے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں۔

(ہ) سال 2015 میں اس ضلع میں کتنے درخت لگائے گئے اور ان پر کتنی لاگت آئی؟

(و) اس ضلع میں ورک چارج پر کتنے ملازم کہاں کام کر رہے ہیں اور ان کو ورک چارج پر رکھنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں سال 15-2014 میں لکڑی چوری کے 40 مقدمات درج ہوئے۔ اور اُن سے قانون کے مطابق جرمانے وصول کئے جن کی تفصیل لف ہذا ہے۔

(ب) محکمہ جنگلات کے جو ملازمین لکڑی چوری میں ملوث پائے گئے اُن کے خلاف محکمانہ کارروائی کی گئی جن کی تفصیل لف ہذا ہے جس میں ملازمین کو ریکوری ڈالنے کے علاوہ دیگر سزائیں بھی دی گئی ہیں۔

(ج) لکڑی چوری کی تین عدد ایف آئی آر مالیت -/1,73,200 روپے درج ہوئیں جو ابھی تک عدالت میں زیر سماعت ہیں۔

(د) محکمہ جنگلات

امین جنگلات احمد پور شاہ کوٹ روڈ، دھوپ سڑی چوک، احمد پور۔

امین جنگلات ننکانہ صاحب، عمر پارک ہاؤسنگ سکیم، ننکانہ صاحب۔

ڈسٹرکٹ آفیسر فارسٹ ننکانہ صاحب، عمر پارک ہاؤسنگ سکیم، ننکانہ صاحب۔

محکمہ جنگلی حیات

ضلع ننکانہ صاحب میں ڈسٹرکٹ وائلڈ لائف آفیسر کا دفتر مکان نمبر 183/Z ہاؤسنگ کالونی محکمہ اوقاف میں واقع ہے۔

محکمہ ماہی پروری

ضلع ننکانہ صاحب میں محکمہ ماہی پروری (پراونشل) کے زیر انتظام کوئی دفتر واقع نہ ہے تاہم ضلعی حکومت کے زیر انتظام ڈسٹرکٹ آفیسر فشریز کا ایک دفتر ہے جو Y-266 ہاؤسنگ کالونی ننکانہ صاحب میں واقع ہے۔

(ہ) سال 2015 میں کوئی درخت نہ لگایا گیا ہے۔

(و) اس ضلع میں محکمہ جنگلات کا کوئی ورک چارج ملازم نہ ہے۔

اس ضلع میں محکمہ ماہی پروری کے زیر انتظام کوئی ملازم ورک چارج پر نہ ہے۔

لال سوہانرا پارک بہاولپور کے بارے میں تفصیلات

1302: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لال سوہانرا نیشنل پارک بہاولپور کے لئے کل کتنا رقبہ الاٹ ہے، کتنے رقبہ پر ناجائز قبضہ کب سے ہے کتنے رقبہ پر درخت لگائے گئے ہیں اور کتنا رقبہ خالی ہے جھیل کتنے رقبہ پر ہے اور اس میں پانی فراہم کرنے کا کیا انتظام ہے؟

(ب) اس پارک میں کتنے کالے ہرن رکھے گئے تھے اور کب فراہم کئے گئے، اس وقت ان ہرنوں کی تعداد کتنی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) لال سوہانرا نیشنل پارک بہاولپور کا کل رقبہ 162568 ایکڑ رقبہ الاٹ ہے۔ اس پر کوئی بھی ناجائز قبضہ نہ ہے۔ 18876 ایکڑ رقبہ پر درخت لگائے گئے ہیں جبکہ 138912 ایکڑ رقبہ پر

قدرتی جنگلات موجود ہیں۔ کوئی رقبہ خالی نہ ہے۔ 4780 ایکڑ رقبہ جھیل کے لئے مختص کیا گیا ہے۔ اس میں پانی فراہم کرنے کا انتظام نہر ڈیزرٹ برانچ RD-30/R ہے۔

(ب)

آغاز تعداد ہرن 1972 از قیام نیشنل پارک	19
مزید آمد تعداد ہرن 1988	18
جتنے بچے پیدا ہوئے Up to 31-03-116	2060
ٹوٹل:	2097
جتنے ہرن فروخت ہوئے	300
تعداد ہرن جو مختلف ادراہ جات / محکمہ جات کو ٹرانسفر ہوئے۔	176
جو ہرن ٹرافی، ہنٹنگ کے لئے محکمہ وائلڈ لائف کو دیئے گئے۔	114
جو ہرن طبعی موت مرے۔	1109
جو ہرن چوری ہوئے FIR درج ہوئی اور ریکوری ڈالی گئی۔	13

موجودہ سٹاک پوزیشن up to 31-03-2016 اس وقت کالے ہرنوں کی کل تعداد 385 ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ایریا	نر	مادہ	بچے	کل تعداد
1	RD-25	151	131	66	348
2	RD-65	11	20	6	37
	ٹوٹل	162	151	72	385

بہاولپور: سمہ سٹہ جنگلات کے بارے میں تفصیلات

1303: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور شہر کے ساتھ محکمہ جنگلات کا ذخیرہ سمہ سٹہ کتنے رقبہ پر قائم ہے، کتنے رقبہ پر درخت لگائے گئے ہیں اور کتنا رقبہ خالی پڑا ہے نیز کتنے رقبہ پر ناجائز قابضین کب سے ہیں؟

(ب) یکم جنوری 2013 سے سال وار اس ذخیرہ میں کتنے درخت لگائے گئے اور 31۔ دسمبر 2015 تک کتنے بڑے درخت کن اقسام کے موجود تھے مالی سال 14-2013 میں کتنی لکڑی اور درخت چوری ہوئے کتنے پرچے تھانہ میں درج ہوئے اور کتنے سرکاری اہلکار ملوث پائے گئے اور ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(جناب محمد آصف ملک):

(الف) بہاولپور شہر کے ساتھ محکمہ جنگلات کے ذخیرہ کا کل رقبہ 1370.26 ایکڑ ہے۔ جس میں 971.26 ایکڑ رقبہ پر درخت لگے ہوئے ہیں اور 399.00 ایکڑ رقبہ خالی ہے۔ تمام رقبہ محکمہ جنگلات کے زیر قبضہ ہے اور کوئی ناجائز قابضین نہ ہیں۔

(ب) مالی سال13۔2012 میں ذخیرہ بہاولپور کے کھیت نمبر 7 میں 10500 عدد درخت اور کھیت نمبر 15 میں 17424 عدد درخت لگائے گئے۔ مالی سال14۔2013 میں کوئی درخت نہ لگائے گئے ہیں۔ سال15۔2014 میں کھیت نمبر 17 میں 31218 عدد درخت لگائے گئے۔ اس رقبہ کی کامیابی کا تناسب 80-85 فیصد ہے۔ قسم پوداجات میں سفیدہ، کیکر، شیشم، سنبل، فراش اور بیری ہیں۔

31۔دسمبر 2015 تک تعداد درختان موجود کے بارے میں تحریر ہے کہ ذخیرہ کی صورت میں درختان کی گنتی کرنا ممکن نہ ہے۔ پوداجات از قسم سفیدہ، کیکر، جنڈ، بیری، سنبل، مسکٹ موجود ہیں اور چھوٹے بڑے 39380 سے زائد درختان کا تخمینہ ہے۔ جنگل میں بڑے درختان کا تناسب فی ایکڑ 25 سے 50 فیصد تک ہے جن کی عمر 4 سے 28 سال تک ہے۔

مالی سال14۔2013 میں 111 عدد درختاں مالیتی -/147700 روپے چوری ہوئے جن میں سے 90 درختان مالیتی -/109000 روپے کے تعدادی 9 کیس بغرض سماعت عدالت چالان ہوئے اور 18 عدد درختان کا ملزمان سے عوضانہ مبلغ -/27080 روپے وصول کیا گیا جبکہ تین عدد درختان مالیتی -/12920 روپے کی بابت اہلکاران کے خلاف کارروائی کی گئی۔ پرچہ پولیس درج نہ ہوا ہے البتہ پولیس کی رپٹ ہائے تعدادی پانچ درج ہوئیں۔ دو سرکاری اہلکاران مسٹر عبدالخالق بلاک آفیسر اور مسٹر مظہر عباس فارسٹ گارڈ ملوث پائے گئے اور ان اہلکاران کو نوٹس اظہار وجوہ جاری کیا گیا جو کہ ابھی process میں ہے۔ نوٹس اظہار وجوہ کا جلد فیصلہ کر دیا جائے گا۔

گوجرانوالہ: قلعہ میاں سنگھ مائنر میں پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

1386: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قلعہ میاں سنگھ مائنر گوجرانوالہ شہر کے اندر سے گزرتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ قلعہ میاں سنگھ مائنر میں عرصہ دراز سے صاف نہری پانی کی بجائے سیوریج کا گندا پانی ڈالا جا رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال16۔2015 میں واسا گوجرانوالہ نے شہر سے گندگی ختم کرنے کی غرض سے اس مائنر کو پختہ کرنے کی تحریری طور پر درخواست کی تھی جسے محکمہ آبپاشی نے یہ کہہ کر مسترد کر دیا تھا کہ محکمہ مذکورہ مائنر میں صاف نہری پانی چھوڑنا چاہتا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ کب تک مذکورہ مائنر میں صاف نہری پانی چھوڑنے کا ارادہ رکھتا ہے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔ تاہم اب WASA نے سیوریج کے پانی کے لئے علیحدہ سکیم پر کام شروع کر دیا ہے۔

(ج) WASA گوجرانوالہ نے 16-2015 میں محکمہ کو قلعہ میاں سنگھ مائنر کو drain میں تبدیل کرنے کی درخواست دی تھی۔ چونکہ قلعہ میں سنگھ مائنر سے 9366 ایکڑ زرعی رقبہ کاشت ہوتا ہے، اس مائنر پر 28 عدد outlets (موگا جات) ہیں اور اس مائنر کو ڈرین میں تبدیل کرنے سے کثیر زرعی رقبہ متاثر ہونا تھا اس لئے محکمہ نے WASA کی درخواست مسترد کر دی تھی۔

(د) یہ درست ہے کہ محکمہ اس مائنر میں صاف پانی چھوڑنا چاہتا ہے کیونکہ سیوریج کا پانی آلودہ ہوتا ہے جو کہ فصلوں اور انسانوں کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ مذکورہ مائنر شہری آبادی میں سے گزرتا ہے۔ اس کے flow کو بہتر کرنے کے لئے اور tail تک پانی پہنچانے کے لئے محکمہ نے مائنر کو پختہ کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ جس پر کام جاری ہے۔ یہ منصوبہ 17-06-30 تک مکمل ہو جائے گا۔ منصوبہ مکمل ہونے پر مذکورہ مائنر میں صاف نہری پانی چھوڑ دیا جائے گا۔

گوجرانوالہ: راجباہ اور مائنرز سے متعلقہ تفصیلات

1387: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ میں محکمہ آبپاشی کے کون کون سے راجباہ اور مائنرز ہیں ان میں سے کون سے راجباہ اور مائنرز بند کر دیئے گئے ہیں؟

(ب) کون سے راجباہوں اور مائنرز کی لائننگ کر دی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مختلف جگہوں پر مذکورہ راجباہوں اور مائنرز سے کچھ لوگ پانی چوری کر لیتے ہیں جس کی وجہ سے ٹیل پر واقع رقبہ پوری طرح سیراب نہیں ہو پاتا؟

(د) مذکورہ راجباہوں اور مائنرز سے جنوری 2015 سے آج تک پانی چوری کے کتنے مقدمات درج ہوئے اور ان پر کیا کارروائی عمل میں لائی گئی معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) ڈسٹی بیوٹریز کی تفصیل:

ضلع گوجرانوالہ میں تلونڈی ڈسٹی بیوٹری، نورپور ڈسٹی بیوٹری، کامونکی ڈسٹی بیوٹری، ملوواله ڈسٹی بیوٹری، پکھی ڈسٹی بیوٹری، گلگتی ڈسٹی بیوٹری، سادھوکی ڈسٹی بیوٹری، چھانگا ڈسٹی بیوٹری، نڈھا ڈسٹی بیوٹری، دندیاں ڈسٹی بیوٹری، کالی ڈسٹی بیوٹری، گلوکی ڈسٹی بیوٹری، ہیچڑ ڈسٹی بیوٹری، نندی پور فیڈر شامل ہیں۔

مائنرز اور سب مائنرز کی تفصیل:

ترگڑی مائنر، رڑیالہ مائنر، قلعہ میاں سنگھ مائنر، گوبند پورہ مائنر، ارگن مائنر، جھاڑ مائنر، ابدال مائنر، فیروزوالہ مائنر، ماچھیکے مائنر، ایمن آباد مائنر، تولیکی مائنر، اناوہ مائنر، انتا مائنر، گلاب سنگھ مائنر، واہنڈو مائنر، ڈھولن مائنر، تمبولی مائنر، گھنیاں مائنر، آئمہ مائنر، مانگٹ مائنر، لدھے والہ سب مائنر، دھاریوال سب مائنر، موسیٰ سب مائنر، شیر گڑھ سب مائنر ہیں جبکہ شاہ پور ڈسٹی بیوٹری اور گوجرانوالہ ڈسٹی بیوٹری شہری آبادی کے پھیلاؤ اور زراعت نہ ہونے کی وجہ سے مکمل طور پر بند ہو چکی ہیں۔

(ب) دندیاں ڈسٹی بیوٹری اور ملوواله ڈسٹی بیوٹری پر سال 09-2008 میں کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ گلوکی ڈسٹی بیوٹری سادھوکی ڈسٹی بیوٹری، کامونکی ڈسٹی بیوٹری، نورپور ڈسٹی بیوٹری، گوبند پورہ مائنر، قلعہ میاں سنگھ مائنر، ڈھولن مائنر اور آئمہ مائنر کی لائننگ کی سکیموں پر کام جاری ہے۔

(ج) پانی چوری اِکا دُکا ہوتی رہتی ہے جس کی روک تھام کے لئے محکمہ پوری تندہی سے کام کر رہا ہے۔ چوری کے واقعات پر حسب ضابطہ کارروائی کی جاتی ہے اور ٹیل پر پانی کی صورتحال تسلی بخش ہے۔

(د) جنوری 2015 سے آج تک پانی چوری کے مقدمات کی تفصیل درج ذیل ہے:
جس پر متعلقہ تھانہ جات کارروائی عمل میں لارہے ہیں۔

پولیس کو بھجوائے گئے مقدمات	درج شدہ مقدمات	عائد کردہ تاوان
1728	1230	70.00 ملین روپے

سرگودھا: محکمہ آبپاشی کی سرکاری کالونی میں الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

1441: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سرگودھا میں محکمہ انہار کی کالونی میں کوارٹروں کی الاٹمنٹ کا کیا طریق کار ہے؟

(ب) کیا یہ رہائش گاہیں قواعد وضوابط کے تحت مستحق ملازمین کو الاٹ کی گئی ہیں اور ان کی سنیارٹی کو ملحوظ رکھا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس کالونی میں اس وقت کافی عرصہ سے ریٹائرڈ ملازمین رہائش پذیر ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کالونی میں بعض ایسے افراد رہائش پذیر ہیں جو اس محکمہ کے ملازم نہ ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ سینئر ملازمین کی بجائے جونیئر ملازمین کو الاٹمنٹ کی گئی ہے اس طرح سینئر ملازمین کی حق تلفی ہو رہی ہے، حکومت اس بابت کیا ایکشن لینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) چیف انجینئر اریگیشن زون سرگودھا نے سرکاری گھروں، کوارٹروں کی الاٹمنٹ کے لئے ایک خود مختار کمیٹی تشکیل دی ہوئی ہے جس کا چیئرمین ایکسیئن آپریشن اور ممبرز میں ایکسیئن سرگودھا اور ایڈمن آفیسر اریگیشن زون سرگودھا ہیں۔ الاٹمنٹ کمیٹی کی میٹنگ ہوتی ہے اور الاٹمنٹ کے لئے جتنی درخواستیں وصول ہوتی ہیں ان سب کو اس میٹنگ میں زیر غور لایا جاتا ہے اور اس کے بعد میرٹ کی بنیاد پر الاٹمنٹ آرڈر کئے جاتے ہیں۔

(ب) تمام درخواستیں الاٹمنٹ پالیسی 2010 کے تحت زیر غور لائی جاتی ہیں اور اس پر متفقہ طور پر الاٹمنٹ کی جاتی ہے۔

(ج) یہ درست ہے۔ کہ ریٹائرڈ ملازمین رہائش پذیر ہیں اور سرکاری کوارٹرز کو خالی کرنے کے لئے ان کو نوٹسز جاری کر دیئے گئے ہیں۔

(د) اس حد تک درست ہے کہ کچھ لوگ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے علاوہ دوسرے محکمہ جات سے رہائش پذیر ہیں جبکہ کوارٹرز اریگیشن ملازمین کے نام الاٹ ہیں اور ملازمین نے انہیں sublet کیا ہوا ہے جس پر کوارٹرز خالی کروانے کے لئے ان کو final legal notices زیر نمبری 2087 مورخہ 13.08.2016 جاری کئے گئے ہیں۔ ان کو مقررہ مدت اندریں پندرہ یوم خالی نہ کرنے کی صورت میں بہ امداد پولیس کوارٹر خالی کرانے کی کارروائی کی جائے گی۔

(ہ) یہ درست نہ ہے۔ جونیئر ملازمین کی الاٹمنٹ ان کی درجہ بندی کے مطابق کی گئی ہے اور کسی سینئر ملازم کی حق تلفی نہ ہو رہی ہے۔

سیالکوٹ: پی پی۔130 ڈسکہ بمبانوالہ سے متر انوالی سڑک پر پودے لگانے سے متعلقہ تفصیلات

1486: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔130 ڈسکہ ضلع سیالکوٹ سڑک ہیڈ بمبانوالہ سے متر انوالی اور بھاڈیوالہ براستہ طوطی چک پر گزشتہ دس سالوں میں ایک بھی درخت نہیں لگایا گیا؟

(ب) کیا محکمہ اس سال موسم برسات یا آئندہ سال موسم بہار میں اس سڑک کے دونوں اطراف پودے لگانے کا ارادہ رکھتا ہے، اگر تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) ہیڈ بمبانوالہ سے متر انوالی اور بھاڈیوالہ براستہ طوطی چک سڑک جو کہ خادم اعلیٰ پنجاب رورل پروگرام (KPRRP) فیز۔I میں شامل تھی لیکن پلانٹیشن کے لئے فنڈ مہیا نہیں کئے گئے ہیں جس کی وجہ سے اس سڑک پر پلانٹنگ نہیں کی گئی۔

(ب) جونہی پلانٹنگ کے لئے فنڈ مہیا کئے جائیں گے تو ان سڑک پر پلانٹنگ کر دی جائے گی۔

سیالکوٹ: ڈسکہ لودھے گاؤں سڑک پر درخت لگانے سے متعلقہ تفصیلات

1487: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسکہ سے لودھے گاؤں جانے والی سڑک پر دس سالوں سے ایک بھی درخت نہیں لگایا گیا؟

(ب) کیا محکمہ / حکومت سال موسم بہار، موسم برسات یا آئندہ سال موسم بہار میں اس سڑک کے دونوں طرف درخت لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

(الف) سڑک ڈسکہ سے لودھے جانے والی سڑک ضلعی حکومت محکمہ جنگلات کے کنٹرول میں ہے اور اس پر کوئی پلانٹنگ کی گئی ہے اور نہ ہی اس کا گورنمنٹ نے محکمہ کو کوئی فنڈ دیا ہے جونہی فنڈ ملے گا پلانٹنگ کر دی جائے گی۔

(ب) جونہی فنڈ ملے گا پلانٹنگ کر دی جائے گی۔

حلقہ پی پی۔130 ڈسکہ میں درخت لگانے سے متعلقہ تفصیلات

1488: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

پی پی۔130 ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں سال 16-2015 میں کتنے پودے / درخت کہاں کہاں لگائے گئے جگہ وار مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد آصف ملک):

پی پی۔130 ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں 16-2015 میں 9475 پودے لگائے گئے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہیں۔

1. گوجرانوالہ سیالکوٹ روڈ 5000 پودے لگائے۔
2. نانو کے جنگل 375 پودے لگائے۔
3. گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول چرغی ڈسکہ 700 پودے لگائے۔
4. گورنمنٹ گرلز C.M سکول چھانگا ڈسکہ 900 پودے لگائے۔

5. گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول اُٹھیاں ڈسکہ 900 پودے لگائے۔
6. گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول گلوٹیاں موڑ ڈسکہ 800 پودے لگائے۔
7. گورنمنٹ پرائمری ماڈل سکول مسلمانیاں ڈسکہ 800 پودے لگائے۔

کل = 9475

فیصل آباد آواگت ڈرین کی صفائی / کھدائی

1491: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) آواگت ڈرین (سیم نالہ) ضلع فیصل آباد کی کھدائی / صفائی آخری بار کب کتنے حصے کی کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس وقت مذکورہ ڈرین کی کھدائی اور صفائی کی اشد ضرورت ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ کئی سالوں سے مذکورہ سیم نالے میں مٹی بھر جانے کی وجہ سے پانی نالے سے باہر نکل کر نزدیکی فصلات وڈیرہ جات کو بھاری نقصان پہنچا رہا ہے اور اوور فلو کی وجہ سے نزدیکی اراضی کافی مقدار میں سیم و تھور کا شکار ہو رہی ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک مذکورہ نالے کی کھدائی / صفائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

(الف) آواگت ڈرین (سیم نالہ) کی آخری بار صفائی / کھدائی 2014 کو کروائی گئی اور یہ برجی نمبری 000+0 تا 000+30 تک کی گئی تھی۔

(ب) اس وقت مذکورہ ڈرین کی برجی نمبری 000+30 تا 000+159 تک کی صفائی ستھرائی اور کھدائی کی ضرورت ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ ڈرین کا پانی باہر نکل رہا ہے اور نہ ہی نزدیکی فصلات وڈیرہ جات کو نقصان پہنچا رہا ہے۔

(د) مذکورہ ڈرین 17-2016 کے ورک پلان میں شامل ہے اور اس کی کھدائی اور صفائی کا کام فنڈز کی دستیابی پر برجی نمبری 000+30 تا 000+159 کروایا جائے گا۔

ضلع سیالکوٹ میں محکمہ انہار کی رہائش گاہوں سے متعلقہ تفصیلات

1513: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

ضلع سیالکوٹ محکمہ انہار کی رہائش گاہیں محکمہ انہار کے آفیسر ز کے زیر استعمال ہیں یا کسی دیگر محکمہ کے افسران رہائش پذیر ہیں، اگر ایسا ہے تو کب سے، مکمل تفصیلات دی جائیں؟

وزیر آبپاشی (میاں یاور زمان):

ضلع سیالکوٹ میں محکمہ انہار کی دو ڈویژن ہیں پسرور لنک ڈویژن اور مرالہ ڈویژن یو سی سی ہیں جن میں آفیسر ز کی رہائش گاہوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ پسرور لنک ڈویژن میں آفیسر ز کی چار رہائش گاہیں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

i. رہائش گاہ پسرور لنک ڈویژن، سیالکوٹ جو کہ ایکسین کے زیر استعمال ہے۔

ii. رہائش گاہ سب ڈویژنل آفیسر، گورائیہ سب ڈویژن ڈسکہ جس میں سب ڈویژنل آفیسر خود رہائش پذیر ہیں۔

iii. رہائش گاہ سب ڈویژنل آفیسر ڈرینج سب ڈویژن ڈسکہ، یہ رہائش گاہ عرصہ دراز سے سول ججز ڈسکہ کے زیر استعمال چلی آرہی ہے۔ اس وقت تقریباً عرصہ ایک سال سے یہ رہائش گاہ جناب علی رضا، سول جج ڈسکہ کے زیر استعمال ہے۔

iv. رہائش گاہ سب ڈویژنل آفیسر، بدوملہی سب ڈویژن، جو کہ RD 220+212 Deg Rest House پر واقع ہے۔ یہ رہائش گاہ ناقابل استعمال ہے کیونکہ عرصہ دراز سے abandoned پڑی ہوئی ہے اس پر کوئی غیر قانونی قابض نہ ہے۔

2۔ مرالہ ڈویژن یو سی سی مرالہ میں بھی محکمہ انہار کے آفیسر ز کی تین رہائش گاہیں ہیں جو کہ محکمہ انہار کے آفیسر ز ہی کے زیر استعمال ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

i. ایکسیئن مرالہ ہیڈورکس

ii. ایس ڈی او مرالہ ہیڈورکس

iii. ڈپٹی کلیکٹر مرالہ ڈویژن

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جی، اب چودھری محمد اقبال مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ تحاریک پیش کریں۔

تحاریک استحقاق بابت سال14-2013اور16-2015کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحریک استحقاق نمبر12/2013، 20,31/2014اور 5,14,17,18,19,
20,22/2015اور 2,3,5,7,9,10,11,12,14,15,17,18,19,23,
24,26,28/2016 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں
پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحریک استحقاق نمبر12/2013، 20,31/2014اور 5,14,17,18,19,
20,22/2015اور 2,3,5,7,9,10,11,12,14,15,17,18,19,23,
24,26,28/2016 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں
پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اوراب سوال یہ ہے کہ:

"تحریک استحقاق نمبر12/2013، 20,31/2014اور 5,14,17,18,19,
20,22/2015اور 2,3,5,7,9,10,11,12,14,15,17,18,19,23,
24,26,28/2016 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں
پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب جناب امجد علی جاوید مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب ڈرگز2015، بلڈ ٹرانسفیوزن سیفٹی پنجاب 2016، امتناع شیشہ سموکنگ 2016اور میڈیسن سرجیکل آئٹمز کی خریداری میں بے ضابطگیوں اور بد عنوانی کے الزام کے معاملے کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"1. The Punjab Drugs (Amendment) Bill 2015. (Bill No. 39 of 2015)

2. The Punjab Blood Transfusion Safety Bill 2016. (Bill No. 27 of 2016)

3. The Punjab Prohibition of Shisha Smoking Bill 2014. (Bill No. 6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmad, MPA (PP-143)

4. Matter raised by Mian Mehmood-ul-Rasheed, MPA (Leader of Opposition) on a point of order, regarding allegation of corruption/irregularities in procurement of medicine/surgical items۔

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، آپ معزز ایوان کو تھوڑا سا بتا سکتے ہیں کہ آپ اس عرصے کے دوران کیا کرتے رہے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ان پر مسلسل میٹنگز ہوتی رہی ہیں جن میں deliberations ہوتی رہی ہیں جس کے بعد کچھ سفارشات کی گئی ہیں۔ Blood Transfusion پر کل بھی ہماری میٹنگ تھی لیکن کورم کی وجہ سے کل میٹنگ نہیں ہو سکی۔ ہم ان معاملات پر مسلسل کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، معزز ایوان سے پوچھتے ہیں کہ آپ کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں۔
یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"1. The Punjab Drugs (Amendment) Bill 2015. (Bill No. 39 of 2015)
2. The Punjab Blood Transfusion Safety Bill 2016 (Bill No. 27 of 2016)
3. The Punjab Prohibition of Shisha Smoking Bill 2014. (Bill No. 6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmad, MPA (PP-143)
4. Matter raised by Mian Mehmood-ul-Rasheed, MPA (Leader of Opposition) on a point of order, regarding allegation of corruption/irregularities in procurement of medicine/surgical items-

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"1. The Punjab Drugs (Amendment) Bill 2015. (Bill No. 39 of 2015)
2. The Punjab Blood Transfusion Safety Bill 2016. (Bill No. 27 of 2016)
3. The Punjab Prohibition of Shisha Smoking Bill 2014. (Bill No. 6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmad, MPA (PP-143)
4. Matter raised by Mian Mehmood-ul-Rasheed, MPA (Leader of Opposition) on a point of order, regarding allegation of corruption/irregularities in procurement of medicine/surgical items-

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی
میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، رانا منوّر حسین المعروف رانا منوّر غوث خان، مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک التوائے کار بابت سال 15-2014 اور نشان زدہ سوال نمبر 6257 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

رانا منوّر حسین المعروف رانا منوّر غوث خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحریک التوائے کار نمبر 11,99/2014 پیش کردہ جناب امجد علی جاوید، تحریک التوائے کار نمبر 839/2015 پیش کردہ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، تحریک التوائے کار نمبر 1093/2015 پیش کردہ میاں طارق محمود، نشان زدہ سوال نمبر 6257 جناب امجد علی جاوید کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، آپ نے اس حوالے سے کچھ کام کیا بھی ہے یا نہیں؟

رانا منوّر حسین المعروف رانا منوّر غوث خان: جناب سپیکر! اس معزز ایوان سے جو بزنس مجلس قائمہ برائے تعلیم کو جا رہا ہے ہم اُس پر بڑے اچھے انداز سے میٹنگز کر رہے ہیں اور ہمارا کوئی بزنس pending نہیں ہے۔ ان تحاریک پر ہم نے تسلسل سے میٹنگز کی ہیں۔ پچھلے کچھ عرصہ میں کچھ معزز ممبران عمرہ پر گئے ہوئے تھے اور ہماری کمیٹی کے چیئرمین بھی بیرون ملک گئے ہوئے تھے تو کچھ میٹنگز نہیں ہو سکیں تو اب جیسے ہی اسمبلی اجلاس اختتام پذیر ہوتا ہے تو اس سارے کام کو مکمل کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ایوان سے پوچھتے ہیں۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحریک التوائے کار نمبر 11,99/2014 پیش کردہ جناب امجد علی جاوید، تحریک التوائے کار نمبر 839/2015 پیش کردہ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، تحریک التوائے کار نمبر 1093/2015 پیش کردہ میاں طارق محمود، نشان زدہ سوال نمبر 6257 جناب امجد علی جاوید کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحریک التوائے کار نمبر 11,99/2014 پیش کردہ جناب امجد علی جاوید، تحریک التوائے کار نمبر 839/2015 پیش کردہ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، تحریک التوائے کار نمبر 1093/2015 پیش کردہ میاں طارق محمود، نشان زدہ سوال نمبر 6257 جناب امجد علی جاوید، کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب محترمہ راحیلہ خادم حسین مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ جی، محترمہ!

نشان زدہ سوال نمبر 269 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"The issue of the LDA Employees Housing Scheme Thokar Niaz Baig raised in the reply of the starred Question No. 269 asked by Mrs Ayesha Javed, MPA, W-317

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The issue of the LDA Employees Housing Scheme Thokar Niaz Baig raised in the reply of the starred Question No. 269 asked by Mrs Ayesha Javed, MPA, W-317

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"The issue of the LDA Employees Housing Scheme Thokar Niaz Baig raised in the reply of the starred Question No. 269 asked by Mrs Ayesha Javed, MPA, W-317

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: چودھری رفاقت حسین گجر (ایڈووکیٹ) مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ جی، چودھری رفاقت حسین گجر (ایڈووکیٹ)!

زیرو آور نوٹس نمبر 29/16 کے بارے مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری رفاقت حسین گجر (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"Zero Hour Notice No.29/16 moved by Sheikh Ala-ud-Din, MPA

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"Zero Hour Notice No.29/16 moved by Sheikh Ala-ud-Din, MPA

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"Zero Hour Notice No.29/16 moved by Sheikh Ala-ud-Din, MPA

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب سپیکر: اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب ظفر اقبال

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مندرجہ ذیل درخواست جناب ظفر اقبال، ایم پی اے، پی پی۔19 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 15-اپریل 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد عارف عباسی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد عارف عباسی، ایم پی اے، پی پی۔13 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 6تا14۔ مئی 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد نعیم صفدر انصاری

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد نعیم صفدر انصاری، ایم پی اے، پی پی۔177 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 9 تا 18۔ مئی 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی، ایم پی اے، پی پی۔175 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 9 تا 18۔ مئی 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ حنا پرویز بٹ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ حنا پرویز بٹ، ایم پی اے، ڈبلیو۔353 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 6 تا 11۔ مئی 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ فاطمہ فریحہ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ فاطمہ فریحہ، ایم پی اے، ڈبلیو۔335 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 9تا13۔ مئی2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

الحاج محمد الیاس چنیوٹی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست الحاج محمد الیاس چنیوٹی، ایم پی اے، پی پی۔73 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 6تا8، 11، 23تا26۔ مئی اور 20تا28۔ جون2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ملک مظہر عباس راں

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ملک مظہر عباس راں، ایم پی اے، پی پی۔201 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 16۔ مئی2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ طحیہ نون

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ طحیہ نون، ایم پی اے، ڈبلیو۔336 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 6تا26۔مئی 2016کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

رائے منصب علی خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست رائے منصب علی خان،ایم پی اے،پی پی۔202کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 18، 19، 25، 26۔ مئی اور 24۔جون 2017کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں انتہائی اہمیت کے حامل مسئلہ کے متعلق بات کرنا چاہتی ہوں جو تقریباً ایک ماہ سے لاہور اور پنجاب کے دیگر شہروں میں سامنے آیا ہے۔ اس پر میں نے 27یا 28۔جولائی 2016کو اسمبلی میں نوٹس جمع کرایا تھا۔اس وقت چند سو بچوں کا معاملہ تھااور اخبارات کے ذریعے تازہ تازہ واقعہ ہمارے سامنے آیا تھا۔ مجھے اس نوٹس کا جواب یہ دیا گیاکہ ہم اس پر اسمبلی میں بات نہیں کر سکتے۔یہ انتہائی سنگین معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: یہ کون سا معاملہ ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ انتہائی سنگین معاملہ ہے۔ اس وقت تک لاہور سے ہزاروں کی تعداد میں بچے اغواء ہو چکے ہیں اور پورے پنجاب میں یہ صورتحال ہے۔

جناب سپیکر: ہم لاء اینڈ آرڈر پر ایک دن بحث کے لئے رکھنا چاہتے ہیں۔ آپ لیڈر آف دی اپوزیشن سے بات کر لیں۔ آپ جو دن کہیں گے لاء اینڈ آرڈر پر بحث کے لئے مقرر کر لیں گے۔ یہ معاملہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ جو مسائل انتہائی اہمیت کے حامل ہیں اگر ان کو اسمبلی سے اس لئے discard کر دیا جاتا ہے کہ ان پر اسمبلی میں بات نہیں ہو سکتی تو پھر ہم کہاں جا کر بات کریں؟ یہ انتہائی serious issue ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! ہم رولز کے مطابق چلتے ہیں۔ اس کے علاوہ جو particular case ہو تو اسے ہم ضرور لیتے ہیں۔ آپ اس کو general discussion میں ضرور لے آئیں۔ ہم اس کے لئے ایک دن مقرر کریں گے۔ اس پر ضرور بات ہو گی۔ ہم آپ کی بات سنیں گے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میرے خیال میں یہ بہتر رہے گا کہ جب ہم لاء اینڈ آرڈر پر بات کریں گے تو اس معاملہ کو بھی اس میں شامل کریں گے۔ بہت شکریہ

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 16/26 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کی ہے۔ ان کی جانب سے اطلاع ہے کہ میری تحریک استحقاق کو pending کیا جائے اس لئے ان کی تحریک استحقاق pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 16/30 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے۔ جی، چودھری صاحب! اپنی تحریک استحقاق پڑھیں۔

چیئرمین تعلیمی بورڈ گوجرانوالہ کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ناروا سلوک

چودھری اشرف علی انصاری: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 14۔ جولائی 2016 کو میں اپنے قریبی دوست

کے ساتھ ایک طالبہ کی تاریخ پیدائش کی درستی کے لئے چیئرمین بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن گوجرانوالہ کے دفتر میں اُن سے ملنے کے لئے گیا اور اُن کو اپنا کام بتایا اور تمام ضروری سرکاری کاغذات بھی پیش کئے لیکن انہوں نے کہا کہ یہ تمام سرکاری کاغذات فضول اور بے کار ہیں۔ جس پر میں نے موصوف کو کہا کہ آپ قومی اداروں کی تذلیل اور ایک ایم پی اے کا استحقاق مجروح کر رہے ہیں۔ جواب میں اس نے کہا کہ میں ان اداروں کو مانتا ہوں اور نہ ہی مجھے کسی ایم پی اے کے استحقاق کی کوئی پرواہے، ہم اپنے طریق کار کے مطابق کام کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے اُن کو دوبارہ گزارش کی کہ میں ایک عوامی نمائندہ ہوں اور آپ کو ایک بالکل جائز کام کے لئے گزارش کر رہا ہوں جس پر موصوف سیخ پا ہو گیا اور تمام سرکاری کاغذات پیش کرنے کے باوجود تاریخ پیدائش کا درست اندراج کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ جس سے بطور عوامی نمائندہ نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک استحقاق مجلس استحقاقات کے سپرد کی جاتی ہے۔ اس کی رپورٹ دو ماہ کے اندر اندر ایوان میں پیش کی جائے گی۔ چودھری محمد اقبال! اس تحریک استحقاق کی extension نہیں دی جائے گی۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 31/16 جناب منور احمد گل کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 32/16 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔ جناب امجد علی جاوید! آپ اپنی تحریک استحقاق پڑھیں۔

ایس ایچ او تھانہ سٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کا معزز ممبر اسمبلی کو ہراساں کرنا

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 16۔ جولائی 2016 کو ڈی پی او، ٹوبہ ٹیک سنگھ کے دفتر میں وزیراعلیٰ کے احکامات پر ہونے والی ماہانہ لاء اینڈ آرڈر میٹنگ منعقد ہوئی، جس کی سربراہی آر پی او، فیصل آباد نے کی۔ میٹنگ میں میرے علاوہ ممبران اسمبلی میاں محمد رفیق، کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان، عبدالقدیر علوی بھی موجود تھے۔ میٹنگ کے دوران آر پی او نے استفسار کیا کہ ضلع کی لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال اور مسائل کے متعلق ممبران اسمبلی اپنی رائے کا اظہار کریں۔ جس پر راقم نے ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر میں بڑھتی

ہوئی منشیات فروشی اور ان کے استعمال سے حالیہ ہفتے میں ہونے والی تین اموات اور شہر میں روز بروز بڑھتی ہوئی ڈکیتی کی وارداتوں اور ان سے پیدا ہونے والے شہریوں کے اندر بڑھتے ہوئے عدم تحفظ کے احساس اور اس صورتحال پر پولیس افسران کی بے حسی، عدم توجہی اور پہلو تہی کے روّیے پر تشویش کا اظہار کیا جس پر آر پی او نے اقدامات اٹھانے کے احکامات جاری کئے اور میٹنگ ختم ہو گئی۔ میٹنگ کے اختتام کے تقریباً تین گھنٹے بعد ایس ایچ او سٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ عابد حسین نے ہماری ایل پی جی کی ایجنسی پر پولیس عملہ کے ہمراہ ریڈ کیا اور وہاں موجود میرے بھتیجے اور ملازمین کو تھانے چلنے کا حکم دیا جس پر انہوں نے وجہ جاننے کی جسارت کی تو موصوف مزید برہم ہو گئے۔اس دوران میرے بھتیجے نے فون پر مجھ سے رابطہ کیا اور مجھے صورتحال سے آگاہ کیا جس پر میں نے اسے ایس ایچ او سے بات کروانے کو کہا۔ میں نے ایس ایچ او سے ایجنسی پر ریڈ اور اپنے بھتیجے اور ملازمین کو ہراساں کرنے کی وجہ بتانے کی گزارش کی۔ جس پر موصوف نے بلا جھجک یہ کہا کہ آپ بھی تو ہماری بہت شکائتیں لگاتے ہیں۔ جس پر میں نے عرض کیا اگر آپ اس جرم میں اور ہمیں اپنی بے بسی اور بے توقیری کا احساس دلانے اور شہر میں ہمیں بے عزت کرنے کے لئے انہیں تھانے لے جانا چاہتے ہیں تو ضرور لے جائیں۔اس پر اس دن تو موصوف واپس تشریف لے گئے لیکن اگلے دن دوبارہ سب انسپکٹر احمد رضا اور ہیڈ کانسٹیبل محمد جاوید کو پولیس ملازمین کے ہمراہ دوبارہ دکان پر بھیج دیا، جنہوں نے آتے ہی میرے بھتیجے اور ملازمین کو تھانے چلنے کا حکم دیا، جس پر انہوں نے تھانے جانے کے لئے مذکورہ بالا پولیس افسران کو اپنا قصور اور وجہ بتانے پر اصرار کیا تو حوالدار مذکورہ بالا نے کہا تھانے چلو تمہاری ایم پی اے شپ نکالتے ہیں۔اس دوران انہوں نے ایس ایچ او سے فون پر رابطہ کیا، جس پر وہ مزید نفری لے کر پہنچ گئے اور مجھ سے رابطہ کرنے سے پہلے میرے دو بھتیجوں عمیر افضل اور شیراز اشرف کو گاڑی میں ڈال کر تھانے لے گئے اور تھانے پہنچتے ہی تھپڑوں اور ٹھڈوں سے ان پر تشدد کیا۔اسی دوران جب مجھ سے میرے ملازمین کا رابطہ ہوا اور انہوں نے مجھے صورتحال سے آگاہ کیا اس وقت میں دیگر ممبران اسمبلی کے ساتھ ڈی سی او ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ساتھ ایک میٹنگ میں بیٹھا تھا وہاں میں نے اپنے دیگر colleagues سے پولیس گردی کی یہ صورتحال شیئر کی تو انہوں نے ڈی پی او سے بات کرنے کا مشورہ دیا جس پر میں نے اور میاں محمد رفیق نے ڈی پی او سے بات کی تو ڈی پی او کی مداخلت سے میرے بھتیجوں اور ملازمین کی رہائی ممکن ہوئی۔ میرے ساتھ سخت زیادتی ہوئی جس سے نہ صرف بطور ممبر اسمبلی میرا بلکہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا

ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ within two months آنی چاہئے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 34/16 جناب محمد ثقلین انور سپرا کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

ای ڈی او (ایجوکیشن) جھنگ کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ناروا سلوک

پارلیمانی سیکرٹری برائے مذہبی امور و اوقاف (جناب محمد ثقلین انور سپرا): جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے حکم دیا تھا کہ سیلابی علاقوں میں موجود تمام سکولوں کا سروے کیا جائے اور جو عمارتیں خطرناک ہیں انہیں فوری طور پر گرا کر نئی تعمیر کی جائیں اور اس مقصد کے لئے فنڈز بھی جاری کر دیئے گئے تھے تاکہ کسی بھی ناخوشگوار واقعہ سے بچا جا سکے۔ میرے حلقہ کا بھی ایک وسیع علاقہ سیلاب سے متاثر ہوتا ہے۔ میں نے ای ڈی او ایجوکیشن جھنگ سے کہا کہ میرے حلقے میں جو سکول سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں اور ان کی عمارتیں اس قابل نہیں کہ وہاں بچے بیٹھ کر تعلیم حاصل کر سکیں آپ ان کا سروے کر کے رپورٹ تیار کریں تاکہ ان کی تعمیر کرائی جا سکے تو اس نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ چند دن پہلے مجھے سٹی 41 فیصل آباد چینل والوں نے اپنے پروگرام میں بلایا اور کہا کہ آپ کے علاقے میں گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول سلطان پور جس میں 113 معصوم بچیاں زیر تعلیم ہیں کی عمارت انتہائی خطرناک ہے جو کسی بھی وقت حادثے کا سبب بن سکتی ہے۔ میں اس سلسلے میں مورخہ 22۔اگست 2016 کو ای ڈی او ایجوکیشن جھنگ کے دفتر میں گیا اس کے کمرے میں دس سے پندرہ لوگ بھی موجود تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ مورخہ 19۔اگست 2016 کو سٹی 41 فیصل آباد چینل سے مجھے پروگرام میں اس سکول کی بابت بات کی تو اس نے کہا کہ میں نے اس کی سروے رپورٹ بنا کر ڈی او بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ جھنگ کو بھیج دی ہوئی ہے۔ میں نے کہا کہ اس لیٹر کی کاپی مجھے دے دیں۔ کہتا ہے کہ کیا مجھ پر اعتبار نہیں۔ میرے بار بار اصرار کرنے پر اس نے لیٹر کی کاپی نہ دی میں نے وہیں بیٹھے ہوئے ڈی او بلڈنگز سے کنفرم کرنا چاہا کہ آپ کو لیٹر کی کاپی آئی ہے تو اس نے کہا کہ ہمیں تو اس وقت تک کوئی لیٹر نہیں آیا۔ اس وقت میں نے ای ڈی او ایجوکیشن سے کہا کہ

وزیراعلیٰ کا حکم تھا اور میں بھی متعدد بار آپ سے رابطہ کر چکا ہوں، آپ کو مل بھی چکا ہوں لیکن آپ نے ایک تو جائز کام نہیں کیا جو آپ کی ذمہ داری میں شامل ہے اور دوسرا غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ اس پر ای ڈی او موصوف لوگوں کی موجودگی میں آپے سے باہر ہو گیا اور کہا کہ وزیراعلیٰ کے آرڈر تو روزانہ آتے رہتے ہیں، صبح سے شام تک ایم پی ایز بھی میرے دفتر کے چکر لگاتے رہتے ہیں۔ مجھے کسی کا بھار نہیں ہے میں ڈسٹرکٹ میں ایجوکیشن کا ہیڈ ہوں اور جو میں مناسب سمجھوں گا وہی کروں گا اور یہ میرے اختیار میں ہے رہی بات خطرناک بلڈنگ کی تو پنجاب بھر میں ایسی خطرناک بلڈنگز موجود ہیں اور آئے روز حادثات بھی ہوتے رہتے ہیں اگر یہاں اس سکول میں بھی یہ عمارت گر گئی تو کوئی آسمان نہیں گرے گا۔ آپ کو بھی سمجھ جانا چاہئے کہ اگر میں چاہتا تو جب آپ نے اس سلسلے میں پہلا فون کیا تھا یا میرے پاس آئے تھے میں اسی وقت یہ کر دیتا لہٰذا جو میں نے کرنا تھا کر دیا اب آپ نے جو کرنا ہے کر لیں۔ یہ روّیہ اور ہتک آمیز الفاظ ایک ایسے شخص کی طرف سے ہیں جو ضلع کے بچوں کی تعلیم و تربیت کے انتظامات کے لئے مقرر کیا گیا ہے، جو وزیراعلیٰ پنجاب کے واضح احکامات کو ہوا میں اڑا رہا ہے اور جو اپنے فرائض سے بددیانتی کر رہا ہے۔ اس نے جو میرے ساتھ روّیہ اپنایا ہے وہ میری ذات سے نہیں بلکہ اس نے اس جمہوری سسٹم کے خلاف یہ روّیہ اپنایا ہے۔ میں نے پہلی بار کسی افسر کو منتخب ممبر کے بارے میں ایسا روّیہ اپناتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس کے اس تضحیک آمیز روّیے سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اگر اس بارے میں یہ مجھ سے پہلے ہی بات کر لیتے ویسے تو تحریک استحقاق ان کا right ہے۔ یہ ہمارے بہت معزز ممبر اسمبلی ہیں اگر یہ تحریک استحقاق دینے سے پہلے ایک موقع دیں یہاں پر سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ موجود ہے اور میں ای ڈی او کو بھی یہاں پر بلا لیتا لیکن اب میں کل ہی ای ڈی او کو یہاں بلا کر اس issue کو resolve کروا دیتا ہوں اور جو ایوان کے ممبر کی عزت ہے اس کو بھی بحال رکھوائیں گے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! پھر میرے خیال میں اگر اس معاملے کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے تو بہتر ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ within two months آنی چاہئے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میری ایک تحریک استحقاق جو کہ میں نے مئی میں جمع کروائی تھی اس کے بارے میں، میں نے ابھی آفس سے بھی پتا کیا ہے اور وہ کہہ رہے ہیں یہ آپ کی تحریک سپیکر صاحب کے پاس under process ہے تو اس تحریک کے بارے میں مجھے پتا کرنا تھا۔

جناب سپیکر: محترمہ! چلیں، ٹھیک ہے اس کے بارے میں آپ کو پتا کر کے بتا دیں گے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! آپ نے مجھے اپنے چیمبر میں بلایا تھا لہٰذا وہ تحریک اس ایوان میں تو آنی چاہئے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بعد میں مجھ سے پتا کر لیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

نین سکھ لاہور میں ناقص سیوریج کی وجہ سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا

محترمہ خدیجہ عمر: شکریہ۔ جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ نین سکھ کے علاقے سے لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد باہر چیئرنگ کراس پر جمع ہے وہ اس بات پر احتجاج کر رہے ہیں کہ ان کے علاقے میں سیوریج کے اتنے بُرے حالات ہیں کہ میت بھی وہاں سے نہیں گزر سکتی اور ہمارے بچے بھی سکول نہیں جا پا رہے۔ ہمارے ساتھ ہمارے معزز ممبران نے وعدے کئے کروڑوں کے فنڈز کے اعلانات کئے لیکن آج تک کچھ بھی نہیں ہو پایا اور جب یہ لوگ ان کے پاس جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ جی آپ کا کام ہو جائے گا۔ آج وہ مجبور ہو کر اسمبلی کے باہر آ کر کھڑے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ اس بات کے نعرے لگاتے ہوئے

اب کافی دیر ہو گئی ہے کہ ہو جائے گا، ہو جائے گا تو مہربانی کر کے ان کے مسائل حل کریں کیونکہ لوگوں کی بہت بڑی تعداد باہر موجود ہے جو کہ احتجاج کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! نین سکھ کے علاقے میں جو مسائل ہیں کیا اس کے بارے میں آپ نے ان کی بات سن لی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ابھی اس وقت لاء منسٹر صاحب موجود ہیں تو وہ اس کو check کروا لیتے ہیں پھر دیکھ کر جو بھی اس کا حل ہے وہ appraise کر لیتے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جو بچے سکول نہیں جا رہے ان کے حوالے سے بھی بتائیں۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو بتا دیا تھا کہ with the consultation of Leader of Opposition اس پر ہم ایک دن fix کر رہے ہیں۔ ہم ایک دن مقرر کریں گے جس میں لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہو گی اور یہ بات بھی اس دن discuss ہو گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کل ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے تقریر کی اور پاکستان مردہ باد کے نعرے لگوائے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، مشترکہ قرارداد آ رہی ہے، اس کے بعد اگر آپ چاہیں تو بات کر لیجئے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ایوان کی طرف سے سمجھداری کے ساتھ متفقہ قرارداد پاس کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات صحیح ہے اور ہم انشاء اللہ پاس کریں گے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اس حلقے کے جو ایم پی اے ہیں مہربانی کر کے اُن کو وہاں بھیجا جائے کیونکہ وہ وہاں پر ان کے خلاف نعرے لگا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ اپنے طور پر کسی کو بھیج رہے ہیں۔ مہربانی

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سارے ممبران ایک دم ہی بول لیں اور کیا سب کو اجازت دے دوں، آپ کیا کرتے ہیں؟ آصف صاحب! تشریف رکھیں اور باقی ممبران بھی تشریف رکھیں۔ سب نے پٹیاں باندھی ہوئی ہیں اور میاں محمد اسلم اقبال کہاں گئے اُنہوں نے پٹی ان کو کیوں نہیں باندھی؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میری آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ مجھے بولنے کا موقع دیا جائے کیونکہ اس وقت حالات کے پیش نظر سب کی demand ہے کہ اسمبلی میں اس پر بات کی جائے۔

تحاریک التوائے کار

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں اور تھوڑا کام بھی کرنے دیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 1073 سردار وقاص حسن مؤکل، چودھری عامر سلطان چیمہ اور جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے جو زراعت سے متعلقہ ہے۔ کیا اس کے پارلیمانی سیکرٹری موجود ہیں اور اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس پر فوری action لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، فوری action ایسے نہیں ہوگا کیونکہ وہ بھی آپ کے ایوان کے معزز ممبر ہیں۔ یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 35/16 محترمہ باسمہ چودھری اور محترمہ خدیجہ عمر کی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا ہے۔ اس کے پارلیمانی سیکرٹری جناب سجاد گجر ہیں، کیا ادھر موجود ہیں؟۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اس کے منسٹر جناب تنویر اسلم ملک بھی ہیں۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا میرے خیال میں تحاریک التوائے کار کو رہنے دیں اور دوسرا کام شروع کر لیں۔ تمام تحاریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ایک اہم issue پر ہم نے قرارداد دی ہے اس پر sign کروا کر take up کر لیں۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

جناب سپیکر: آج پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے لہٰذا اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر درج ذیل کارروائی ہے۔ پہلے نمبر پر مسودات قانون جبکہ دوسرے نمبر پر مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ہیں۔ شیخ علاؤالدین The Punjab Consumer Protection

(Amendment) Bill 2016 پیش کرنے کی اجازت چاہتے ہیں جسے تمام ممبران غور سے سنیں۔ اگر کسی نے oppose کرنا ہے تو oppose کریں اور اگر support کرنا ہے تو support کریں کیونکہ یہ آپ کے اختیار کی بات ہے میرے اختیار میں نہیں ہے، جی، شیخ صاحب!

تحریک

مسودہ قانون متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

SHEIKH ALA-UD-DIN: Mr Speaker! Thank you. I move:

"That leave be granted to introduce the Punjab Consumer Protection (Amendment) Bill 2016."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to introduce the Punjab Consumer Protection (Amendment) Bill 2016."

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس کو منظور فرمائیں۔

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

That leave be granted to introduce the Punjab Consumer Protection (Amendment) Bill 2016.

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Sheikh Ala-ud-Din may introduce the Bill.

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ صارف پنجاب 2016

SHEIKH ALA-UD-DIN: Thank you. I introduce:

The Punjab Consumer Protection (Amendment) Bill 2016.

MR SPEAKER: The Punjab Consumer Protection (Amendment) Bill 2016 has been introduced in the House under Rule 90(4) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Industries, Commerce and Investment under Rule 94 ibid with the direction to submit its report within two months.

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ایوان تو کہہ رہا ہے لہٰذا ابھی rules relax کر کے اس کو منظور کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ یہ سٹینڈنگ کمیٹی میں جائے گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس پر آپ نے مہربانی کی ہے لیکن ساتھ میری ایک گزارش ہے۔

جناب سپیکر: جی، اب اس پر بات نہیں ہو گی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری بات تو سن لیجئے اور آپ سے میں چھ مہینے کے بعد بول رہا ہوں اس لئے ذرا بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بڑی مہربانی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں صرف یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ آپ اس کی رپورٹ کے لئے دو مہینے کی بجائے زیادہ ٹائم بڑھا دیں کیونکہ دو مہینے میں صرف ایک میٹنگ ہوتی ہے اور ایک ایک سال اس پر کچھ نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: پھر اس کو سال کریں؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! تھوڑا ٹائم بڑھا دیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! جو قانون ہے اس کے مطابق ہی چلیں گے۔ بڑی مہربانی۔

Miss Hina Pervaiz Butt may move the Prisons (Amendment) Bill 2016.

تحریک

مسودہ قانون متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MISS HINA PERVAIZ BUTT: Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to introduce the Prisons (Amendment) Bill 2016."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to introduce the Prisons (Amendment) Bill 2016."

None opposed. Now the motion moved and the question is:

"That leave be granted to introduce the Prisons (Amendment) Bill 2016."

(The motion was carried)

MR SPEAKER: Miss Hina Pervaiz Butt may introduce the Bill.

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون (ترمیم) جیل خانہ جات 2016

MISS HINA PERVAIZ BUTT: Mr Speaker! I introduce:

"The Prisons (Amendment) Bill 2016."

MR SPEAKER: The Prisons (Amendment) Bill 2016 has been introduced in the House under Rule 90(4) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Home Affairs under Rule 94 ibid with the direction to submit its report within two months.

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آپ کیا کر رہے ہیں؟ بڑی مہربانی۔ جب ٹائم ہوگا تو آپ کو موقع دوں گا۔ آج اگر بات نہ ہو سکی تو کل سہی۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور رانا ثناء اللہ خان، قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید اور سردار شہاب الدین خان، ایم پی اے بلوچستان کے بارے میں بھارتی وزیر اعظم کے حالیہ بیان کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بلوچستان کے بارے میں بھارتی وزیر اعظم کے حالیہ بیان پر ایک قرارداد مذمت پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بلوچستان کے بارے میں بھارتی وزیر اعظم کے حالیہ بیان پر ایک قرارداد مذمت پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بلوچستان کے بارے میں بھارتی وزیر اعظم کے حالیہ بیان پر ایک قرارداد مذمت پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ بلوچستان کے ساتھ صوبہ خیبر پختونخوا کا نام بھی ڈال دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، سارے پاکستان کے خلاف ہی ان کا بیان ہے۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا کا نام بھی شامل ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ منسٹر صاحب سے بات کر لیں مجھے تو کوئی اعتراض نہ ہے۔

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

پاکستان میں بھارتی مداخلت کی پُرزور مذمت

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 15۔اگست 2016 کو بلوچستان، آزاد کشمیر اور گلگت، اس میں اگر خیبر پختونخوا کو include کر لیا جائے تو کوئی اعتراض والی بات نہیں ہے، کے بارے میں بھارتی وزیر اعظم کے بیان کی بھرپور مذمت کرتا ہے۔ اس بیان نے پاکستان میں بھارتی مداخلت کے حوالے سے پاکستانی مؤقف کی تائید کر دی ہے۔ نریندر مودی کا یہ بیان بھارت کی جانب سے سرکاری سطح پر نہ صرف اعتراف جرم بلکہ بھارت کے خلاف چارج شیٹ کی حیثیت رکھتا ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس معاملے کو عالمی سطح پر اٹھایا جائے اور بھارت پر سفارتی دباؤ ڈالا جائے کہ وہ آئندہ پاکستان میں مداخلت سے باز رہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 15۔اگست 2016 کو بلوچستان، آزاد کشمیر، گلگت اور خیبر پختونخوا کے، کے بارے میں بھارتی وزیر اعظم کے بیان کی بھرپور مذمت کرتا ہے۔ اس بیان نے پاکستان میں بھارتی مداخلت کے حوالے سے پاکستانی مؤقف کی تائید کر دی ہے۔ نریندر مودی کا یہ بیان بھارت کی جانب سے سرکاری سطح پر نہ صرف اعتراف جرم بلکہ بھارت کے خلاف چارج شیٹ کی حیثیت رکھتا ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس معاملے کو عالمی سطح پر اٹھایا جائے اور بھارت پر سفارتی دباؤ ڈالا جائے کہ وہ آئندہ پاکستان میں مداخلت سے باز رہے۔"

اس قرارداد کی کسی نے مخالفت تو نہیں کی۔۔۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! لفاظی کے طور پر بھارتی وزیر اعظم کے بیان پر ہم مذمتی قرارداد پاس کر رہے ہیں لیکن بھارت کے ساتھ ہونے والی تجارت کی وجہ سے پاکستان کی زرعی صورتحال خراب ہو رہی ہے۔ اگر ہم نے ان پر کوئی سفارتی پریشر ڈالنا ہے تو سب سے پہلے ہم بھارت کے ساتھ اپنی تجارت بند کریں ناں۔ تجارت ہم نے ویسے ہی رکھی ہوئی ہے اور مودی صاحب کے ساتھ ذاتی تعلقات بھی ویسے ہی برقرار رکھے ہوئے ہیں تو یہ صرف لفاظی قسم کی کارروائی نہ کی جائے۔۔۔

جناب سپیکر: سن لیں جی۔ وہ لفاظی کارروائی کہہ رہے ہیں۔ وٹو صاحب! آپ اس قرارداد کی مخالفت کرتے ہیں تو کیا طریق کار ہے؟ لکھ دیں کہ آپ نے مخالفت کی ہے۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! میں ترمیم پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ترمیم کو قبول کریں گے تو پھر ہے ناں۔ ترمیم کوئی قبول نہیں کرتا۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! اندرونی محاذ پر پاکستان مضبوط ہو گا تو ہم ان کی تجارت کا بھی بائیکاٹ کریں گے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں۔

جی، اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے لہٰذا اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 15-اگست 2016 کو بلوچستان، آزاد کشمیر، گلگت اور خیبر پختونخوا کے، کے بارے میں بھارتی وزیر اعظم کے بیان کی بھرپور مذمت کرتا ہے۔ اس بیان نے پاکستان میں بھارتی مداخلت کے حوالے سے پاکستانی مؤقف کی تائید کر دی ہے۔ نریندر مودی کا یہ بیان بھارت کی جانب سے سرکاری سطح پر نہ صرف اعتراف جرم بلکہ بھارت کے خلاف چارج شیٹ کی حیثیت رکھتا ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس معاملے کو عالمی سطح پر اٹھایا جائے اور بھارت پر سفارتی دباؤ ڈالا جائے کہ وہ آئندہ پاکستان میں مداخلت سے باز رہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: وٹو صاحب! آپ نے قرارداد کی مخالفت کی ہے نہ اس کے حق میں ووٹ دیا ہے تو آپ کسی طرف بھی نہیں ہیں۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! میں ترمیم دینا چاہتا ہوں۔

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ اب ہم مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد محترمہ گلناز شہزادی کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

پرائیویٹ ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز آرڈیننس 1984 کی دفعہ A-7 کی ذیلی دفعہ (10) پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کا مطالبہ

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پرائیویٹ ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز آرڈیننس 1984 میں اضافہ شدہ دفعہ 7A کی ذیلی دفعہ (10) پر عملدرآمد کو یقینی بناتے ہوئے والدین کو کسی مخصوص دکان سے کتابیں اور یونیفارم وغیرہ خریدنے پر مجبور نہ کیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پرائیویٹ ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز آرڈیننس 1984 میں اضافہ شدہ دفعہ 7A کی ذیلی دفعہ (10) پر عملدرآمد کو یقینی بناتے ہوئے والدین کو کسی مخصوص دکان سے کتابیں اور یونیفارم وغیرہ خریدنے پر مجبور نہ کیا جائے۔"

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ جو قرارداد پیش کی گئی ہے تو ابھی ایک recent amendment ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب نے کی ہے جس کی background یہ ہے کہ جب پرائیویٹ سکولوں نے فیسوں میں بلا جواز اضافہ کیا تھا تو پنجاب واحد صوبہ ہے جس نے والدین اور بچوں کے genuine problems کو دیکھتے ہوئے fee structure کو 15-2014 پر freeze کر دیا تھا اور 16-2015 میں ہم نے کسی بھی سکول کو فیس بڑھانے نہیں دی۔ جب پرائیویٹ انسٹیٹیوشنز اور دیگر اداروں کے ساتھ اس پر ہماری deliberations ہوئیں اور بیٹھ کر جو بات ہوئی تھی، اس کے اندر ہم نے پھر یہ بھی کیا تھا اور یہ سیکشن 10 جن کی محترمہ بات کر رہی ہیں، پہلے ہی اس پر عملدرآمد بھی ہو رہا ہے، یہ ترمیم جب ہم لے کر آئے تھے تو اس کے اندر ہم نے make sure کیا ہے کہ ماضی میں جس طرح monopoly ہوتی تھی اور مجبور کیا جاتا تھا کہ سکولوں کے اندر بنی ہوئی جگہوں سے چیزیں خریدی جائیں یا جو shops جن کو identify کیا گیا ہے وہاں سے لی جائیں تو اس پر in letter & spirit already عمل ہو رہا ہے اس لئے اس قرارداد کی ضرورت نہیں ہے اور ضرورت وہاں پر پڑتی ہے جہاں پر عملدرآمد نہ ہو رہا ہو لیکن یہاں پر عملدرآمد بھی ہو رہا ہے اور پورے پنجاب کے اندر اس پر reports بھی آ رہی ہیں تو میری آپ سے اور معزز ایوان سے یہ گزارش ہے کہ پہلے ہی نہ صرف اس پر عملدرآمد ہو رہا ہے بلکہ حکومت پنجاب نے خود initiative لیا ہے اس لئے as such اس کی ضرورت نہیں ہے۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! میں اس پر تھوڑی سی بات کرنا چاہوں گی۔ رانا صاحب! میں اس چیز سے agree کرتی ہوں۔ 7A کی جو ذیلی دفعہ 129 پر more than 100 percent focus بھی رہا ہے اور واقعی اس پر implementation بھی ہوا ہے۔ Fee structure کو لے کر سکولوں میں جو میاں صاحب کی ایک commitment ہے اور جو وژن تھا اس کو 10 سے 5 فیصد بھی کروا لیا گیا تھا اتنی enforcement ہوئی تھی لیکن شروع میں ایک ڈر تھا I sorry to say مگر اس وقت جتنے بھی networks ہیں وہاں پر کاپیوں یعنی نوٹ بک کا جو issue جو ہے اصل میں وہ فساد کی جڑ ہے۔ جو parents کو provider یا انسٹیٹیوٹ سے لینے پر مجبور کر دیتا ہے۔ آپ دیکھیں اس وقت جتنے بھی networks ہیں جو میں by names بھی بتا سکتی ہوں اگر آپ کی اجازت ہو تو اس میں سارے الائیڈ سکولوں کا network بھی آتا ہے، اس میں spirit schools بھی آتے ہیں، اس میں نالج schools بھی آتے ہیں اور ڈویژنل پبلک سکولز بھی ہیں۔ اگر آپ کسی بھی سڑک پر جاتے ہوئے کسی بھی بچے کا بیگ

کھول کر اس کی کاپی دیکھیں اور اس کی نوٹ بک دیکھیں تو ان پر ادارے کا logo آپ کو نظر آئے گا جو اس بات کی ایک گواہی ہے کہ ان کو providers سے کاپیاں لینے پر مجبور کیا گیا ہے۔ میری اس میں تھوڑی سی یہ request ہے، میں بالکل یہ agree کر رہی ہوں کہ شروع میں سارے networks پر ایک پریشر تھا لیکن جیسے جیسے اپریل قریب آیا اور نیا تعلیمی سیشن شروع ہوا تو انہوں نے اس decade میں ڈکٹیٹر شپ کے دوران پرائیویٹ سکول سسٹم کو جنہوں نے strong کیا تھا، انہوں نے دوبارہ اس چیز کو adopt کر لیا تھا تو میری یہ request ہے کہ ان کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ میری اس کے علاوہ اور کوئی intention نہیں تھی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میری humble request یہ ہے کہ محترمہ نے جو چیز point out کی ہے، جہاں پر ہم law لے کر آئے ہیں وہاں پر ہم عملدرآمد بھی کروا رہے ہیں تو میں اس august forum پر انہیں یہ یقین دہانی کرواتا ہوں کہ جو law لے کر ہم آئے ہوئے ہیں ہم اس پر عملدرآمد کروائیں گے اور محترمہ اس قرارداد کو اس assurance پر واپس لے لیں کہ میں اس معزز ایوان میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس law کے اوپر in letter & spirit عمل ہو بھی رہا ہے اور ہم اس پر مزید عملدرآمد کروائیں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ! کیا آپ اپنی قرارداد واپس لینا چاہتی ہیں؟

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! جی،

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد withdraw ہوئی۔ دوسری قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ تیسری قرارداد ملک تیمور مسعود کی ہے اس قرارداد کو بھی pending کیا جاتا ہے چوتھی قرارداد محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کی ہے جی، محترمہ! اسے پڑھیں۔

ادویات کی قیمتوں میں اضافے کو واپس لینے کا مطالبہ

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ گردوں، کینسر، ہیپاٹائٹس اور دیگر امراض کی ادویات کی قیمتوں میں اضافہ کو فی الفور واپس لیا جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ گردوں، کینسر، ہیپاٹائٹس اور دیگر امراض کی ادویات کی قیمتوں میں اضافہ کو فی الفور واپس لیا جائے۔"

جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ گردوں، کینسر، ہیپاٹائٹس اور دیگر امراض کی ادویات کی قیمتوں میں اضافہ کو فی الفور واپس لیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اگلی قرارداد شیخ علاؤالدین کی ہے جی، اسے پڑھیں۔

درآمد پالیسی کو ملکی مفاد میں تشکیل دینے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ درآمد اور برآمد میں 22۔ارب ڈالر کے خوفناک خسارہ کے مدنظر فوری طور پر درآمدی پالیسی کو ملکی مفاد میں تشکیل دیا جائے اور تمام لگژری اور غیر ضروری items کو Negative List میں لایا جائے۔"

میں اس پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں اگر آپ کی اجازت ہو۔

جناب سپیکر: آپ کو بعد میں ٹائم ملے گا پہلے مجھے قرارداد پڑھ لینے دیں۔ جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ درآمد اور برآمد میں 22۔ارب ڈالر کے خوفناک خسارہ کے مدنظر فوری طور پر درآمدی پالیسی کو ملکی مفاد میں تشکیل دیا جائے اور تمام لگژری اور غیر ضروری آئٹمز کو Negative List میں لایا جائے۔"

جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور:(رانا ثناء اللہ خان):جناب سپیکر!میں اس قرارداد کو محترم شیخ علاؤالدین کو اس request کے ساتھ oppose کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ اس پر زور نہیں دیں گے کہ یہی جو درآمدی پالیسی ہے تمام چیزوں کو مد نظر رکھ کر ہی بنائی جاتی ہے اور جو ہمارے بجٹ documents ہوتے ہیں یہ ساری پالیسی اُن سے relate کرتی ہے اور اس پر باقاعدہ قومی اسمبلی میں ووٹ ہوتا ہے تو اس لئے یہ مناسب نہیں ہو گا کہ اس قسم کی قرارداد منظور یا بات یہاں پر کی جائے اگر محترم شیخ صاحب یہ مناسب سمجھیں تو اُن کا یہ مطالبہ یا اُن کی یہ صائب رائے ہے اسے کسی اور ذریعے سے وفاقی حکومت یا وزیر خزانہ تک پہنچایا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر:جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!شکریہ۔مجھے آپ نے بات کرنے کا موقع دیا۔میں لاء منسٹر صاحب کی بات کا بعد میں جواب دوں گا لیکن میں بنیادی طور پر ایک بات کرنا چاہتا ہوں جو اس ایوان کے ہر معزز ممبر کو آج سوچنا چاہئے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر!اگر crude oil کی قیمتیں internationally نہ گرتیں اور یہ 147 ڈالر سے 40 یا 30 ڈالر پر نہ آتا تو میں یہ الفاظ نہیں بولتا خدانخواستہ ملک کو دیوالیہ ہوئے آج چار سال ہو چکے ہوتے۔ میں یہ بات ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ import policy میں جو میں نے figures دیئے ہیں یہ صحیح نہیں ہیں figures اس سے بہت زیادہ ہیں ہمارا صرف 6۔ارب ڈالر کا deficit چائنا سے documented ہے اور non-documented اس سے بہت زیادہ ہے آپ کسی سٹور میں چلے جائیں imported items کی بھرمار ہے کسٹم ڈیپارٹمنٹ صرف اور صرف ڈیوٹی لینے کے اوپر ہے اور وہ penalty تو نہیں لگا رہا ہے۔میری وفاقی وزیر خزانہ محترم اسحاق ڈار سے اس پر تین چار میٹنگز ہو چکی ہیں کہ جناب آپ payment proof تو لینا شروع کریں۔

جناب سپیکر:آپ کی ایک اور میٹنگ یہ کروا دیتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!میری عرض تو سن لیں یہ ایک قومی مسئلہ ہے آپ نے مجھے ٹائم دیا ہے آپ سن لیں پھر جو ایوان چاہے گا وہ کریں۔میری اُن سے بات ہوئی اور انہوں نے مہربانی کی انہوں نے میری بات کو uphold کیا کہ آج بھی جتنی import ہو رہی ہے اُس میں ninety percent کا payment proof نہیں ہے۔پتا نہیں لگ رہا کہ یہ پیسا کہاں سے، باہر سے ادھر آ رہا ہے کہ جس پر یہ مال آ رہا ہے؟

میں بتانا یہ چاہتا ہوں کہ جتنی انڈیا سے import ہو رہی ہے میں اُس کو اس لحاظ سے دیکھنا چاہتا ہوں کہ آپ یہ دیکھیں ایک طرف ہمارے کسان کو مار پڑ رہی ہے اور دوسری طرف ہم زر مبادلہ دے کر اُن سے چیزیں منگوار ہے ہیں۔ ایک طرف ہم میکڈونلڈ اور کے ایف سی وغیرہ کو کھا رہے اور قوم کو یہ نہیں بتایا جاتا کہ یہ چیزیں imported ہیں۔ آج آپ دیکھیں میرے ساتھ تھوڑا سا ٹائم نکالیں میں آپ کو تمام departmental store پر دکھاتا ہوں کتنی ایسی imported items پڑی ہیں جس کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہم نے قوم کو educate کرنا ہے۔ ہندوستان ہمارا ازلی دشمن ہے اُس سے جھگڑا چل رہا ہے وہ 342۔ارب ڈالر کا سرپلس لئے بیٹھا ہے کون بتائے گا اپنی قوم کو کہ خدا کے واسطے کفایت شعاری کریں، خدا کے واسطے imported چیزیں استعمال نہ کریں۔ ہمارا جو trader ہے اُس کو صرف اپنے منافع سے غرض ہے آپ ذرا اس بات پر غور کریں کہ اگر ہندوستان 342۔ارب ڈالر لینے کے باوجود اپنی import policy کو اپنے مفاد میں رکھتا ہے۔

جناب سپیکر! آپ کو یاد ہوگا جواہر لال نہرو سے پوچھا گیا تھا کہ ہندوستان کی import policy کیا ہوگی تو اُس نے کہا تھا made in India and that's all۔ آج آپ مجھے بتائیں کہ کیا ہم ایک غیرت مند قوم ہوتے ہوئے اپنی import policy نہیں بنا سکتے، کیا ہم نہیں دیکھ سکتے کہ ہم اپنا import bill کدھر لے جا رہے ہیں؟ میں اس پر پوری ذمہ داری سے 10 گھنٹے بولنے کو تیار ہوں کہ پاکستان کی import policy۔۔۔

جناب سپیکر: ہمارے پاس اتنا ٹائم 10 گھنٹے نہیں ہوگا میرے بھائی آپ کی بڑی مہربانی۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر ہم import policy نہیں بنائیں گے تو پھر ہم اپنی آزادی کو بھی قائم نہیں رکھ سکیں گے۔

جناب سپیکر: آپ نے جو الفاظ ادا کئے ہیں ایسی بات نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ ہمیشہ شیخ علاؤالدین پر مہربانی کرتے ہیں اور اُنہیں ٹائم دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ مجھ پر مہربانی کرتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! لیکن یہ انتہائی نامناسب بات ہے کہ وہ یہ بات یہاں پر کریں کہ چار سال پہلے یہ ملک دیوالیہ ہو چکا ہوتا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ facts ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ facts نہیں ہیں ان کے منہ سے نکلی ہوئی ہر بات fact نہیں ہے آپ اس بات کو چھوڑ دیں اور پھر یہ کہ قومی غیرت اور تاجر بھی سارے قومی غیرت سے محروم ہیں اور جو لوگ استعمال کرتے ہیں وہ بھی سارے اس چیز سے محروم ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اپنے آپ کو اس حد تک نہیں سمجھنا چاہئے کہ جو سوچ اور جو رائے میری ہے وہ ہی درست ہے۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ کر اس مسئلے کو resolve کروائیں۔ شیخ علاؤالدین آپ اس کو withdraw کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ یہ چار سال پہلے دیوالیہ کروا رہے ہیں ہماری جو زراعت کی commodities کی قیمت crash ہوئی ہے اس کی وجہ بھی پٹرول کی قیمت کا کم ہونا ہی ہے۔ یہ دونوں چیزیں reciprocal ہیں۔ اگر کوئی ایک چیز سستی ہوتی ہے تو اس کا negative پہلو بھی ہوتا ہے کیونکہ ہر positive کے ساتھ negative impact بھی ہوتا ہے۔ ان ساری چیزوں پر بحث کرنے کے لئے، import یا export پالیسی بنانے کے لئے اس ملک کے آئین نے، اس ملک کے قانون نے، اس ملک کی عوام نے جس ایوان کو یہ اختیار اور مینڈیٹ دیا ہے یہ بات وہاں پر ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! بس، اب اس پر زیادہ ٹائم نہیں لگے گا۔ آپ اس کو withdraw کر لیں یا پھر میں اس کو put کرتا ہوں۔ دونوں میں سے جو آپ کو پسند ہو وہ کر لیں۔ میرے خیال میں آپ withdraw کر لیں اور آپس میں بیٹھ کر بات کر لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں بات کر لوں گا، آپ اس کو pending کر لیں۔

جناب سپیکر: چلیں، اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ اب وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان کی طرف سے قواعد کی معطلی کی تحریک ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ یہ روایت درست نہیں ہے کیونکہ یہ قرارداد اپوزیشن کی طرف سے جمع ہوئی ہے اور بعد میں کہا گیا کہ اس کو مشترکہ لایا جائے۔ اس کو سب سے پہلے اپوزیشن نے take up کیا ہے تو یہ قرارداد اپوزیشن کی طرف سے ہی آنی چاہئے۔

ٹھیک ہے حکومتی بنچ والے ہمارے ساتھ تعاون کریں لیکن یہ قرارداد ڈاکٹر سید وسیم اختر، میں نے اور سردار شہاب الدین خان نے جمع کروائی تھی للہٰذا یہ قواعد کی معطلی کی تحریک اور قرارداد ہمیں پیش کرنے کا موقع دیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں لیڈر آف دی اپوزیشن کی یہ بات کہ وہ اپنی قرارداد کو علیحٰدہ سے پیش کرنا چاہتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملے پر جس پر ہم یہ قرارداد لا رہے ہیں اگر دس قراردادیں بھی لائی جائیں تو مجھے اور لیڈر آف دی اپوزیشن کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔اس کے بعد اگر لیڈر آف دی اپوزیشن اپنی قرارداد کو علیحدہ سے پڑھنا چاہیں تو بالکل ہم اس کے لئے بھی حاضر ہیں اس کو پیش کیا جائے۔

"میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ قواعد انضباط کار۔۔۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری بات پوری نہیں ہوئی۔یہ قرارداد ہم نے پہلے جمع کروائی ہے اور نمبر بھی لگا ہوا ہے تو پہلے ہمیں اپنی قرارداد پیش کرنے دیں بعد میں وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان اپنی قرارداد پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے۔۔۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ بات بالکل غلط ہے ہماری قرارداد پہلے آئی ہے للہٰذا پہلے ہمیں پیش کرنے دیں یہ اپنے نمبر ٹانگ رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! انہوں نے قواعد کی معطلی کے لئے تحریک جمع ہی نہیں کروائی بے شک یہ ریکارڈ چیک کر لیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ نے قواعد کی معطلی کی تحریک جمع نہیں کروائی۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں انتہائی افسوس کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ جب یہ قرارداد پہلے ہم نے جمع کرائی تو اس کو پہلے ہمیں پڑھنے دیا جانا چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان):جناب سپیکر!میں یہ عرض کر رہاہوں کہ لیڈرآف دی اپوزیشن اورڈاکٹر صاحب ریکارڈچیک کرلیں انہوں نے قواعد کی معطلی کی تحریک جمع ہی نہیں کروائی۔

جناب سپیکر:وہ تحریک میرے پاس نہیں آئی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان):جناب سپیکر!انہوں نے صرف قرارداد جمع کروائی ہے، قواعد کی معطلی کی تحریک جمع نہیں کروائی۔انہوں نے اپنی قرارداد روٹین میں جمع کروائی ہے۔

جناب سپیکر:میاں صاحب!آپ نے جو قرارداد جمع کروائی ہے جب وہ میرے پاس آئے گی پھر دیکھیں گے آج تو پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے۔لاء منسٹر صاحب نے معطلی کی تحریک پیش کی ہے۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمودالرشید):جناب سپیکر!مسلم لیگ(ن)کا یہ روّیہ قابل افسوس ہے۔ جب ہم نے قرارداد جمع کرائی توانہوں نے کہاکہ ہم مشترکہ طور پرلے آتے ہیں،ہم نے کہاکہ چلیں لے آئیں لیکن اس طرح سے کرنا کہ ہماری قرارداد کو take up نہ کیا جائے اور وہ خود ہی قرارداد لے آئیں۔۔۔

جناب سپیکر:میں نے آپ کی قراردادkill نہیں کی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان):جناب سپیکر!میں آپ کی وساطت سے دوبارہ عرض کر رہاہوں کہ لیڈرآف دی اپوزیشن نے صرف قرارداد جمع کروائی ہے جوکہ روٹین میںtake up ہو گی لیکن میں اس کے باوجود کہہ رہاہوں کہ اگر لیڈرآف دی اپوزیشن قواعد کی معطلی کی تحریک ابھی ایوان میں لے آئیں تو میں اس کوconcede کرنے کو تیار ہوں۔لیڈرآف دی اپوزیشن نے قواعد کی معطلی کی تحریک جمع نہیں کروائی انہوں نے صرف قرارداد جمع کروائی ہے جبکہ میں قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کر رہاہوں۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمودالرشید):جناب سپیکر!دیکھیں،میں نے یہاں صبح آتے ہی یہ بات point out کی کہ صحافی بائیکاٹ کرکے چلے گئے ہیں اور یہ بھی کہاکہ میں نے ایک قرارداد جمع کروائی ہے جس میں میڈیاہاؤسز پر حملے کی مذمت اور الطاف حسین نے جو ہرزہ سرائی کی ہے اس کی مذمت ہے۔بے شک آپ کارروائی نکال کر دیکھ لیں آپ نے یہاں چیئر پر بیٹھے ہوئے کہا تھا کہ ہاں جی وہ ٹریژری بنچ والے بھی لانا چاہتے ہیں وہ مشترکہ لے آئیں لہٰذا میں اسی spirit کے ساتھ کہ یہ مشترکہ

قرارداد آ رہی ہے ہم نے وہ قواعد کی معطلی کی قرارداد جمع نہیں کروائی۔اب اگر یہ راناثناء اللہ خان اس پر number gain کی بات کرتے ہیں تو یہ میرے خیال میں مناسب روّیہ نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان):جناب سپیکر!یہ بالکل ایسا نہیں ہے۔اس قرارداد کو مشترکہ قرارداد consider کر لیا جائے۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمودالرشید):جناب سپیکر!آپ مشترکہ قرارداد consider کریں لیکن اس مشترکہ قرارداد کو ہمیں بھی پڑھادیں کہ وہ کیا ہے؟یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے کہ آپ قرارداد بنائیں اور ہمیں کہیں کہ یہ مشترکہ ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان):جناب سپیکر!میں تو یہ قرارداد ایوان میں پیش کر رہا ہوں۔۔۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمودالرشید):جناب سپیکر!ٹھیک ہے اسے راناثناء اللہ خان پیش کریں لیکن اگر اس میں ہم کوئی ترمیم مناسب خیال کریں گے تو اس ترمیم کو یہ add کریں اور اس کو مشترکہ طور پر سمجھا جائے۔

جناب سپیکر:راناصاحب!اس قرارداد کی کاپی قائد حزب اختلاف کو دے دی جائے یہ جو ترمیم کرنا چاہیں وہ کرلیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان):جناب سپیکر!ٹھیک ہے۔میں یہ قرارداد ان کو بھجوا رہا ہوں یہ اس کو دیکھ لیں اور اس کو مشترکہ طور پر سمجھا جائے۔اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ قواعد کی معطلی کی تحریک تو پیش کردوں کیونکہ اس میں تو کوئی اعتراض والا لفظ نہیں ہے۔

جناب سپیکر:ٹھیک ہے۔آپ معطلی کی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان):جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 22۔اگست 2016 کو کراچی کے واقعات کے بارے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 22-اگست 2016 کو کراچی کے واقعات کے بارے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے 22-اگست 2016 کو کراچی کے واقعات کے بارے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

سربراہ ایم کیو ایم الطاف حسین کے پاکستان کے بارے میں ناپاک اور شرانگیز الفاظ کی شدید مذمت

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے قرارداد کی کاپی لیڈر آف دی اپوزیشن کو بھجوادی ہے یہ اپنی جو ترمیم دینا چاہتے ہیں وہ دے دیں۔

"صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان 22-اگست 2016 کو ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین کی جانب سے وطن عزیز پاکستان کے بارے میں ناپاک اور شرانگیز الفاظ کی شدید مذمت کرتا ہے اور اسے قومی مجرم اور غداری کا مرتکب قرار دیتا ہے۔ وطن عزیز پاکستان کے خلاف ایسے الفاظ جو پاکستان کی سالمیت اور قومی امنگوں کے خلاف ہیں وہ ملک سے غداری کے مترادف ہیں۔ یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس قومی جرم میں شامل تمام ذمہ دار افراد کے خلاف غداری کا مقدمہ قائم کیا جائے۔

یہ ایوان احتجاج کی آڑ میں میڈیا ہاؤسز پر حملے، توڑ پھوڑ اور ان کے عملے پر تشدد کی بھی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ اسے آزادی صحافت اور آزادی اظہار رائے پر حملہ قرار دیتا ہے اور صحافی برادری کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتا ہے۔ اس موقع پر پوری قوم نے جس اتفاق اور عظیم المثال یکجہتی اور اتحاد کا مظاہرہ کیا وہ قابل ستائش ہے جس پر یہ ایوان پوری قوم کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان ایسے عناصر کو تنبیہ کرتا ہے جو انتشار، افراتفری اور وطن عزیز میں عدم استحکام پیدا کر کے پاکستان کی ترقی اور اقوام عالم میں اپنے مقام کو حاصل کرنے سے محروم کرنے کی مذموم کوششوں میں مصروف ہیں کہ وہ جمہوری روّیوں کو اپنائیں کیونکہ وطن عزیز پاکستان میں اب انتشار اور تشدد کی کوئی گنجائش نہیں۔"

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ اس کو مشترکہ لے آئیں۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان 22-اگست 2016 کو ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین کی جانب سے وطن عزیز پاکستان کے بارے میں ناپاک اور شرانگیز الفاظ کی شدید مذمت کرتا ہے اور اسے قومی مجرم اور غداری کا مرتکب قرار دیتا ہے۔ وطن عزیز پاکستان کے خلاف ایسے الفاظ جو پاکستان کی سالمیت اور قومی امنگوں کے خلاف ہیں وہ ملک سے غداری کے مترادف ہیں۔ یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس قومی جرم میں شامل تمام ذمہ دار افراد کے خلاف غداری کا مقدمہ قائم کیا جائے۔

یہ ایوان احتجاج کی آڑ میں میڈیا ہاؤسز پر حملے، توڑ پھوڑ اور ان کے عملے پر تشدد کی بھی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ اسے آزادی صحافت اور آزادی اظہار رائے پر حملہ قرار دیتا ہے اور صحافی برادری کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتا ہے۔ اس موقع پر پوری قوم نے جس اتفاق اور عظیم المثال یکجہتی اور اتحاد کا مظاہرہ کیا وہ قابل ستائش ہے جس پر یہ ایوان پوری قوم کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان ایسے عناصر کو تنبیہہ کرتا ہے جو انتشار، افراتفری اور وطن عزیز میں عدم استحکام پیدا کر کے پاکستان کی ترقی اور اقوام عالم میں اپنے مقام کو حاصل کرنے سے محروم کرنے کی مذموم کوششوں میں مصروف ہیں کہ وہ جمہوری روّیوں کو اپنائیں کیونکہ وطن عزیز پاکستان میں اب انتشار اور تشدد کی کوئی گنجائش نہیں۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان 22۔اگست 2016 کو ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین کی جانب سے وطن عزیز پاکستان کے بارے میں ناپاک اور شرانگیز الفاظ کی شدید مذمت کرتا ہے اور اسے قومی مجرم اور غداری کا مرتکب قرار دیتا ہے۔ وطن عزیز پاکستان کے خلاف ایسے الفاظ جو پاکستان کی سالمیت اور قومی امنگوں کے خلاف ہیں وہ ملک سے غداری کے مترادف ہیں۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس قومی جرم میں شامل تمام ذمہ دار افراد کے خلاف غداری کا مقدمہ قائم کیا جائے۔

یہ ایوان احتجاج کی آڑ میں میڈیا ہاؤسز پر حملے، توڑ پھوڑ اور ان کے عملے پر تشدد کی بھی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ اسے آزادی صحافت اور آزادی اظہار رائے پر حملہ قرار دیتا ہے اور صحافی برادری کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتا ہے۔ اس موقع پر پوری قوم نے جس اتفاق اور عظیم المثال یکجہتی اور اتحاد کا مظاہرہ کیا وہ قابل ستائش ہے جس پر یہ ایوان پوری قوم کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان ایسے عناصر کو تنبیہہ کرتا ہے جو انتشار، افراتفری اور وطن عزیز میں عدم استحکام پیدا کر کے پاکستان کی ترقی اور اقوام عالم میں اپنے مقام کو حاصل کرنے سے محروم کرنے کی مذموم کوششوں میں مصروف ہیں کہ وہ جمہوری روّیوں کو اپنائیں کیونکہ وطن عزیز پاکستان میں اب انتشار اور تشدد کی کوئی گنجائش نہیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران کی طرف سے "پاکستان زندہ باد" کی نعرے بازی)

زیرو آور نوٹس

(کوئی زیرو آور نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: اب زیرو آور شروع کرتے ہے۔ پہلا زیرو آور نوٹس نمبر 34/2016 میاں طاہر کا ہے اس زیرو آور نوٹس کا جواب آنا تھا۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ مہر اعجاز احمد اچلانہ اس زیرو آور نوٹس کا جواب آگیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! اس زیرو آور نوٹس کو کل تک کے لئے pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی، اس زیرو آور نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل مورخہ 24۔اگست 2016 بروز بدھ صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔